

عِلَامَتُ سَعْدَيْنَ

ہاک آئی

منظِّرِ کلِمَاتِ ایمَاء

عِلَانِ سِپْرِنِز

ہاک آئی

حصہ دوم

منظہر کلیم ایم اے

خان برادر ز گارڈن ٹاؤن ملتان

معیار پر ہر طرح سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے بذریعہ خط
یا ای میں ضرور مطلع رکھجئے۔ آپ کی آراء سے مجھے واقعی بہتر سے
بہتر لکھنے میں بے حد دلچسپی ہے۔
اب اجازت دیجئے۔
والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E-Mail Address

mazharkaleem.ma@gmail.com

ناٹکر کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو اس کے ساتھ
ہی اس کے جسم میں وہ کی شدید ترین لہریں کی ووز نے لگیں تو اس
کے ذہن میں روشنی پھیلنے کی رفتار تجز ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی
اس کے منہ سے گراہ سی نکل گئی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو
ایسا نک اسے محسوس ہوا کہ وہ کسی درخت کی شاخوں میں بری طرح
پھنسا ہوا ہے اور شاید اسی وجہ سے اس کے جسم میں وہ کی تجز لہریں
ووز رہی تھیں۔ اس نے کروٹ بدلت کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن چھے
ہی اس نے کروٹ بدلت اس کے منہ سے بکلی سی تیج نکلی اور اس
کے ساتھ ہی وہ پہلو کے مل ایک بار پھر گمراہی میں گرتا چلا گیا لیکن
یہ گمراہی زیادہ سختی بلکہ تھوڑا سا یچھے جاتے ہی وہ جھماڑیوں میں
ایک دھماکے سے گرا اور ایک لمحے کے لئے تو اس کا ذہن سن سا ہو
گیا کیونکہ اسے یوں محسوس ہوا تھا کہ چیزیں اس کے جسم میں بیک

گھرائی میں ہوں۔۔۔ ہائیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش شروع کر دی اور بے پناہ تکلیف اور درد کے باوجود آنکارا وہ انھ کر کھڑا ہوتے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔ یہاں خاصاً اندر ہمرا ساتھ ایکین اس کے باوجود اسے ایسا لیاں بھی پہننا ہوا نظر آ رہا تھا اور باخوبی، بازوؤں اور پورے جسم پر موجود رکھاں بھی اسے نظر آ رہی تھیں لیکن اسی لمحے میں اچانک ہنگل کوئی قدرتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی ایک خیال آیا اور وہ بے اختیار پیوںک پڑا۔

”اوہ۔۔۔ وہ دھماکے جن سے میرے قدم الکڑے تھے اور پھر درخت کی شاخ بھی توئی تھی وہ دھماکے کسی بھی تھیار کے تھے۔۔۔ ہائیر نے چک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دلوں میں کو اوپر کیا تو اس کی دلوں پنڈیوں پر چھوٹے چھوٹے رخون کے نشانات نظر آئے۔۔۔

”توئی نی دن کا استعمال کیا گیا ہے۔۔۔ چھرے مار کر۔۔۔ ہائیر نے لہڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

”اس کا مطلب ہے کہ وہاں کچھ لوگ موجود تھے۔۔۔ ہائیر نے کہا اور ابھی وہ مسلسل اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے دوسرے سے کسی آدمی کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار پیوںک پڑا اور پھر جیزی سے ایک اوپری چھاڑی کے پیچے مت گیا۔۔۔ انہی آواز سن کی تمام حیات یعنی چاگ اُنمی تھیں۔۔۔

”تھیں گرا ہو گا۔۔۔ تھیں کہیں پڑا ہو گا لاش کی صورت میں۔۔۔ کچھ

وقت لاکھوں برپھیاں اتار دی گئی ہوں۔۔۔ درد کی تیزی لہریں اس کے جسم کے ایک ایک حصے میں اس قدر زور سے اٹھ رہی تھیں کہ اس کے ذہن پر تکلیف کی شدت سے بار بار اندر ہمیرے بھیچنے لگ گئے تھے لیکن وہ بھی پہنچ پر گرا تھا ایسے تھی پڑا تھا اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔ کچھ دیر بعد جب اس کا ذہن پوری طرح قابو میں آ گیا تو اس نے آہستہ سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کوشش سے ایک بار پھر درد کی لہریں اس کے پورے جسم میں دوڑنے لگیں اور جسم کے تقریباً ہر حصے میں بھیسیں ہی اٹھنے لگیں تھیں لیکن ہائیر نے ہونٹ بھیج کر اس درد کی شدت کو برداشت کیا اور پھر ایک جھکٹے سے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

گواہ ایک بار پھر درد کی تیزی لہروں نے اسے ایک خاک سے بے ام سا کر دیا تھا لیکن ساتھ ساتھ اسے یخنی بھی ہو رہی تھی کہ اس قدر گھرائی میں گرنے کے باوجود وہ نہ صرف ٹھیک گیا ہے بلکہ اس کے جسم کی کوئی پڑی بھی نہیں توئی۔۔۔ اس نے بے اختیار سر اور کو اٹھایا تو اسے اوپر بزرگ کے پیوں کا چال ساتھا ہوا نظر آیا اور وہ بھی گی کہ وہ یخنے گرتے ہوئے درختوں کے تنوں اور شاخوں سے گلکراتا ہوا ٹھیک گرا اور ان درختوں کے تنوں اور شاخوں میں پھنس کر رک گیا تھا اور پھر کروٹ پہنچتے ہوئے ان شاخوں میں موجود خلاء سے یخنے چھاڑیوں میں آ گرا تھا۔۔۔

”اب مجھے ددبارہ اوپر جانا ہو گا۔۔۔ جانے میں اس وقت کتنی

کو بہاٹا کر دیکھتے ہوئے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ گواں کے انداز میں اختیال کا پیلو موجود نہ تھا لیکن اس کے باوجود وہ دلوں خاصے چوکنا انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت اونگ ہیں۔ تاریخ سانش روکے بیچارہ۔ "اس طرح تو ہم اسے ساری عمر بھی حلش نہیں کر سکیں گے کالوں"۔ ایک آدمی نے دوسرا آدمی سے کہا۔

"تو پھر کی کریں" ... دوسرے آدمی نے کہا۔

"تم ادھر نہیں میں ٹھاں کرو میں اور جنوب میں شروع ہوتا ہوں اور راؤنڈ لاہ کر جب ہم آپس میں میں گے تو پھر یورا علاقہ چیک کر سکے ہوں گے".... دوسرے آدمی نے کہا۔

"تم تھیک کہہ رہے ہو ماں لیکل اور پھر چیف گوش بھی ہمارا انتظام کر رہا ہو گا".... کالوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دو میزی سے ہر کو مختلف سمت میں آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ دوسرا آدمی جس کا نام ماں لیکل تھا، اس کی مختلف سمت میں چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور جس راستے پر وہ چل رہا تھا اسی راستے پر پڑھنے ہوئے اس نے لامحال ناگینہ کے قریب سے گزرا تھا۔ ناگینہ کے لئے اب آسانی ہو گئی تھی۔ یہک وقت دو کی بجائے ایک سے مندا آسان تھا۔ اس نے مشین پسل کو واپس جیب میں ڈالا اور چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔ پہنچ ہوں بعد ماں لیکل قریب آگیا تو وہ یکفت صہمک کر کر گی۔ شاید اسے کوئی کھلا کشا نہیں دیا تھا یا پھر اس کی چھٹی حس نے اسے پوکنا کر

فاطمے سے ایک پار پھر اسے ایک آواز سنائی دی اور اس پار تصرف آواز سنائی دی بلکہ الفاظ بھی اس کی بیکھر میں آگئے تھے۔ بولنے والا کرنی زبان میں مقامی بیکھر میں پات کر رہا تھا۔

"یہ تو وحی بیگل ہے۔ کہاں اور کیسے خلاش کریں اسے"۔ ایک دوسری آواز سنائی دی۔ اب وہ لوگ خاصے قریب آجھے تھے اور پھر چند لمحوں بعد ناگینہ نے دو آدمیوں کو دیکھ لیا۔ وہ دلوں پرے ہی لاپروا انداز میں آگے بڑھ رہے تھے اور ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں سو فیصد یقین ہو کہ یہاں لاش ہی انہیں مل سکتی ہے۔ ناگینہ نے فوراً اپنی جھیٹیں نوٹا شروع کر دیں۔ اسے یاد تھا کہ اس نے تھیلے میں سے سارا ضروری الٹو کمال کر اپنی جیبوں میں ڈالا تھا لیکن اب تھوڑے پر اسے ایک مشین پسل مل گیا جو جیب میں تریجھا ہو کر پھٹا ہوا تھا۔ باقی سب سامان گرتے ہوئے اس کی جیبوں سے نکل کر اس جگل میں کہیں گزیا تھا اور ظاہر ہے اب اس سامان کی طاش کا سوچتا ہی حماف تھی۔ ناگینہ نے مشین پسل جیب سے کھال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور انگلیوں کی مدد سے اس کا سیکرین چیک کرنے لگا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اسے یہاں فائزگنگ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ بجا تھے یہاں ان کے اور کتنے ساتھی موجود ہوں اور وہ خود شدید رُنگی ہونے کی وجہ سے پھنس بھی سکتا ہے اس لئے اس نے مشین پسل کو نال سے پکڑا اور پھر چوکتے انداز میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اسے وہ دلوں تی جھاڑا یوں

لئے اس کی لاش کی تلاش خاصی مشکل ہو رہی ہے۔۔۔ کالوں کی آواز سنائی دی۔۔۔

”تم وہ لوگوں سے بھر کر تلاش کرو اور سنو۔ مرتاط، بیٹے کی ضرورت ہے۔ ایسا شہ ہو کہ وہ ہلاک نہ ہوا ہو۔۔۔ ایک سخت سی اور قدرے پیچھی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔

”باس۔ وہ لارما مر چکا ہے ورنہ اس کے گراہنی کی آواز تو ہم دور سے ہی سن سکتے۔ اب ماں یکل اور میں بھیل کر اسے تلاش کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہم جلد ہی اسے تلاش کر لیں گے۔۔۔ کالوں کی آواز سنائی دی۔۔۔

”جیسے ہی وہ فریں ہو مجھے اطلاع دے دینا۔ اور ایڈ آں۔۔۔“
پاس کی طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھی خاموشی طاری ہو گئی۔ پنچ لوگوں بعد کالوں جو بیٹھے کمال کر رہا تھا انھی کھڑا ہو گیا۔ پیٹھے کر کمال کرنا یا سننا اس کا لاشعوری فعل تھا کیونکہ یہاں بظہر تو کوئی ایسا موقع نہ تھا کہ وہ پھر کر کمال سنتا پا کرتا۔

”اب کمال اسے ڈھونڈوں۔ اور۔۔۔ مجھے ماں یکل کو ادھر بھیجن جا ہے جہاں سے وہ گراحت۔۔۔ میں اس کے پیٹھے دیکھا جائے۔۔۔ کالوں نے خود کاہی کے سے انداز میں ہڑپڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

”ماں یکل۔۔۔ اچاک اس نے خاص اوضیح آواز میں پیختہ ہوئے کہا۔۔۔

”ماں یکل حاضر ہے۔۔۔ اپانے ناٹیر نے انھی کھڑے ہوتے

دیا تھا لیکن ناٹیر اسے سمجھنے کا موقع نہ دینا چاہتا تھا۔
چنانچہ بالکل اس طرح جس طرح گھات میں بیٹھا ہوا کوئی چیزاں پتے شکار پر بھیٹتا ہے اسی طرح ناٹیر نے چھالاگ بگانی اور اس کے ساتھ ہی وہ آئے مانیکل نامی آدمی کو جہازیوں میں نہ صرف گرانے میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے اس کے مدد پر بھی پانچھا اس انداز میں رکھ دیا تھا کہ اس کے مدد سے بھلی کی آواز بھی نہ نکلی تھی۔ ناٹیر کے جسم میں درود کی تحریر ہمیں بدستور انہر رہی تھیں لیکن ناٹیر ایک خالص سے اس وقت اپنی بقا کی جگہ لڑ رہا تھا۔

مانیکل تربیت یافت ضرور تھا اور نہایت مضبوط جسم کا ماں کھالیکن وہ اچاکٹھے کی وجہ سے پکھا شکر سکا تھا اور ناٹیر چند گھنوموں کی کوشش کے بعد اس کی گردان توڑنے میں کامیاب ہو گیا اور مانیکل کا جسم ڈھیلا ڈیا گیا۔ وہ قدم ہو ڈکا تھا۔ ناٹیر کے لئے یہ ضروری تھا کیونکہ وہ دو آدمیوں کو یہک و وقت سنبھال نہ سکتا تھا۔ البتہ اب اکیلا کالوں باقی رو گئی تھا اس لئے وہ آسانی سے اس کو کو کر کے اس پا پیچھے کر سکتا تھا۔ مانیکل کی لاش کو جہازیوں کے اندر دال کر وہ مڑا اور جیزی سے بیٹھوں کے مل دوڑتا ہوا اس طرف کو پڑھ گیا جدھر کالوں گیا تھا۔ پھر اسے آواز سنائی دی تو وہ قریب میں ایک جہازی کی اوٹ میں ہو گیا۔

”باس۔۔۔ یہاں ہم وہ لوگوں یہک وقت اسے جلاش کر رہے ہیں لیکن وسیع و عریض ملا جائے ہے اور پورا علاقہ جہازیوں سے پہ ہے اس

سے اس نے اس کے دلوں پاؤں پاندھ دیئے تاکہ وہ زیادہ سمجھ و دنہ کر سکے۔ پھر اس نے دلوں پاچھوں سے اس کی ناک اور سہندر کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کالونج کے جسم میں حرکت کے ٹارتات نمودار ہوئے گے تو نائگر نے ہاتھ بٹانے لئے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کالونج نے کراچتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں سکھوئے تھیں اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن خاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ انھر کر بھینچنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو نائگر نے اسے بازو سے پکڑا اور بھٹک سے اس نے ایک جہازی کے ساتھ اس کی پشت لگا کر اسے بخادا دیا۔ البتہ اس کی بندھی ہوئی دلوں ناٹکیں سامنے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ ہونٹ بھینچنے اور آنکھیں سکوڑے قدرے چیرت سے سامنے کھڑے تھے کیونکہ کوئی کوہ رہا تھا۔

”تم اس قدر اونچائی سے گرتے کے پاؤ جو دزدہ ہو۔ چیرت ہے۔۔۔ اچانک کالونج نے رک رک کر کہا۔

”دو ختوں کی شاخوں نے مجھے راستے میں تی سنچال لیا تھا اور پھر یہی موجود تھی جہازیوں نے مجھے مرنے سے بچا لیا۔ البتہ میں رُثی ضرور ہوں۔۔۔ نائگر نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

”وہ ہمرا ساتھی کہاں ہے۔۔۔ کالونج نے ایک پار پھر ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

”تم ماںکل کا پوچھ رہے ہو۔ اس کی لاں ایک جہازی کے یخے پڑی ہے۔۔۔ نائگر نے جواب دیا۔

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ تھی اس نے سامنے کھڑے کاونٹ پر یکنہت چھلانگ لگا دی اور کالونج چھلانگ ہوا یعنی جہازی میں گراہی تھا کہ نائگر کا بازو بکلی کی سی تیزی سے گھوما اور اٹھتے ہوئے کالونج کی پٹکشی پر اس کی مزدی ہوئی انگلی کا ٹکپ اس قدر وقت سے چڑا کہ کالونج ایک جھٹکا کھا کر واپس یقین گراہی تھا کہ یکنہت وہ اس طرح اچھلا جھیٹے بند پر ٹک اچانک لکھتا ہے لیکن اس سے پہلے کہ اس کا اچھلا جھیٹہ ہوا جسم پوری طرح اٹھتہ نائگر کی دوسروی ضرب اس کی یقینی پر یقینی اور وہ دوبارہ واپس گر کر ایک دلخی کے لئے لوٹ پوت ہوا۔ پھر یکنہت اس کا جسم دھیلا پڑ گیا تو نائگر نے بے اختیار لپے لپے سافس لینے شروع کر دیئے۔ اس کے جسم میں درد کی لہری بدستور چل رہی تھیں لیکن اس قدر رُثی ہونے کے پاؤ جو اس نے ماںکل کا خالق کر دیا تھا اور اس کالونج کو ہوش کر دیئے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا حالانکہ عام حالات میں ان دلوں سے لڑتے ہوئے نائگر کو دلوں پسند آ جاتا لیکن نائگر کہتا تھا کہ دلوں اچانک جھلوں کی وجہ سے بروقت اور بھرپور دفعاً نہ کر سکتے تھے۔

کالونج کے بے ہوش ہوتے ہی نائگر اسے تھیسٹ کر ایک سکھی جگہ پر لے آیا اور پھر اس نے تھوڑی سی کوشش سے ایک جہازی پر پھیلی ہوئی ایسی تل حلاش کر لی جو ناٹکوں کی روی سے بھی زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ اس نے اس تل کی مدد سے کالونج کے دلوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے پاندھ دیئے اور باقی ماندھ تل

بائیں طرف۔ ان دونوں نے تمہارے بارے میں چیف کو فرانسیس
پر اطلاع دی تھی۔۔۔ کالوچ نے قصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس
سے پہنچے کہ مریمہ کوئی بات ہوتی کالوچ کی جیب سے سینی کی آواز
ستائی دیتے گئی تو نائیگر نے جک کر اس کی جیب سے فرانسیسیں خال
لیا۔

"اگر تم زندہ رہتا چاہتے ہو تو اپنے چیف کو بتاؤ کہ تم میری اش
الخا کر لارہے ہو۔۔۔ نائیگر نے سرو لپھے میں کہا اور فرانسیسیں کاہن
آن کر دیا۔

"پولو۔۔۔ چیلو۔۔۔ گوٹھ کانگ۔۔۔ وہی سرو اور قدرے مجھتی ہوئی
آواز ستائی دی۔۔۔ نائیگر کچھ گیا کہ یہ جدید فرانسیسی ہے جس پر بار بار
اور کہ کہ بن آن آف نیشن کردا پڑتا۔۔۔ پہلے بھی کالوچ اور گوٹھ کے
درمیان جو بات ہوئی تھی وہ عام دونوں کے سے انداز میں ہوئی تھی
اور آخر میں صرف اور ایڈل آل کے الفاظ کئے گئے تھے۔ درمیان
میں کہیں بھی اور کافی تھیں بولا گیا تھا۔

"لیں باس۔۔۔ کالوچ انڈنگ یو باس۔۔۔ کالوچ نے اپنے من
سے لگے ہوئے فرانسیسیں میں بولتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں سے ایک روٹی آؤ یا اس کی لاش تماش نیں کی جا
رہی۔۔۔ کیا کر رہے ہو تم دونوں۔۔۔ دوسرا طرف سے جیچ کر کہا گیا۔
"اچھی تک لاش نہیں ملی باس۔۔۔ تم کوش کر رہے ہیں۔۔۔ کالوچ
نے کہا۔

”تم۔۔۔ تم۔۔۔ اس کا نام بھی بتاتے ہو۔۔۔ کی مطلب۔۔۔ سیئے۔۔۔ کالوچ
نے اور زیادہ جیوان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام ماں کیل اور تمہارا نام کالوچ ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم
بازوں کو حركت دے کر اپنے ہاتھ کھولنے کی جو کوئی حقیقت کر رہے ہو
تمہیں اس میں ناکامی ہوگی۔۔۔ نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔۔۔ سنو۔۔۔ مجھے چھوڑ دو اور میں جھیں اس راستے
پر چھوڑ آتا ہوں جہاں سے تم پیچ کر واپس جا سکو گے ورنہ اپر باس
اور ہمارے ساتھی موجود ہیں جو ایک لمحے میں جھیں گولیوں سے
چھکھی کر دیں گے۔۔۔ کالوچ نے کہا۔

"تمہارے پاس کا نام کیا ہے۔۔۔ نائیگر نے پوچھا۔
"گوٹھ۔۔۔ کوش سیشن کا چیف ہے۔۔۔ کالوچ نے ایسے لپھے میں
کہا جسے پچھوں کوئی فرضی بھوت پریت سے ڈالیا جاتا ہے۔

"لارڈ ماکوکہاں ہے۔۔۔ نائیگر نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم۔۔۔ چیف کو معلوم ہو گا۔۔۔ اس کا رابطہ ہے پر
چیف سے۔۔۔ کالوچ نے جواب دیا۔۔۔ اس کا لمحہ ہمارا تھا کہ وہ جی
کہہ رہا ہے۔۔۔

"گوٹھ کا حلیہ اور قدر قامت بتاؤ۔۔۔ نائیگر نے کہا تو کالوچ
نے حلیہ اور قدر قامت کی قصیل بتا دی۔۔۔

"گوٹھ کے ساتھ اور کتنے آدمی ہیں۔۔۔ نائیگر نے پوچھا۔
"باتی دو ہیں۔۔۔ ایک ناپ ہاؤس کے دامن طرف اور دوسرا

دی اور پھر بازو سے پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے کھرا کر دیا۔
 ”چلو آگے آگے۔ لیکن تیز چلو۔ مگر خیال رکھنا میرے ہاتھ میں
 مشین پسل ہے۔“ نائگر نے مرد لبھے میں کہا۔
 ”میں کوئی لذت حرکت نہیں کروں گا۔“ کالونج نے کہا اور آگے
 کی طرف چل پڑا۔ نائگر اس کے پیچے تھا۔ پھر وہ ایک لمبا راواٹ کا
 کر ایک جگہ پہنچ گئے جہاں سے اوپر تک ساٹ پہاڑی تھی۔
 ”اس کے اندر ایک قدرتی کریک ہے۔ اسے کراس کر کے ہم
 دوسری طرف جائیں گے تو وہاں اوپر چھٹے کے لئے جھیں موجود
 ہیں۔“ کالونج نے کہا اور پھر وہ اسے لے کر کریک کی طرف چڑھا۔

”تیز چلو۔ میں رُخی ہوں تب بھی تیز چل رہا ہوں۔“ نائگر
 نے کہا تو کالونج تیز تیز چلے گا۔ پھر وہ دونوں کریک میں داخل ہو
 گئے۔ کریک خاص طور پر تھا۔ پکھڑ دی جعلی کے بعد دوسرے سرے پر
 روشنی نظر آنے لگی اور کالونج کے قدام اور زیادہ تیزی سے اٹھنے
 لگے۔ نائگر خاموشی سے اس کے پیچے چل رہا تھا۔ دہانے کے
 قریب اچاک کالونج یکھفت پلانا اور دوسرے لئے اس کا جسم فضا میں
 قابازی کھا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں پر پوری قوت
 سے نائگر کے سینے پر چڑھے اور نائگر اچل کر پشت کے بل بیٹھے
 پھر دن پر چاگرا۔ اس کے ہاتھ سے مشین پسل انکل کر دور چاگرا
 تھا۔ نائگر کالونج نے مجرمت اگریز طور پر دونوں ہندوں سے ضرب لکھا کر

”اگر تم کہو تو میں باتی دو ساتھیوں کو بھی تمہارے پاس بھجو
 دوں۔“ گونج نے کہا۔

”انہیں آنے میں دریگ چائے گی پاس۔ ہم جلد ہی اسے تلاش
 کر لیں گے۔“ کالونج نے کہا۔

”اوکے۔ اور اجنبی آل۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
 کے ساتھ تھی ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو نائگر نے
 رانسھر پہنیا اور اسے آف کر دیا۔

”اب بھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں ایک محفوظ راستے پر پہنچا دیتا
 ہوں۔“ کالونج نے کہا۔

”تم کس راستے سے واپس جاؤ گے۔“ نائگر نے اس سے پوچھا۔
 ”تم تمہیں بھجو سکو گے۔“ کالونج نے کہا۔

”پھر تمہیں مردا پڑے گا۔“ نائگر نے جیب سے مشین پسل
 نکالتے ہوئے مرد لبھے میں کہا۔

”اچھا۔ اچھا۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔“ کالونج نے کہا اور پھر
 اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”میں تمہاری نامقوں کی رسی کھول دیتا ہوں۔ تم میرے ساتھ
 واپس چلو گونج کے پاس لیکن تمہارے ہاتھ ایسے ہی بندھے رہیں
 گے اور سنو۔ اگر تم نے دھوکہ دینے کی کوشش کی تو دوبارہ پکڑ ش
 جھک سکو گے۔“ نائگر نے کہا اور کالونج کے اٹبات میں سر
 ہلانے پر نائگر نے جک کر اس کی نامقوں کی بندھی ہوتی تسلیم کھول

لیقین کر رہا ہو کر کیا واقعی نائیگر بے ہوش ہو چکا ہے۔ چونکہ اس کے
ہاتھ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ بخ یا سانس چیز کر سکتا تھا
اس لئے صرف نظروں سے ہی دیکھتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے
کر وہ مڑا اور جیز تجز قدم اٹھاتا ہوا دہانے سے باہر جا کر سانسید یہ
غائب ہو گیا۔ نائیگر نے آنکھوں میں جھری کر رکھی تھی اور اس کا
رخ ایسا تھا کہ اسے دہانہ بخوبی نظر آ رہا تھا۔ کالوچ کے دہانے سے
باہر جا کر غائب ہوتے ہی اس نے اپنی پوزیشن نہ بدھی تھی کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ کالوچ لازماً چیک کرنے کے لئے اندر جماعت کا
اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد کالوچ کا پیرو دہانے کی سانسیدت نظر
آنے لگا۔ وہ غور سے نائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ پھر نائیگر نے آنکھوں کی
جھری سے دیکھا کہ اس پار کالوچ کے پیرو پر اطمینان کے تاثرات
انہر آئے تھے اور پھر یہ نکلت اس کا پیرو غائب ہو گیا اس پار نائیگر
ایک چلک سے اٹھا اور اس نے سب سے پہلے دھمکن پڑھل
وہ وحش نے کی کوشش کی جو اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا
لیکن تکمیل اندر ہرے میں وہ اسے ٹلاں نہ کر سکا تو وہ دہانے سے
باہر آیا تو بہاں واقعی پہاڑی ایک ڈھلوانی صورت میں اوپر کو چھی گئی
تھی جبکہ دوسری طرف بھی پہاڑی سلیٹ کی طرح سیدھا تھا۔
نائیگر اپر چھستا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کالوچ جا کر گوئی
سے ملے گا اور پھر وہ دوپون اس کے خلاف کارروائی کرنے اکٹھے
آئیں گے اس لئے اب اپر جانے کی بجائے وہ کچھ فاصلے پر ایک

ایک پار پھر قابضی کھائی اور پھر وہ دوپارہ دوپون چیزوں پر کھڑا ہو
گی۔ اس کی پھری اور اس کا اعتماد واقعی جیسے تھے۔
نائیگر نے یہ نکلت اسی کی کوشش کی تو کالوچ ایک پار پھر اچھا
اور اس پار اس کے دوپون ہیرافتھے ہوئے نائیگر کے میئے پر بڑے
اور نائیگر کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کا دل بچت گیا ہو اور اس
کے ساتھ تھی اس کے مند سے اونچ کی آواز انکلی جنکہ کالوچ ضرب لگا
کر اچھا اور والپس اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ نائیگر نے اس طرح سر
سانسید پر ڈال دیا جیسے وہ بے ہوش ہو گیا ہو۔ وہ پیسے پر ضرب اس قدر
خوفاں تھی کہ نائیگر اگر مرتے سے بچ لےتا تو بے ہوش لازماً ہو جاتا
لیکن نائیگر نہ ہلاک ہوا تھا اور نہ اسی بے ہوش۔ اس کی وجہ تھی۔
وہ جانتا تھا کہ جس وقت ضرب لگائی تھی اس وقت نائیگر کی پشت
زمیں سے کمی ہوئی نہ تھی ورنہ اس کا دل لازماً بچت جاتا۔ وہ پونک
انٹھے کی کوشش کر رہا تھا اس لئے اس کی پشت اور کوٹھی ہوئی تھی
اس لئے وہی بھرپور ضرب نہ لگی تھی جیسی کہ اس وقت لگتی جب اس
کی پشت زمیں سے کمی ہوئی لیکن نائیگر نے سر سانسید پر ڈال دیا
تھا کیونکہ اس نے جھوس کر لیا تھا کہ کالوچ ہاتھ عقب میں بندھے
ہونے کے باوجود اپنا تھا پھر تلا اور ماہر اسے لاماز میں لڑا رہا تھا جبکہ
نائیگر کے جسم پر موجود ریخوں کی وجہ سے اس کے جسم میں دو تجزی
اور پھری نہ تھی جو ایک فائنس کو جیتنے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔
کالوچ ایک لمحے کے لئے کھڑا گھور سے نائیگر کو دیکھتا رہا جیسے وہ

ہوئے نہ ہوتے تو میں اسے وہاں پھر ڈنے کی بجائے کامیبوں پر لاد کر آپ کے پاس لے آتا۔..... کالونج نے جواب دیا۔ پونکہ یہاں کبھی خاموشی تھی اور وہ دونوں اور سے بیچے آ رہے تھے اس لئے آزادی اس غامشی میں اور سے بیچے اس انداز میں سفر کر رہی تھیں کہ نائگر کو دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں صاف سنائی اور رہی تھیں۔ پھر وہ دونوں پکھ فاصلے پر رک گئے۔

"کالونج۔ سائینڈ سے چکر کاٹ کر دوسری طرف سے بیچے چڑھ کر میاں سے بیچے چاؤں گا۔ پھر تم دونوں نے اکٹھے ہی اندر واٹل ہوتا ہے اور پوری طرح ہوشیار اور جذط رہتا ہے۔۔۔۔۔ گوئی نہ کر۔۔۔۔۔ لیں باس۔۔۔۔۔ میکن آپ میں رکیں۔ میں اسے چیک کر کے آپ کو اطلاع دتا ہوں۔۔۔۔۔ پھر میں خود ہی اسے اٹھا کر اپر لے آؤں گا۔۔۔۔۔ کالونج نے شاید اپنی سابقہ ناطقی کا عدا کرنے کے لئے کہا۔

"چیک ہے۔۔۔۔۔ ہمیں ہر حال مختار رہتا چاہئے۔ یہ خطرہ ک آدمی ہے۔۔۔۔۔ گوئی نے کہا تو کالونج تیزی سے واکس طرف کوڑ گیا۔۔۔۔۔ وہ ظاہر ہے ایک لمبا چکر کاٹ کر بیچے اترے گا جبکہ گوئی ایک درخت کے چوڑے تھے کی اوت میں کھڑا تھا نائگر اس وقت تک جھازی کے بیچے پچھا رہا جب تک اسے یقین نہ ہو گی کہ اب وہ جھازی سے باہر آتے پر چیک نہ ہو سکے گا تو وہ اسی طرح جھازی پس کی اوت لیتا ہوا اپ کی طرف چڑھتا چلا گیا۔۔۔۔۔ گوئی جہاں موجود تھا وہ

سامنہ پر موجود جھازیوں کی اوت میں اس انداز میں بیٹھ گیا کہ اور پر اور سائینڈوں سے ہر طرف نظر رکھ سکا تھا۔ اچاک اسے خیال آیا کہ رائسمیر تو اس کی بیب میں ہے۔ اس نے رائسمیر نکلا اور اسے تکملہ آف کر کے واپس بیب میں رکھ لیا کہ میں موقع پر کہیں گوئی کا کوئی اور ساتھی اسے کال کر دے اور سیئی کی آزاد بہر حال اس رائسمیر سے بھی تکلیع تھی۔ نائگر وہاں کافی دیر تک بیٹھا رہا۔ پھر اس نے اپر سے کھڑکڑاہٹ کی آوازیں میں اور دیکھ گیا۔ البتہ اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا تھا اور پھر اسے دو آدمی بیچے اترنے نظر آئے۔ ایک تو کالونج تھا اور اس کے ہاتھ آزاد ہو چکے تھے جبکہ دوسرا یقیناً گوئی تھا کہ وہ اس کا طیب اور قدر و قامت کی تفصیل کالونج سے معلوم کر چکا تھا۔

"تم سے ایک رُنگی نیک سنبالا گیا۔۔۔۔۔ تم نے ناہل کا ٹوٹ دیا ہے۔۔۔۔۔ گوئی کی ہلکی سی آزاد نائگر کے کافوں میں پڑی۔

"باس۔۔۔۔۔ ہاتھوں کی بندش کی وجہ سے میں مجرور ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے۔۔۔۔۔ کالونج کی آزاد سنائی دی۔۔۔۔۔

"باس۔۔۔۔۔ واقعی یہ تم نے مہارت کا ٹوٹ دیا ہے میکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اب تک بے ہوش پڑا ہو گا۔۔۔۔۔ گوئی نے کہا۔

"اس کی حالت بتا رہی تھی پاس کہ چار پانچ جھنوں سے پہلے از خود کسی طرح بھی وہ ہوش میں نہیں آ سکتا۔۔۔۔۔ میرے ہاتھ بندھتے

عقب میں دیکھتا رہا اور پھر سامنے دیکھنے لگا۔ نائیگر نے اب ایک اور طریقہ سوچا کیونکہ اسے فطرہ تھا کہ مجھ سے کالونج بہاں سے اسے کال نہ کر دے اور اسے جادوے کے کریک خالی پڑا ہے اور یہ بھاگ کر پنجے نہ چلا جائے۔ اس نے ایک درمیانے سائز کا پتھر اختیار اور اسے ہاتھ میں توڑا اور پھر ایک چھٹکے سے انھوں کر کر زراہو گیا۔

دوسرے لمحے نائیگر کا بازو گھومنا اور اس کے ساتھ ہی پیازی ڈھلوان انلی چیز کے گئی انہی۔ نائیگر نے پتھر اس کی پشت پر مارا تھا۔ اس کے دو مقاصد تھے۔ ایک تو یہ کہ پتھر بہر حال اسے لگ جائے اور دوسرا یہ کہ اگر پتھر اس کے سر پر قوت سے لگا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے اور وہ اسے ہلاک نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے پتھر اس کی پشت پر مارا تھا اور پتھر لگتے ہی وہ پیچا ہوا من کے میں درخت کے چڑے سے ایک دھاکے سے گھر لیا اور پھر پیہلو کے مل پیچے گرا اور پتھک۔ وہاں ڈھلوان تھی اس لئے وہ ہاتھ پر جیسا اور ڈھلوان کی وجہ سے اس کی حرکت میں تجزی آگئی اور پھر جیسے ہی گونش کا بھاری جسم ایک جھاڑی سے گمرا کر رکا تھا نائیگر کی لات انہی اور دوسرے لمحے گونش کی کھوپڑی پر پوری قوت سے پڑی۔ گونش نے تجزی سے پلت کر چاہیگر کی لات پکلنے کی کوشش کی لیکن نائیگر تو تکلی بنا ہوا تھا۔ اس کی دوسرا شانگ ایک بار پھر پوری قوت سے گونش کے سر پر پڑی لیکن چونکہ یہ ڈھلوان تھی اس لئے

جگہ بیان سے کافی نہ ملے پر تھی بہاں سے نائیگر اور چڑھ رہا تھا اور جب تک وہ اس سیدھے میں نہ آتا بہاں کوئی موجود تھا۔ اسے دیکھنے جانے کا فطرہ لاحق تھا۔ نائیگر نے بے حد احتیاط سے کام لیا تھا لیکن جب وہ اس سطح کو کراس کر کی تو اس وہ قدرے آزادی محسوس کر رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گونش یعنی اور سامنے ہی دیکھ رہا ہو گا۔ وہ اور اس نے گیا تھا کہ پشت سے گونش پر گھل کر کے اسے گرا سکتا تھا ورنہ اگر وہ وہیں سے اس کی طرف پڑھتا تو الحال اس کی معمولی ہی حرکت بھی اس کی نظر میں آئتی تھی کیونکہ اسے گونش تک پہنچنے کے لئے کافی فاصلہ طے کرنا پڑتا۔ اب وہ یونکہ گونش سے کافی پہنچ گئی تھا اس لئے اب وہ فاصلہ اطمینان سے گراس کر سکتا تھا بشرطیکہ کوئی پتھر نہ لاحلا یا کوئی غیر معمولی آہست نہ پیدا ہو جاتی۔

مزید کچھ پہنچنے جاتے ہی نائیگر نے اب احتیاط سے دریا بیان فاصلہ طے کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ گونش کے بالکل عقب میں آگیا۔ اب گونش اس کے سامنے پیچے ایک درخت کے پڑھنے سے کی اوت میں کھڑا ہوا اسے صاف نظر آ رہا تھا۔ نائیگر نے اپنی طرف سے تو بہت احتیاط کی لیکن شاید یا تو کوئی بکالا کا کہ گونش کے کافیون تک پہنچ گیا تھا یا پھر دیے ہی اس کی چھٹی جس نے کام دکھایا تھا کہ وہ اچا کم اس طرح مذاہیے اسے اپنے عقب میں آہست سنائی دی ہو لیکن نائیگر اس وقت ایک اوچی جھاڑی کی اوت میں تھا۔ وہ گونش کے مڑتے ہی وہیں رک گیا تھا۔ گونش کافی دریک

ہوئے گوش کی جیب سے بیٹھی کی آواز سنائی دی تو نائلر نے اس کی بیسب میں با تھرڈ الہ اور ایک جدید ساخت کا رانسیمیر لالہ لیا۔ بیٹھی کی آواز اس میں سے نکل رہی تھی۔ نائلر نے رانسیمیر کا بہن آن کر دیا۔

"جلو۔ جلو۔ کالون کالنگ پاس"..... رانسیمیر سے کالون کی متوجہ شی آواز سنائی دی۔

"لیں۔ کیا ہوا"..... نائلر نے خفتر الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہا۔ اس نے آواز اور بہپہ گوش جیسا ہی بنا لیا تھا۔

"وہ۔ وہ بھاگ گیا ہے۔ میں کریک کی دوسری طرف سے ج کر دیکھ آیا ہوں پاس۔ وہ نجابتے کس طرح ہوش میں آ کر فرار ہو گئی"..... کالون نے متوجہ سے لمحے میں کہا۔

"تم واپس آ جاؤ۔ پھر بات ہو گی۔ اور ایڈ آں"..... نائلر نے کہا اور پھر رانسیمیر آف کر کے اس نے زین پر پڑے ہوئے گوش کی عاشقی لیتا شروع کر دی اور پندرخون بعد جب اس کی جیب سے میں ماملہ لکھ آیا تو نائلر کے سنتے ہوئے چہرے پر الہیناں کے ہڑات امہر آئے۔ اس اصل قلندر یہ تھی کہ گوش جلد ہوش میں نہ آ جائے یا اس کا کوئی اور ساتھی اور پرستے یہاں نہ پہنچ جائے لیکن یہاں ایس کا کوئی چیز نہ تھی جس کی مدد سے وہ گوش کو بالکھ دیتا۔ اب وہ اسی درخت کے چڑھے منے کی اوٹ میں کھرا قابض جس کی اوٹ میں پہلے گوش کھرا تھا جبکہ گوش اب اس درخت

تائینڈر بھی اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور دوسری ہاتھ کی ضرب لگائے ہی دو ایک دھماکے سے پیچے گرا لیکن گوش کا جسم اور اس کے بعد موجود اونچی جہازی کی وجہ سے پیچے کی طرف نہ لڑک سکا تھا لیکن پیچے گرتے ہی دو بھر پور ضربیں کھانے کے باوجود گوش تیزی سے پلانا اور دوسرے لئے اس کی دنوں ناٹکیں ایک دوسرے سے جل کر پوری قوت سے ہائل کے سینے پر پیس اور نائلر اچھل کر پشت کے بل پیچے گرا تو گوش نے جیزی سے نائلر کی طرف بچک کر جھکنے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن میں دوبار کھا گیا۔ تیجہ یہ کہ نائلر نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور اس کی دنوں جڑی ہوئی ناٹکیں پوری قوت سے اٹھنے ہوئے گوش کے سینے پر پیس اور گوش تھنخا ہوا جہازی میں گرا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سمجھتا نائلر کا جسم کسی پر گل کی طرح سمنا اور دوسرے لئے وہ اچھل کر گوش پر جا گا۔ گوش نے سمجھنے کی لکھن کی لیکن نائلر کی بند مٹھی کی ضرب پوری قوت سے گوش کی ناک پر پڑی اور گوش کے سر سے نہ صرف نترنگاہیت سی لکل بلکہ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے اس طرح پھرنا ہیتے ذرع ہوتے ہوئے جانور کا جسم پھر لکتا ہے اور میں اسی لمحے نائلر نے بند مٹھی کی دوسری بھر پور ضرب اس کی ناک پر جھاؤ دی اور اس کے ساتھ عین گوش کا جسم زور دار انداز میں تڑپا اور پھر ڈھینا پڑتا چلا گیا۔ اس کی ناک سے خون بننے لگا تھا۔ نائلر ایک لمحے سے الٹ کر کھرا ہو گیا تھا۔ اسی سے جہازی میں بے ہوش پڑے

بے ہوش دیکھا تو اس نے اطمینان کا گمراہ سانس لیا۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ اسے اٹھا کر اوپر لے جائے تاکہ اس کا کوئی دوسرا ساتھی دہاں موجود ہو تو اس کا خاتمہ بھی کر دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدلت دیا کیونکہ اسے کالونج کی بات یاد آ گئی تھی کہ باقی دو ساتھی رہ گئے ہیں لیکن وہ ناچ پہاڑ کے دامیں اور پائیں طرف ہیں۔ اسے معلوم ہوا کہ ناچ پہاڑ کے ایک طرف گھبرائی ہے جبکہ دوسری طرف جنگل ہے لیکن کچھ فاصلے کے بعد وہاں بھی گھبرائی موجود ہے اور عین طرف بھی گھبرائی ہے اس لئے اب یہاں سے اوپر جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی اپنی جیپ تک اس کریک سے گزر کر اس بجنگل سے ہتھ لیکیں دوسری طرف جانے کا راستہ حاشر کر سکتا تھا۔

چنانچہ اس نے گونخ سے سینا پوچھ گئے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے اپنی بیٹت اتاری اور پھر اس بیٹت کی مدد سے اس نے گونخ کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے پاندھ دیئے۔ البتہ اس کے پاس گونخ کے پنج پاندھے کے لئے کوئی ذریعہ نہ تھا اور اسے اپنی طرح معلوم تھا کہ گونخ نے جس حالت میں مزاحمت کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بے حد مضبوط اعصاب کا مالک ہے اور لانے بہزے میں بھی خاصی مہارت رکھتا ہے اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ قلبازی کھا کر اٹھنے یا ناچنگر کو ہاتھوں کی ضرب لگا کر گانے کی کوشش ضرور کرے گا۔ چنانچہ اس نے اس سے پہنچنے کی

سے کچھ نیچے ایک بڑی اور اونچی جہازی کی اوٹ میں پڑا تھا۔ ناچنگر کی نظریں ہر طرف کا جائزہ لے رہی تھیں جبکہ وہ کچھ دری بعد سر موڑ کر عین طرف بھیں دیکھ لیتے تھا اور پھر اسے دور سے کاونٹ اوپر آتا دھکائی ریا تو ناچنگر نے گونخ کے مشین پہنچل کا رانچ اس کی طرف کر دیا اور اس کی ریٹنگ میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ کالونج اور ڈھنڈر بیکھتے ہوا اوپر کو چڑھتا آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ مشین پہنچل کی ریٹنگ میں آیا ناچنگر نے پریگر دیا اور مشین پہنچل کی تڑتڑاہٹ سے پہاڑ کی خاموشی لیافت گونخ میں تہ دیل ہو گئی جبکہ کالونج چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر ڈھنوان زیادہ ہونے کی وجہ سے المٹ پیختا نیچے کی طرف گرتا چلا گیا۔ جب اس کا کامیسم ایک وردت کی لمبی لمبی اور ہار کو ٹکلی ہوئی ہر سے ٹکرا کر رک گیا تو ناچنگر نے ایک بار پھر پریگر دیا دیا اور پچھنچ دیکھی تھی وہ مشین پہنچل کی ریٹنگ میں تھا اس لئے گولیاں اس کی پشت پر لگیں اور وہ ایک بار پھر اچھل کر بری طرح ریپا اور پھر ساکت ہو گی تو ناچنگر اس کی سوت کو کنغم کرنے کے لئے دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچا۔ اس نے پھر کی مدد سے اس کو سیدھا کیا تو کالونج کی آنکھیں بے قور ہو چکی تھیں۔

ناچنگر نے مشین پہنچل جیب میں ڈالا اور واپس اس طرف بڑھنے لگا جہاں گونخ جہازی میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ قریب پہنچنے سے پہلے اسے خیال آ گیا کہ کہنیں وہ اچانک ہوش میں نہ آ چکا ہو اس لئے وہ منتظر ہو گئی لیکن جب قریب پہنچ کر اس نے اسے بدستور

29

اور پیچہ گوئی کی شرگ پر اسی رکھا ہوا تھا۔
”تمہارا نام گوئی ہے۔ بولاو ورن۔۔۔ نائیگر نے ہیر کو تھوڑا سا
سوڑتے ہوئے کہا۔

”با۔ باں۔ مم۔ مم۔۔۔ میرا نام گو۔ گوئی ہے۔ گوئی ہے۔
پپ۔ پپ۔ جی ہٹالو۔ یہ عذاب ہے۔۔۔ گوئی نے رک رک تر
اور تکلیف کی شدت سے کراچے ہوئے کہا۔
”لارڈ ناکو کہاں ہے۔ بولاو۔ جی بولاو۔ کہاں ہے لارڈ ناکو؟“

نائیگر نے ہیر کو موڑ کر پھر واپس لاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز
تحکماں اور انجانی سرہ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شرگ کچلے کے ساتھ
ساتھ ایسا لہر رکھنا بھی ضروری تھا۔ اس طرح دوسرے کا لاشور بھی
اس کی گرفت میں رہتا تھا۔

”بولاو۔ کہاں ہے لارڈ ناکو۔ بولاو۔۔۔ نائیگر نے ایک بار پھر
تحکماں لجھ میں کہا۔

”زیر ہاؤں۔ زیر ہاؤں میں۔ ایک فتح کے لئے زیر ہاؤں
میں گیا ہے۔۔۔ گوئی کے مند سے اس طرح الفاظ نکل رہے تھے
جیسے کسی بیکار سے کئے ڈھل کر باہر نکل رہے ہوں۔

”کہاں ہے۔۔۔ زیر ہاؤں۔۔۔ بولاو۔ جلدی پہناؤ۔۔۔ نائیگر نے
اور زیادہ سخت لجھ میں کہا۔

”ہائش کا لوٹی۔۔۔ نرپل ون۔۔۔ گوئی نے اس بارہم لجھ میں
کھلتا نائیگر نے بیزی سے جیر پیچے ہٹایا تاکہ گوئی کی سائنس کی آمد۔

ایک ترکیب سوچ لی۔ اس نے گوئی کے دلوں بیوں کے تھے
کھولنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے دلوں تھوں کو آپس میں
باندھ کر مضبوط گاٹھ دے دی۔ اس کے بعد اس نے اس کے دلوں
بیٹھ کر کے اس تھے کی مدد سے نہ صرف اس کے جیب باندھ
دیئے بلکہ اس نے اس کے دلوں پرندے ہوئے ہیروں کو جھازی
میں کافی اندر سک گھسیرو دیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ تمہارا مضمبوط
خیس تھا اس لئے گوئی زور دار چکٹے سے ہیروں کو آسانی سے آزاد
کر اسکتا تھا اس لئے اس نے دلوں کام اسکھنے کر دیئے تھے۔

اس کے بعد اس نے چک کر گوئی کے مند اور ناک پر دلوں
باتھ رکھ کے اور انہیں دبا دیا۔ چند لمحوں ہونے گوئی گوئی کے جسم میں
حرکت کے آثار تھوڑا ہونے شروع ہو گئے تو اس نے دلوں باتھ
ہٹانے اور سیدھا کھلا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد گوئی نے کراچے ہوئے
آنکھیں کھولیں اور پھر اس کی نظریں ساتھ ہی کھڑے نائیگر پر پڑیں
تو اس نے چکٹے سے اٹھنے کی کوشش کی تھرہ نائیگر نے ایک جی ہاخ کر
اس کی گردان پر رکھا اور پھر آہستہ آہستہ موڑ دیا۔ اس کے پیچے
سوڑتے ہی گوئی کا چہرہ بیکلت منجھ ہونے لگ گیا اور اس کے
پورے جسم میں ایسی ٹھرٹھراہت شروع ہو گئی جیسے اس کے جسم میں
سے ہزاروں دوچھ کرنٹ گزر رہا ہو۔ اس کے مند سے خراہت کی
الی آوازیں نٹکے لگیں جیسے اس کی روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ
رہی ہو۔ نائیگر نے ہیر کو واپس موز دیا تھا اس کی ایزی ویں رہی

جو لیکے قیمت میں اس وقت صدر، کیپٹن فہیل، تکمیر اور صالح موجود تھے۔ کھانا کھانے کے بعد وہ سب چائے پینے اور باتیں کرنے میں معروف تھے۔ ان کی نگوکوا ہاپک عمران تھا۔ صدر کے قیمت میں اس سے ہونے والی بات بیت کے بعد قریباً ایک ہفتہ گزر گئی تھا لیکن پھر دوبارہ شان کی عمران سے ملاقات ہوئی تھی اور شان کوئی ایسا من من ساختے آیا تھا جس میں وہ معروف ہو جاتے۔

”مس جولیا۔“ اسیں صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو بھی اپنی اس میٹنگ میں شامل کرنا چاہئے۔ وہ بھی ہرے ساتھی ہیں۔ کیپٹن فہیل نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ہم اے نیم اور وہ نیم نہیں ہے۔“ جولیا نے پوچک کر کہا۔

”بیف نے بنایا ہو یا نہیں ہم نے بہر حال انہیں نی نیم سمجھو یا

ورفت بحال ہو سکے ورنہ اسے خدا شہ پیدا ہو گیا تھا کہ گوش فتح نہ ہو چائے۔

”کہاں ہے یہ ہاشم کا لوپی۔ بولو کہاں ہے۔“ نائگر نے تحملات لیجے میں پوچھا۔

”را۔ زاروس میں۔“..... گوش کی آواز مزید عضم پر گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سور دار پیکنی فی اور اس کا جسم یکلفت تریا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو یہی تھیں۔ نائگر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر جھک کر اس کے جسم کو پلانا اور پھر اس نے اس کی کالجیوں میں بندھی ہوئی اپنی ٹیلت کھوئی اور اسے سیدھا کر کے اس نے اس کی جیب سے نکلا ہوا رامسیمیر اپنی جیب سے نکلا اور اسے مکمل آف کر کے اس نے اسے گوش کی جیب میں ڈال دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بعض جدید رامسیمیروں میں ایسے آلات موجود ہوتے ہیں جن کی مدد سے رامسیمیر کی یونیشن معلوم کی جاسکتی ہے اس لئے وہ اسے اپنے ساتھ نہ لے جا سکتا تھا۔ البتہ گوش کا مشین پھل اس نے اپنی جیب میں رکھ لیا تھا اور پھر وہ نیزی سے اس کریک کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ وہاں سے شہر جانے والے کسی راستے پر بھی نکل سکے تاکہ اس لارڈ ہالکوکو کو رکر کے اس سے معلومات حاصل کی جاسکیں۔

گئے تو وہ اپنے نیم ہو گی اور تم بی نیم۔ اب ہاتھ کا اصل اہمیت کس کی ہے۔ ہماری یا عمران صاحب کی۔۔۔ صدر نے مکراتے ہوئے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تمہاری انکی باتیں تو اس کا دامغ خراب کر دیتی ہیں۔ خواہ تو وہ اسے تم نے اہمیت دے رکھی ہے۔ اب دیکھنا جس میں وہ شامل نہیں ہو گا وہ کتنی چلدی حکمل ہوتا ہے۔۔۔ تمہارے نہ ہوائے ہوئے کہا۔

”لیکن میں اب ملے گا کب۔۔۔ صاف لئے کہا۔

”میں کو روکیں کیا جا سکتا ہے۔ میں کسی سڑک پر پڑا ہوا نہیں ٹلا کر ستابا اور مجھے یقین ہے کہ عمران لا زما کسی میں کے پیچھے ہو گا۔۔۔ کیپشن ٹکلیں نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ زیرد کوئی بات ہوئی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیدر اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لا ڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔

”لیں۔ جولیا بول رہی ہوں۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”ایکٹھو۔۔۔ دوسرا طرف سے ایکٹھو کی مخصوص آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار پوچنک کر سیدھے ہوئے گئے۔

”لیں پاک۔۔۔ یہاں صدر اور دوسرے ساتھی بھی موجود ہیں۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”مجھے عمران نے روپورٹ دی ہے کہ آپ سب نے اسے کام کرنے سے روکنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ ایکٹھو کے لجھے میں تختی کا

ہے۔۔۔ کیپشن ٹکلیں نے کہا۔

”اور اگر عمران صاحب اس بی نیم میں شامل ہو گئے تو پھر تم اے سے نہیں پر بھائی جائیں گے۔۔۔ صدر نے کہا۔

”وہ کیسے۔۔۔ صاف لئے چونک کر کہا۔

”ویکھیں۔۔۔ ہندس ایک ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ زیرد لگا وہ تو اس کی طاقت بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح جتنے زیرد کا اضافہ کرتے جاؤ اس ہندس کی طاقت بڑھتی جاتی چل جائے گی لیکن زیرد بہر حال زیرد ہی ہوتے ہیں۔ اگر اس ہندس کو بٹا دیا جائے تو باقی چاہے وہ زیرد بھی رہ جائیں ان کی سرے سے کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور زیرد چاہے اس ہندس سے کچھ سے کچھ اسی طاقتور ہو جائیں رہتے زیرد کے زیرد ہی ہیں۔۔۔ صدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نے کیا گوکھ و صندہ بنا دیا ہے۔ سیدھی بات کرو۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”تو سیدھی بات یہ ہے کہ ہندس عمران صاحب ہیں اور تم سب زیرد ہیں۔ جب عمران صاحب ساتھ ہوں تو ہماری طاقت بھی بڑھ جاتی ہے درستھیں اور یہی حالت صدائی اور اس کے ساتھیوں کی ہے۔ انہیں میں پر خوبیں بیخیجا جاتا۔ مطلب ہے کہ انہیں عمران صاحب کا ساتھ ہیں ملتا اسی لئے آج ہم انہیں بی نیم کہہ رہے ہیں لیکن کل اگر ہماری بجائے وہ عمران صاحب کے ساتھ میں پر چلے

لطف آئے گا۔“.....خوبی نے سرت مہرے لجھ میں کہا۔

”جگہ میرا خیال ہے کہ اس مشن کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔“
کیپٹن فکلیں نے کہ تو سب ساتھی ہے انتیار چوک پڑے۔

”کیا مطلب۔ چیف نے تو ابھی تمہارے سامنے کہا ہے کہ
عتریب ہمیں وہ مشن پر بھجوائے والا ہے۔“..... جولیا نے چوک کر
کہا۔

”مس جولیا۔ اس اہم مشن پر بیف نے ہمیں فوری ہمیں بھجوانا
بلکہ ہمیں صرف یہ کہا ہے کہ جلد ہی وہ ہمیں اس اہم مشن پر بھجوائے
گا۔ اس کا مطلب ہے کہ مشن پر ابتدائی کام ہو رہا ہے اور ابتدائی
کام تکلیل ہونے کے بعد وہ ہم بھجوائے گا اور یہ بات ہم سے چلتے
ہیں کہ ابتدائی کام لازماً عمران ہی کر رہا ہو گا۔ ہم میں سے تو کسی کو
بھی اس مشن کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے اور چونکہ ہم نے
عمران کو آؤٹ کرنے کی بات اس سے کر دی ہے اس لئے میرا
خیال ہے کہ عمران اپنے شاگرد ناگیر، جوزف اور جوانا کے ساتھ میں
کر مشن تکلیل کر کے رپورٹ چیف کے سامنے رکھ دے گا۔ اس
طرح ہم مشن کا انتشار کرتے ہی رہ جائیں گے۔“ کیپٹن فکلیں نے
اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ضروری تو ہمیں کیپٹن فکلیں کہ سارا ابتدائی کام عمران ہی
کرے۔ چیف کے اپنے بھی ذرا سی ہیں۔“..... ضرور نے کہا۔

”کیوں نہ عمران صاحب سے بات کر لی جائے۔ کم از کم مشن

عصر پر ڈیگیا تھا۔

”باس۔ ہم سب کا یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ عمران کے ساتھ کام
کرتے ہوئے ہمیں کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ سب کچھ عمران
خود کرتا ہے کیونکہ وہ لیڈر ہوتا ہے اور ہم صرف ہوٹلوں میں رہ کر
اور جہازوں میں سفر کر کے دایکس آ جاتے ہیں اس لئے ہم نے
عمران پر زور دیا تھا کہ وہ ہمیں کام کرنے کا موقع دے جس پر اس
نے کہا کہ اب جو مشن ہو گا اس میں وہ کام نہیں کرے گا بلکہ ہم
سے کام کرائے گا۔“..... جولیا نے تیز تیز لجھ میں تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

”اس کی کارکردگی کی وجہ سے ہی اسے لیڈر بنایا جاتا ہے اور
اس کی اس کارکردگی نے آج پا کیشاپ کی تکریت سروں کو دینا کی قبر و ن
سیکلت سروں نا دیا ہے لیکن عمران کی خدمات مجھے ہمار کتنا پتی
ہیں جبکہ آپ میری نیم کے مستقل مجرز ہیں اس لئے میں نے
بہر حال عمران پر آپ کو ترجیح دیتی ہے۔ آپ تھارہ میں۔ آپ کو کسی
بھی وقت ایک ابھائی اہم مشن پر روانہ کیا جا سکتا ہے۔ عمران کے
 بغیر۔..... دوسرا طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گی تو جولیا نے بے انتیار ہوتے بھیجنے لے اور رسید رکھ دیا۔ اس
کے پھرے پر ایسے نثارات ابھر آئے تھے جیسے اسے چیف کے اس
فیصلے سے دلی تکلیف پہنچی ہو۔

”یہ بات ہوئی۔ عمران کی عدم موجودگی میں اب کام کرنے کا

پھر اٹھاتے اٹھاتے میں تھک گیا ہوں اس لئے اب میں نے بھی سوچا ہے کہ کسی روز اس پیارا زکو اغا سلیمان پاشا کے سر پر مار دوں اور خود سرکوں پر پکلیاں بھجاتا گھوٹا رہوں۔..... عمران کی زبان روائی ہو جائے تو پھر اس کا رکنا تقریباً ممکن ہو جاتا ہے۔ اس کی باتیں سن کر سب کے چہروں پر سُکر اہم ریکھنے لگی تھیں۔

”عمران صاحب۔ میں اس وقت جولیا کے قلیٹ میں موجود ہوں۔ سیرے ساتھ مختصر، کیمپن ٹکلی اور سورپر بھی موجود ہیں اور چیف نے ابھی جولیا کو فون کیا ہے کہ جلد ہی ہمیں کسی اہم مشن پر بھجوایا جائے گا اور آپ ان مشن میں شامل ہیں ہوں گے جو بھر جاما رہیں ہے کہ جو بھی مشن ہوگا اس کا اہتمامی کام آپ کرتے ہیں۔ آپ تماں کے کون سا مشن ہے جس پر آپ آج کل کام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ صاحب نے کہا۔

”بہت بڑا مشن ہے بلکہ آل ولڈ مشن ہے۔ اب کیا تباوں۔ بس یوں سمجھ لو کہ بہت بڑا مشن ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس پر اہتمامی کام تکمیل ہوتے ہی جب یہ مشن آپ کے پرہد کیا جائے گا تو آپ لوگ چند لمحوں میں اسے تکمیل کر دیں گے۔۔۔ عمران نے کہا تو صاحب کے پیارے پر جیت کے تاثرات ابھر آئے۔

”چند لمحوں میں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ کس مشن کی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ صاحب نے جیت پر بھرے بھجے میں کہا۔

”آغا سلیمان پاشا کے قرضے کا مشن۔ آغا سلیمان پاشا چونکہ

کے بارے میں کچھ اشارہ تو میں جائے گا۔۔۔۔۔ صاحب نے کہا۔ ”تم اشارہ کہہ رہی ہو۔ اس نے پروں پر پانی نہیں پڑنے دیتا۔۔۔۔۔ جو لیا نے منہ بھاتے ہوئے کہا۔

”تم نہیں ملا تو۔ میں کرتی ہوں اس سے بات۔۔۔۔۔ صاحب نے کہا تو جو لیا نے رسیور اٹھا کر اسے دے دیا اور پھر تیزی سے عمران کے قلیٹ کے نہر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔ آخر میں اس نے لاڈوڑر کا مٹن بھی پر لیں کر دیا۔

”علی عمران ایم ایشی۔۔۔ ذی ایشی (آکسن) برباد خود اداں قلیٹ سوپر فیاض بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران کی زندگی سے پھر پر اور ٹکلنٹ آواز سنائی دی۔

”یہ ان قلیٹ سوپر فیاض کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ میں صاحب بول رہی ہوں۔۔۔۔۔ صاحب نے پیشہ ہوئے کہا۔

”اسی پاٹیں صالیحین کو جیسی بتائی جائیں کہ قلیٹ سوپر فیاض کا ہے اور میں نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اپھا تو یہ قلیٹ بھی آپ کا نہیں ہے۔ جیت ہے۔ میں تو بھی تھی کہ یہ آپ کا اپنا قلیٹ ہے۔۔۔۔۔ صاحب نے حقیقی جیت بھرے لبھ میں کہا۔ اسے شاید ٹکلی پار اس بات کا علم ہوا تھا۔

”میرا تو کچھ بھی نہیں ہے اس دنیا نامدار میں۔ نہ کوئی دوست، نہ کوئی ہمدرد اور اب آغا سلیمان پاشا کے قرضے کا پھر ہے۔۔۔ یہ

نے سمجھی گئی سے یہ بات کی ہو گئی۔۔۔ صاحب نے چونکہ کر کہا۔
”اوہ۔۔۔ صالح۔۔۔ فضول بکاوس کرنی تو اس کی فطرت ہے لیکن وہ غالباً
بات نہیں کرتا۔۔۔ اگر اس نے یہ کہا ہے کہ مشن پر نائیگر کام کر رہا ہے
تو پھر یقیناً وہ کر رہا ہو گا۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ چیف کی نظر وہ میں اب ہم نائیگر سے
بھی گئے گزرے ہو گئے ہیں۔۔۔ تجویر نے طنزی بھی میں کہا۔

”چیف کو تو معلوم تھیں ہیں ہو گا۔۔۔ سارا وہندہ عمران کا ہوتا
ہے۔۔۔ وہ اور ادھر خود بھی کام کرتا ہے اور اپنے ساتھیوں جو زوف،
جوانا اور نائیگر سے بھی کام کرتا رہتا ہے اور پھر جب کمپر پک چلتی
ہے تو انہا کا چیف کے سامنے رکھ دیتا ہے۔۔۔ صدر نے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی تھیں تجھیں ابھی تو جو لیا نے
ہاتھ پر بڑھا کر رسیور الٹا لیا اور ساتھیوں اس نے لاڈوڈر کا ٹھنپ پر ملیں
کر دیا۔

”جو لیا بول رہی ہوں۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”علی عمران ایم ایس۔۔۔ ذی ایس ہی (آکسن) بینہاں خود بول
رہا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔۔۔ لبپہ دیئے
ہی شکستہ تھے۔

”بولا۔۔۔ جو لیا نے جواب دیا تو صدر اور دوسرے ساتھی بے
التیار مکار دیئے۔

”کیا بولوں۔۔۔ اب بولنے کے لئے باقی رہ کیا گیا ہے۔۔۔ تجویر

آل ولنڈ پاور پیپری ایسوی ایشن کا صدر ہے اس لئے اس کا مشن بھی
آل ولنڈ مشن ہو اور اینڈنائی کام صرف اتنا ہے کہ میں کسی موئی
سے رہنڑ میں اس کی تمام ساپتہ تجویز ہوں اور الاؤنسر لکھ لوں اور پھر
چیف یہ مشن آپ کے حوالے کر دے اور آپ چند لمحوں میں اسے
تمکل کر دیں۔۔۔ عمران نے مسلسل بولنے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔۔۔ آپ اپنی چھوٹی بہن سے تو کم از کم ایسا
مقام تھا کیا کریں۔۔۔ میں سیکرٹ سروس کے مشن کی بات کر رہی ہوں
اور آپ آغا سلیمان پاشا کا قرضہ لے پڑھئے۔۔۔ صاحب نے برا سا
منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس مشن کی ملکرمت کرو۔۔۔ نائیگر اس پر کام کر رہا ہے۔۔۔ مجھے
اس کی روپورت کا انتظار ہے۔۔۔ امید ہے کہ وہ مشن تکمل کر کے ہی
آئے گا۔۔۔ تم آغا سلیمان پاشا کے مشن کی بات کرو۔۔۔ عمران نے
کہا تو صاحب نے غصے سے لٹکر کچھ کچھ رسید کر پیل پر شیخ دیا۔

”عمران صاحب سے بات کرنا اپنا خون جلانے کے مترادف
ہے۔۔۔ صاحب نے غصیلے لمحے میں کہا تو سب بے اختیار بُس
پڑے۔۔۔

”میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ مشن پر عمران یا اس کا شاگرد
نائیگر کام کر رہا ہو گا اور میری بات درست تھی۔۔۔ کچھ تکمیل نہ
کہا۔

”کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عمران صاحب

جد باتی انداز میں پیچتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارسے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ دکھادا تو اسلام میں حقیقی سے منع ہے۔ دکھادے کی نماز اور دکھادے کی خیرات تک قبول نہیں ہوتی۔..... عمران نے تیز لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم نے رشتہ اور آسمانوں پر ہونے والے رشتہوں کی بات کیوں کی تھی۔..... جولیا نے غصیلے لبجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں نے تو رشتہ حیات کی بات کی تھی۔ مطلب ہے کہ زندگی سے جب رشتہ حیات منقطع ہو جائے تو آسمانوں کی طرف جانا پڑتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اب رشتہ حیات ختم ہونے والا ہے اس لئے خدا حافظ کہہ لوں۔..... عمران نے بات کو دوسرا رغبے دیتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نے کیا مخنوں باقی شروع کر دی ہیں۔ نامحس۔..... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لبجے میں کہا۔

”اب کیا کیا جائے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ جن ہوں پر تکیے تھا وہی پتے ہوادیے لگے تو پھر تم بتاؤ کہ کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم سب میرے ہادرد ہو۔ میرے چھوٹے سے چیک کے لئے تم میرے ساتھ کام کرتے رہو گے لیکن اب کیا کہوں۔ چیف نے ابھی مجھے فون کر کے صاف کہہ دیا ہے کہ چونکہ سیکرٹ سروسی میرے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی اس لئے مجھے اب آنکھوں ہارنہیں کیا جائے گا۔ اب تم بتاؤ کہ میں خدا حافظ نہ کہوں تو کیا کہوں۔.....

جو محیر ار قیوب رو سیاہ۔ اور سوری۔ رقب رو سیاہ ہے، اپنی سارش میں کامیاب ہو گیا ہے اور وہ مرے بغیر تمہیں ساتھ لے کر مشن پر کام کرے گا اور میں بیباں بیٹھا اوقطہ رہوں گا۔ اب تم بتاؤ کہ اس صورت میں کیا بولوں۔..... عمران کی زبان ایک پار پھر روان ہو گئی تھی۔

”تم نے فون کیوں کیا ہے۔ یہ بتاؤ۔..... جولیا نے سکراتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں خدا حافظ کہنا چاہتا تھا۔..... عمران نے جواب دیا۔ ”کہوں۔ کیا تم کہیں جا رہے ہو۔..... جولیا نے چوک کر پوچھا۔

”ہاں۔..... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

”کہاں جا رہے ہو۔..... جولیا نے چوک کر کہا۔

”جہاں قسمت لے جائے۔ ویسے کہتے ہیں کہ رشتہ آسمانوں پر قائم ہوتے ہیں اس لئے اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ کہاں جانا پڑے گا۔ بہرحال اس سے انکار نہیں کہ جانا پڑے گا۔..... عمران نے اپنے گول مول لبجے میں کہا تو جولیا کا چہروہ یکخت سرخ پڑنے لگ گیا۔

”تم۔ تم بر دکھادے کے لئے جا رہے ہو اور تمہارا خیال ہے کہ اس پار تمہارا رشتہ ہو جائے گا اس لئے تم مجھے خدا حافظ کہہ رہے تھے۔ کہوں۔..... جولیا نے بات کرتے کرتے آخر میں یکخت

عمران نے رو دینے والے لمحے میں کہا۔

”تم ہمارے ساتھ جاؤ گے اور لیڈر بن کر جاؤ گے۔ بس۔ میں نے کہہ دیا ہے۔ میں خود چیف کو مٹا لوں گی۔..... جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ تھی اس نے رسیدر کریئل پر فتح دیا۔

”سن۔ یہ میرا فیصلہ ہے کہ عمران ہی ہمارا لیڈر ہو گا۔ بس۔“

جو لیا نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فیصلہ کن لمحے میں کہا۔

”میں نے کہ کہا ہے کہ وہ لیڈر نہ ہو۔ بس، میں کام کرنے کا موقع دیا کرتے۔..... تھویر نے جو لیا کو ختنے میں دیکھ کر سب سے پہلے بھیمار ڈائل ہوئے کہا اور سب ساتھی تحریت بھری نکروں سے تھویر کی طرف دیکھنے لگے۔ ظاہر ہے تھویر نے جو کچھ کہا تھا وہ جو لیا کے چند باتی روکیں کا جواب تھا اس لئے کہ وہ جو لیا کو ناراض نہ کرنا چاہتا تھا۔

نائیکر گونج کی ہلاکت کے بعد اس کریک سے گزد کر داہم بھگل میں پہنچا جہاں وہ اپر سے گرا تھا اور پھر تھوڑی تھی جو جدوجہد کے بعد اسے اس راستے کا علم ہو گیا جس کے ذریعے وہ اپر ایک اور سرک پہنچ سکتا تھا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ وہ ناپ ہاؤس جا کر اپنی چیپ والیں سے آئے لیکن پھر اس نے ارادہ تجدیل کر دیا کیونکہ انہیں تھک دہاں گونج کے وہ آدمی موجود تھے اور ہو سکتا ہے کہ اب تھک گونج کا لوح اور نائیکل کی لائیں سائنس آگئی ہوں۔ اس طرح وہ دہاں پہنچ سکتا تھا اس لئے وہ ناپ ہاؤس کی طرف جانے کی بجائے سڑک کے ذریعے واپس شہر کی طرف پہل چڑا۔

گواں کے کپڑے پہنچے ہوئے تھے اور جسمِ ذہنی تھا لیکن ظاہر ہے اس کے پاس نہ تھی مزید کپڑے تھے اور نہ تھی وہ فوری طور پر ان رخنوں پر کوئی مرہم لگا سکتا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ ابھی تو وہ

ساتھ لے کر ایک اور سڑک پر چل پڑا۔ ایک موڑ مرتے ہی ناٹنگر نے اپنے آپ کو ایک ڈاکٹر کے کلینک کے سامنے موجود پایا۔ گارس ناٹنگر کو اندر لے گیا اور پھر اس نے ڈاکٹر کو بتایا کہ یہ سیاح پہاڑ سے گر کر رُخی ہو گیا ہے اسے فرست ایمڈی وی جائے۔ ناٹنگر نے کوت کی اندروں بی جیب سے چند بڑے نوٹ ٹھال کر گارس کی طرف بڑھا دیئے۔

”میرا قدر دامت تو تم نے دیکھ لیا ہے۔ مجھے نیا لباس لا دو۔“
ناٹنگر نے کہا۔

”میک ہے۔ آپ فرست ایمڈی لس میں لباس لے آتا ہوں۔“
گارس نے کہا اور واپس مزگیا۔ ڈاکٹر اور اس کا کپاڈ اور اسے اندر لے گئے اور پھر ناٹنگر کا لباس اتار کر اسے لانا دیا گیا۔

”آپ واقعی بے حد یا ہم سے آدمی ہیں کہ اس قدر رُخی ہونے کے باوجودہ آپ اس طرح گھوم گھرم رہے ہیں جیسے آپ معنوی رُخی ہوں۔“ ڈاکٹر نے اس کی حالت دیکھ کر جیت بھرے لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ ہمت کے بغیر تو کام نہیں چلتا اس لئے ہمت تو کرنی ہی چلتی ہے۔“ ناٹنگر نے سکرتے ہوئے کہا اور پھر کپاڈ اور نے تمام رُخم اچھی طرح صاف کئے اور پھر اس کے زخوں پر اچھی طرح مریم کا روپ۔

”ڈاکٹر صاحب۔ میں نے لباس پہننا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مریم

ایسی جگہ پر موجود ہے جہاں آبادی نہیں ہے لیکن جیسے ہی وہ آبادی والے علاقے میں داخل ہو گا تو لوگ اس کی یہ حالت دیکھ کر چوکک پڑیں گے اور ہو سکتا ہے کہ پولیس اسے روک کر پوچھ کر شروع کر دے اس لئے اس نے اس معاملہ کے بارے میں سمجھدی کی سوچنا شروع کر دیا۔ آخر کار اس نے بھی فیصلہ کیا کہ وہ قریب کسی ہوٹل میں جا کر کمرہ لے اور پھر لباس تبدیل کر کے آگئے ہوئے۔ پھر اپنے اس نے ایک آدمی کو روک کر اس سے قریب ہوٹل کے بارے میں معلوم کیا تو اسے بتایا گیا کہ ایک بڑا ہوٹل یہاں سے قریب ہی موجود ہے۔ اس آدمی نے اسے ہوٹل کی باقاعدہ نشانہ ہی بھی کر دی۔

”آپ تو خاصے رُخی ہیں۔ کیا ہوا ہے۔“ اس آدمی نے ناٹنگر سے پوچھا۔

”میں پہاڑ سے گر گیا تھا اور جھماڑیوں میں گر کر پیچ تو گیا لیکن رُخی ہو گیا ہوں۔ اب مجھے لباس بھی چاہئے اور ڈاکٹر بھی۔“ ناٹنگر نے کہا۔

”اوہ۔ آئیے میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ میرا نام گارس ہے اور میں یہاں سیاہوں کا گاہیت ہوں۔“ اس آدمی نے کہا۔

”میں بھی سیاح ہوں۔ میں آپ کو باقاعدہ جماعت کروں گا۔“
ناٹنگر نے کہا۔

”آئیے میرے ساتھ۔“ گارس نے کہا اور پھر وہ ناٹنگر کو

”آپ اپنا بیٹہ تا دیں۔ اگر مجھے خودت پڑی تو میں آپ سے رابطہ کروں گا۔ بے فکر رہی۔“ نائیگر نے کہا تو گارس نے کوٹ کی اندر ونی جب سے پس نکال کر اس میں سے ایک کارڈ نکال کر ایک نظر دیکھا اور پھر اس نے کارڈ نائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ میرا کارہ ہے۔ اس پر میرا غونہ شہر اور اپنے لش وغیرہ سب درج ہے۔“ گارس نے کہا اور کارڈ نائیگر کے باحتجہ میں دے دیا۔

”خیریہ۔ اب تیکی لے آؤ۔“ نائیگر نے کہا تو گارس سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ نائیگر ایک ساید پر درخت کے بیچ موجود سیست کی ہی ہوئی تیچ پر بیٹھ گیا۔ ایکی ٹیکسی بیہاں تقریباً ہر سڑک کی سایلیڈ پر سکھے درخواں اور پھول دار جھاڑیوں کے درمیان رکھی ہوئی تھیں جن پر بیدل پڑھے ہوئے لوگ ستانے یا موسم کا لفڑا و دیکھنے کے لئے بیٹھ جاتے تھے۔ بیہاں تیکی کا استعمال بے حد کم تھا۔ زیادہ تر لوگ بیدل پڑھے میں لطف محبوں کرتے تھے۔ نائیگر تیچ پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس سے پہلے کہ لارڈ ماکوئک گورن اور اس کے ساتھیوں کی موت کی خبر پہنچنے اسے لارڈ ماکوئک پہنچ جانا چاہئے۔ لیکن ظاہر ہے وہ رُنگی ہونے کی وجہ سے زیادہ دور تک بیدل نہ چل سکتا تھا اس لئے محمد رہا بیہاں بیٹھا تھی کا انتظار کر رہا تھا۔

گارس نے واقعی اس کی مدد کی تھی کہ نہ صرف اسے صاف اور نیا لباس مل گی تھا بلکہ اس کے رخموں کا علاج بھی ہو گیا تھا اور اب

سے لباس خراب ہو جائے۔“ نائیگر نے کہا۔ ”میں جناب۔“ میں معلوم ہے کہ ایسا مردم کیا جائے جو بس کو خراب نہ کرتا ہو۔ آپ بے فکر رہیں۔“ ڈالٹر نے جواب دیا تو نائیگر نے اٹھیاں بھرے انداز میں سر ٹلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد گارس والہیں آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک بیگ مسجد موجود تھا۔ نائیگر نے اپنا پرانا لباس بھی اٹھایا اور پھر ایک طبیعت کر کے میں جا کر اس نے نیا لباس پہننا۔ لباس واقعی اس پر فتح تھا۔ اس نے پرانے لباس میں موجود سامان نکال کر میں نکل کیا اور پھر پرانے لباس کو اس بیگ میں ڈال کر باہر آ گیا۔ اس نے ڈالنے کو منع کی اور پھر گارس کے ساتھ باہر آ گیا۔

”اب آپ نے کہاں جانا ہے۔“ گارس نے پوچھا۔

”ہاشم کا لوٹی بیہاں سے کافی دور ہے۔“ نائیگر نے پوچھا۔

”آپ نے ہاشم کا لوٹی جانا ہے۔ وہ تو بیہاں سے کافی دور ہے۔“ گارس نے کہا۔

”تم مجھے کوئی تیکی ملکوا دو۔ میں چلا جاؤں گا۔“ نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر گارس کے ساتھ پر رکھ دیا۔

”خیریہ جناب۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی مزید خدمت بھی کر سکتا ہوں۔“ گارس نے نوٹ جبیں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

نے کہا۔

”اوکے سر۔ ہم قریب تھے ہیں۔۔۔ ڈرائیور نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے تھیکی کو واپس لاتھے موزا اور پھر ایک سانیدھ پر روک دی۔ سامنے پہاڑی راستے کے دلوں اطراف میں بیچے گمراہی پر تک خوبصورت اور جدید ناچہ کے پہاڑی مکانات بنے ہوئے تھے۔ ایک سانیدھ پر ایک بڑا سایورڈ موجود تھا جس پر ہائیس کا اولیٰ کے مقابلہ واقع طور پر درج تھے اور بورڈ کے پیچے باقاعدہ کا لوٹی کا نقش ہنا ہوا تھا جس پر مکانوں کے نمبر اور مکان کے نام بھی درج تھے۔ یہ انکر سیکیا اور بورڈ کا مخروط روان تھا کہ وہاں ہر کالوں کے باہر ایسے بورڈل جاتے تھے۔ اس طرح آئے والوں کو بڑی آسانی ہو جاتی تھی۔ نائیگر نے میز پر کرایہ دیا اور ساتھی ہی نپ بھی۔ تیکی ڈرائیور نے سلام کیا اور تھیکی کو موزا کروائیں چلا گیا تو نائیگر بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔

پہنچوں بعد اس نے مکان نمبر ایک سو گیرہ کو چیک کر لیا۔ یہ باسک پاٹھوں کو لٹکنے والی سریت کے تقریباً پشت میں تھا اور اس کے سامنے مالک کا نام ڈاکٹر کیتو درج تھا۔ نائیگر آگے بڑھا تو یہ تمام مکانات تقریباً ایک ہی طرز میں قبر کئے گئے تھے۔ نائیگر کو معلوم تھا کہ لاٹھاں اس فریل دن کوئی میں موجود ہو گا تو وہاں اس نے حفاظت کے انتظامات بھی کر رکھے ہوں گے اور نائیگر پونکہ رُٹی بھی تھا اس لئے وہ زیادہ دیر تک کھلش یا فاٹ کو بھی برداشت نہ کر سکتا۔

اس کے جسم میں درد کی لہری اور شستی بھی نہیں اٹھ رہی تھیں جن سے پہلے وہ دوچار تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتقال کے بعد اسے دور سے تھیکی اپنی طرف آتی دکھاتی دی تو وہ اٹھ کر مزک کے کنارے آئیں تھیکی قریب آ کر رکی تو گارس نے بیٹھ آیا۔

”بڑی مشکل سے لی ہے تھی جتاب۔ آج نہ دیکی گاؤں میں کوئی سیلہ ہے اور سب تھیکی ڈرائیور وہاں گئے ہوئے ہیں کیونکہ وہاں انکل اپھا معاوضہ مل جاتا ہے۔۔۔ باقونی گارس نے بیٹھ اترتے ہی ایک لحاظ سے پوری تقریب کر دی تھی۔

”مشکل یہ گارس۔ پھر ملاقات ہو گی۔۔۔ نائیگر نے کہا اور تھیکی کی عقلي سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”آپ نے ہائیس کا لوٹی جانا ہے جتاب۔۔۔ ڈرائیور نے پوچھا۔ غایر ہے گارس نے اسے بتا دیا تھا۔

”ہاں۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا اور تھیکی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تھی آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑا آگے جا کر ایک کھلی جگہ پر اس نے تھیکی کو موزا اور واپس چل پڑا گمراہ وہی کے وقت گارس وہاں موجود تھا۔

”آپ نے ہائیس کا لوٹی میں کہاں جانا ہے جتاب۔۔۔ ڈرائیور نے پوچھا۔

”کا لوٹی کے آغاز میں مجھے ڈریپ کر دیا۔۔۔ وہاں ایک خاص آدمی نے آتا ہے پھر میں نے ان کے ساتھ آگے جانا ہے۔۔۔ نائیگر

دراوازہ تھا پلکہ اور جی پھیل غم دیواریں تھیں جسن پر باقاعدہ خاردار
نادوں کی باڑھ مکانات پر لگائی گئی تھی۔

بالت اس نے چیک کر لیا تھا کہ اس کی سطح پر کوئی کی دیوار پر
موجود خاردار نادوں میں ہر دو فٹ پر حصوص بلب بھی موجود تھا
جس کا مطلب تھا کہ اس خاردار کی باڑھ میں بھی کام کرنے کی
وaza رہتا ہے۔ یہ انتظام صرف اسی کوئی تک محدود تھا۔ ہاتی کوئی بھی
لی دیوار پر صرف خاردار تاریخی جگہ بیہاں بھلی کی رو روڑائے کا
ہی انتظام کیا گی تھا۔ نائگر 2 آنے پر دھننا چلا گیا۔ عقی طرف خامشی
تھی۔ اس کے باوجود نائگر پر اچ کنا اور میٹھا نظر آ رہا تھا اور پھر
مطلوبہ کوئی کے سامنے وہ اس جگہ رک گیا جہاں کوئی سے کوئی لائن
بھی میں لائن سے مل رہی تھی اور اس پر گلڑ کا دہانہ بھی موجود تھا۔

نائگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جگہ کر اس نے اس گلڑ کے
اٹکن کے دو قوں پینڈوں میں اپنے ہاتھ ڈالے اور ایک زور دار
بھکارے کر اس نے ڈھکن اٹھا کر سایہ پر رکھ دیا اور ایک بار پھر
پھر حاکڑا ہو کر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا وہ فوری طور پر اندر جانا نہ
چاہتا تھا کیونکہ نجات کئے عرصے بعد یہ ڈھکن ہٹالیا گیا تھا اور اندر
وہ لی گئی تھی بھری ہوئی تھی لیکن وہ زیادہ دیر رکنا بھی تھا جہاں تھا
لیکن وہ بیہاں تو ایک طرف ادھر آئے کام بھی اس کے پاس کوئی
مغلول جواز نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آگے بڑھا اور پھر بیجے جاتی
وہی سیر چیزوں پر قدم رکھتا ہوا وہ بیجے اتر گیا۔ اس نے ڈھکن جان

تھے اس لئے اس کی خواہش تھی کہ وہ کم سے کم وقت میں اور کم سے
کم نوجوان سے عکرائے بغیر ادا مالکہ بھی جائے۔

کاموں میں عمومیں اور مرد آ جا رہے تھے اس لئے نائگر کی
طرف کسی نے توجیہ نہ دی تھی۔ وہ سب اپنے عال میں مست
تھے۔ نائگر نے دو قوں سایہ دوں پر موجود مکانوں کی ساخت پر غور
کرنے کے ساتھ ساتھ ایک نامی بات اور بھی چیک کی تھی کہ ان
 تمام مکانوں کو ایک ہی گلڑ لائن سے ملک کیا گیا تھا اور یہ گلڑ
لائن بھی مکانوں کے عقی طرف سے گزرتی تھی اور ہر مکان سے
چھوٹی گلڑ لائن اس ہر گلڑ لائن میں جا کر جاتی تھی۔ یہ بات
اس نے بھی میں داخل ہوتے ہی چیک کر لی تھی کیونکہ وہاں سے
ایک سایہ کے مکانوں کا عقی حصہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا اور
نائگر نے اس گلڑ لائن کو استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ تھوڑی دیر
بعد وہ پچھی گلی میں واقع ایک سو گیارہ نمبر کوئی نام مکان کو دیکھنے
چاہا۔ اس کا طرز تغیرت تغیر پیا وہی تھا لیکن اس کا رقم باقی مکانوں
سے زیادہ تھا۔ یون لئا تھا کہ جیسے دو مکانوں کے رقبے کو ملا کر ایک
مکان بنائی گی ہو۔ اس کا جہازی سائز کا چھاٹک بند تھا اور پھاٹک
سے باہر مشین ٹکوں سے سلسلہ دو پاور دی درجنہ بھی بڑے پوچھے
انداز میں کھڑے تھے۔ نائگر سرسری انداز میں یہ سب پکھو دیکھتا ہوا
آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اگلی گلی سے چکر کاٹ کر وہ ان مکانوں
کے عقی طرف بھی گیا۔ بیہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی کوئی

علوم تھا کہ فرشت کی طرف مسلسل یہ بیو د موجود ہوں گے اور اس کی آہستہ ان کر بھی وہ انہن ہو سکتے ہیں جبکہ کمرے کے اندر سے وہ آنسی سے وہرے کر کروں میں آ جائیں گے۔ کھڑکی پر چڑھ کر وہ آہستہ اندر کو دا اور کوئی میں موجود اندر والی دروازے کی طرف پڑھتے چلا گی۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے مولن گے کہ چھٹ پر سے پہنچ کی آواز منانی دی اور اس کے ساتھ ہی نیچلہ کو یون بھروس ہوا کہ بیچے اس کے جسم سے یک لخت چان لکھ لگی ہوا رہ وہ نالی ہوتے ہوئے ریت کے ہارے کی طرح فرش پر گرتا چلا گیا۔ اس کے قریب موجود بیٹھوں کے قریب وہ رک گیا۔ پھر سینہ جوں پر قدم رکھتا ہوا وہ اپر ٹکنی کیا۔ اس نے دلوں ہاتھ دبانے کے وھکن کے یقچے رکھ کر دلوں ہاتھوں کو ایک زور دار پھٹکا دیا تو وھکن اس کے ہاتھوں پر افتادا چلا گیا۔ نائبر نے احتیاط سے اور کم سے کم آواز پیدا کرتے ہوئے وھکن ایک ساینے پر رکھ دیا اور پھر سینہ گئی پر چڑھ کر اس نے دبانے سے سر باہر نکلا تو اس نے دکروں کے درمیان ایک ٹکلی سی لگی میں اپنے آپ کو پایا۔ کروں کی کھڑکیاں ہی اس گلی میں تھیں۔ وہ گھر سے باہر آ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر پیوس کے میں چلتا ہوا ایک کمرے کی کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کھڑکی میں جھاناک تو یہ کمرہ شنک روم کے اندر میں جایا گیا تھا اور خالی تھا۔

بوجھ کر واپس نہ رکھا تھا ہے کہ اگر اسے اسی راستے سے واپس آنا پڑے تو اسے پریشانی نہ ہو۔ ویسے اسے یقین تھا کہ اس طرف کوئی آؤں نہ آئے گا اور اگر آ جائے تو کم از کم اسے یہ خیال نہیں آ سکے کہ کوئی آؤں دھکن ہما کر اندر والی دروازے کی طرف گز نریادہ بڑا نہ تھا اس نے نائبر کو بھک کر آگے بڑھتا پڑا تھا۔ دہانہ کھلا ہونے کی وجہ سے اندر روشنی بھی موجود تھی اور اس روشنی کے سہارے وہ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر ہب اسے احساس ہوا کہ اب وہ کوئی کے اندر بیکھی گیا ہے تو ایک گھر کے دہانے کے قریب موجود بیٹھوں کے قریب وہ رک گیا۔ پھر سینہ جوں پر قدم رکھتا ہوا وہ اپر ٹکنی کیا۔ اس نے دلوں ہاتھ دبانے کے وھکن کے یقچے رکھ کر دلوں ہاتھوں کو ایک زور دار پھٹکا دیا تو وھکن اس کے ہاتھوں پر افتادا چلا گیا۔ نائبر نے احتیاط سے اور کم سے کم آواز پیدا کرتے ہوئے وھکن ایک ساینے پر رکھ دیا اور پھر سینہ گئی پر چڑھ کر اس نے دبانے سے سر باہر نکلا تو اس نے دکروں کے درمیان ایک ٹکلی سی لگی میں اپنے آپ کو پایا۔ کروں کی کھڑکیاں ہی اس گلی میں تھیں۔ وہ گھر سے باہر آ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر پیوس کے میں چلتا ہوا ایک کمرے کی کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کھڑکی میں جھاناک تو یہ کمرہ شنک روم کے اندر میں جایا گیا تھا اور خالی تھا۔

نائبر نے اس کھلی کھڑکی سے فائدہ اٹھانے کا سوچا کیا تھا اسے

گوئی کے ایک اور ساتھی برادر کی بھی موجود ہے تو اس نے میری کو
دراز کوول کرایک ڈاڑی کھانی اور پھر اس کے ساتھ کوول کوول کر
چیک کرنے لگا۔ اچاک ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس
نے ڈاڑی بند کر کے میر پر رکھی اور پھر فرمائی اخراج کر اس نے اس
پر فرمائی ایڈجسٹ کی اور اس کا ہن آن کر دیا۔

"تیبلو۔ لاڑہ مانکو کا لالگ"..... لاڑہ مانکو نے کال دیتے ہوئے
کہا۔ پونکہ اس جدید فرمائیں میں اور کاظم آخر میں کہنے اور ساتھ
ساتھ ہن آن آف کرنے کی ضرورت نہ تھی اس نے کال
کے آخر میں نہ اور کہا اور نہ اسی ہن آف کیا تھا۔

"لیں پر چیف۔ برادر انٹنگ"..... پندل ہوں بعد میں ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔ لیہبہ بے حد موہربا تھا۔ البتہ اس میں جیرت
کا عنصر نہیں تھا۔

"گوئی کہاں ہے"..... لاڑہ مانکو نے پوچھا۔

"وہ ناپ ہاؤس کی عقیلی طرف ہیں پر چیف"..... برادر نے
جواب دیا۔

"اور تم کہاں ہو"..... لاڑہ مانکو نے پوچھا۔

"میں ٹاپ ہاؤس کے واپس کی طرف خلاء کے بعد والی پہاڑی پر
ہوں پر چیف"..... برادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص واقعہ ہا ہے"..... لاڑہ مانکو نے پوچھا۔

"میں پر چیف۔ ایک جیپ آ کر کاٹاپ ہاؤس کے سامنے رکی

لاڑہ مانکو اپنے مخصوص کرے میں بینجا شراب پینے میں مصروف
قاہکین اس کا ڈھن گوئی اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھا۔ اب
سک گوئی کی طرف سے کوئی اطلاع نہ دی گئی تھی۔ وہ ایسی ہی کسی
کال کے انقلاب میں قہا لیکن اب اس کا پیارہ صبر نہیں ہو چکا تھا۔
اس نے میری کو دراز میں سے جدید ساخت کا خصوصی فرمائیں تھا
اور گوئی کو کال کرنے لگا لیکن جب کافی دیر تک کوشش کے باوجود
گوئی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو وہ بے حد پریشان ہوا۔ اس
نے گوئی کے ساتھیوں کو ملیحہ علیحدہ کال کرنا شروع کر دیا لیکن
اسے گوئی کے اشتہن کاونچ کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔
"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ لوگ کال کیوں انٹنگ میں کر
ہے"..... لاڑہ مانکو نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ پھر اچاک اسے خیال
آیا کہ اس کی ڈاڑی میں ایک جسی کے لئے ایک فرمائی فرمائی

ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر شراب کی چکیاں لینا شروع کر دیں۔ نصف گھنٹہ تو کی جب ایک گھنٹہ گزر گیا تو لارڈ مالکو اور زیادہ پریشان ہو گیا۔ اس نے میر پر رکھا ہوا رامزیلر اختیار کیا، اس کا ہٹن آئے کر دیں۔ برلا کی فریکنی پہلے ہی رامزیلر پر الیہ حست تھی اس لئے اسے وہ بارہ ایڈ حصت کرنے کی ضرورت نہیں۔

”بیلو۔ بیلو۔ لارڈ مالکو کا لگ۔“..... لارڈ مالکو نے کال سرتے ہوئے کہا۔

”لش پر چھپ۔ برلا فرام دیں اینڈ۔“..... چند لمحوں بعد براڈ کی آواز سنائی دی۔

”تم نے نصف گھنٹہ کیا تھا؟“ اس نے ایک گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گز گیا ہے۔ کیا کہ رہے ہو تم۔ کیا ہوا ہے؟“..... لارڈ مالک کے لجھے میں نہ کسی آیروٹ شال ہو گئی تھی۔

”پر چھپ۔ آپ کو کامل روپورث دینے کے لئے مجھے اتنا وقت لگ گیا ہے۔ میں آپ کو کامل کرنے تھی والا تھا کہ آپ کی کہاں“..... براڈ نے سبھے ہوئے لجھے میں کہا۔

”کہاں ہے گوئخ۔ کیوں وہ کال انڈنیں کر رہا تھا؟“..... لارڈ مالک نے کہا۔

”پر چھپ۔ باس گوئخ اور اس کے دو ساتھیوں کا لون اور میکل کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔“..... براڈ نے کہا تو لارڈ مالک نے اختیار اچھل پڑا اس کے پھرے پر اس بار مجرمت کے ساتھ ساتھ

ہے۔ اس میں سے ایک مقامی آدمی ہاہر آیا۔ وہ ناپ ہاؤس کو ریکتا رہا اور پھر ہائیس طرف کو چلا گیا۔ میں نے باس گوئخ کو اطلاع دی اور پھر پہ چلا کہ وہ آدمی ناپ ہاؤس کے عقب میں گیا اور وہیں باس گوئخ نے اسے گولی مار دی اور وہ باس گوئخ اور ناپ ہاؤس کے درمیانی خلاء میں گر گیا۔“..... براڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میکن گوئخ کال کیوں انڈنیں کر رہا؟“..... لارڈ مالک نے کہا۔

”اگر آپ ہم دیں تو میں وہاں جا کر چیک کروں۔“..... براڈ نے کہا۔

”تم سختی دیر میں وہاں چکی سکو گے۔“..... لارڈ مالک نے پوچھا۔

”نصف گھنٹہ تو ہبھر حال لگ کر جائے گا پر چھپ۔“..... براڈ نے کہا۔

”وہاں جا کر مضموم کرو کہ اس آدمی کو کیا ہو۔ باس گوئخ اور اس کے ساتھی کال کیوں انڈنیں کر رہے اور پھر میری فریکنی پر مجھے کال کر کے رپورٹ دو۔“..... لارڈ مالک نے کہا۔

”لش پر چھپ۔ آپ کی فریکنی اب میرے رامزیلر پر آگئی ہے۔ میں وہاں چکی کر آپ کو کال کرتا ہوں۔“..... براڈ نے کہا تو لارڈ مالک نے اور اینڈنیں آں کہ کر رامزیلر آف کو کے میر پر رکھ دیا۔

”کیا یہ آنے والا آدمی وہی نائگر تھا تھیں جب وہ ہلاک ہو گیا تو پھر گوئخ کیوں کال انڈنیں کر رہا؟“..... لارڈ مالک نے پوچھا۔

نے جواب دیا۔

”اب گوئخ کی جگہ میں تمہیں دے دیا ہوں۔ تم اب پرستیشن کے انچارج ہو۔ تم نے وہاں کی حفاظت کرنی ہے اور اس آدمی کو خلاش کرنا ہے۔۔۔ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”لیں پر چیف۔ حکم کی قابل ہو گی۔۔۔ براڈ نے کہا تو لارڈ ماکلو نے پھر کچھ کہے تاں میر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچلیں پڑاں اس کے اچھلے کا انداز ایسا تھا جیسے اپنے کئے کوئی خیال آ گیا ہے۔۔۔

”اوہ۔ اوہ۔ گوئخ کو اس زیر و باوس کا علم تھا۔ اس پر تشدد ہوا ہے۔۔۔ اوہ۔ اوہ۔ لارڈ ماکلو اس سے میرے بارے میں اور زیر و باوس کے بارے میں تفصیل معلوم کی گئی ہو گی۔۔۔ ویری بیدار۔ تو اب یہ ختم ہاک آدمی یہاں آئے گا۔ آفریہ کس قسم کا آدمی ہے جو ایسا ہے اور اپنی بھی ہے مگر اس کے باوجود آگئے ہی بڑھا چلا آ رہا ہے اور لارڈ ماکلو جس کی طاقت اور وہشت کا لوبہ پوری دنیا ماننی ہے۔۔۔ وہ بھی اس کے سامنے بے بس ہوتا جا رہا ہے۔۔۔ لارڈ ماکلو نے خود کاٹی کے انداز میں بڑھا تے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اعتراف کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو چمپر لیں کر دیئے۔۔۔

”لیں چیف۔۔۔ ایک مردانہ لینکن انتہائی مودوبانہ آواز سنائی دی۔۔۔

قدرتے خوف کے تاثرات بھی اچھا ہے تھے۔۔۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا تم نئے میں ہو۔۔۔ لارڈ ماکلو نے اس بار اپنی فطرت کے خلاف پیچھے ہوئے کہا۔۔۔

”پر چیف۔ جب میں پہلے کاٹ ہاوس کے عین خواہ کے بعد پہاڑی پر پہنچا تو یہاں ایک جہازی کے پاس گوئخ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کے پہرے پر شدید ترین اذیت کے تاثرات نہیں ہے۔۔۔ ان کی دو قوں نائلک ان کے پوتوں کے تھوں کے ذریعے پاخندہ کر جہازی کے اندر کھسپہ دی گئی تھیں اور اُنہیں گولی نہیں ماری گئی تھی بلکہ ان کی موت تشدد کی وجہ سے ہوئی ہے۔۔۔ اس سے تھوڑی دور ہی کا لوح کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کو گولیاں ماری گئی ہیں۔ پھر میں کریک میں سے ہو کر درمیانی جنگل میں گیا جہاں اس آدمی کو ہلاک کر کے گریا گیا تھا لیکن وہاں اس آدمی کی لاش نہیں ملی۔۔۔ البتہ نائلک کی لاش مل گئی۔ نائلک کی گروں تو یہ کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔۔۔ میں نے اس آدمی کو سارے جنگل میں خلاش کیا لیکن وہ نہیں مل سکا۔۔۔ براڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

”ویری بیدار۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی ہلاک نہیں ہوا بلکہ نالٹا گوئخ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے نکل گیا ہے۔۔۔ ویری بیدار۔ اس آدمی کی جیپ وہاں موجود ہے یا نہیں۔۔۔ لارڈ ماکلو نے کہا۔۔۔

”ہب میں وہاں سے روانہ ہوا تو موجود تھی پر چیف۔۔۔ براڈ

وی دیکھا رہا تھا اسے غمہ نہ آ رہی تھی۔ اس نے سر بانے موجود ایک شیشی اٹھائی اور اس کا ڈھنن کھول کر اس میں سے دو گولیاں لٹکیں اور انہیں صحن میں ڈال کر اس نے پینہ کی سارچہ پر موجود پینہ ریفر گلبرٹ میں سے پانی کی بول اور گلاں ڈال کر پانی کا اس میں ڈالا اور پھر پانی پی لیا۔ یہ غمہ لاتے والی طاقتور اثرات کی حالت گولیاں تھیں۔ اس کے چند لمحوں بعد ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور دو دنیا دنیبا سے بے خبر ہو کر گھری غمہ سو گیا۔

”مشین روم میں آرٹھر سے مات کراو؟“..... لارڈ ماکلو نے کہا۔ ”لیں سر“..... دوری طرف سے کہا گیا۔ ”بلو سر۔ میں آرٹھر بول رہا ہوں سر۔ مشین روم سے“..... چند محس کی غمی کے بعد ایک اور موہہ بارہ آواز سنائی وی۔ ”دورہ ہاؤس میں پانی امرت کرو۔ ایک خربڑاک ایجنت یہاں پہنچ سکتا ہے۔ اگر کوئی مخلوق آدمی یہاں نظر پہنچ آئے تو اسے اخیر کی پوچھ پوچھ کے گولی سے ازا دیں۔“..... لارڈ ماکلو نے چیز جیسے بچے میں کہا۔

”یہاں کوئی کیسے آ سکتا ہے چھپ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ یہاں کس قسم کے حلقوںی انتقامات ہیں“..... آرٹھر نے جوت چھڑے لجھ میں کہا۔

”تو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ تم اس آدمی کو نہیں جانتے۔ وہ بھوت ہے، جن ہے۔ مجھے کیا ہے“..... لارڈ ماکلو کو اپنی فطرت کے خلاف غصہ آگی تھا اس لئے اس نے چیخ کر سب پکھ کر اور رسیدوں کی پیش پر ٹھیک دیا۔

”مجھے رسید کرنا چاہئے ورنہ میرا دماغ سونچ سوئے کر پھٹ جائے گا۔ ویسے آرٹھر ٹھیک کھتا ہے۔ کوئی آدمی تو کیا جانی بھوت بھی یہاں داخل نہیں ہو سکتا۔ میں خواہ تجوہ پیشی ہو رہا ہوں“..... لارڈ ماکلو نے اخجتہ ہوئے کہا اور وہ سائیں دیوار میں موجود دروازے کی طرف بلاہ گیا۔ جہاں اس کا بیٹہ روم تھا، کافی دیر تک وہ پینہ پر لیٹ کر قش

”کوئی خاص بات ذیرل“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”میں نے تم سے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے کہ تم نے ابھی تک مجھے پاکیشی سکرت سروس کے بارے میں کوئی اطلاع ہی نہیں دی“..... ذیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے خود کوئی اطلاع نہیں تی۔ میں تمہیں کیا اطلاع دیتا“.....
کرٹل براؤن نے کہا۔

”اگر یہ لوگ د آئے تو میرے باقی معادنے کا کیا ہو گا“.....
ذیرل نے کہا تو کرٹل براؤن نے اختیارِ فس پڑا۔ اسے معلوم ہو گیا
تھا کہ ذیرل کو اصل فکر اپنے باقی معادنے کی ہے۔

”تمین ماہ کا منظر ہے۔ اس کے بعد پلومن و دھات استعمال میں آنا شروع ہو جائے گی اور اس کے بعد یہ خطرہ بھی نہیں رہے گا۔
اگر تمین ماہ تک پاکیشی سکرت سروس حکمت میں نہیں آتی تو پھر بھی تمہارا باقی معادنے ادا کر دیا جائے گا۔ بے فکر ہو“..... کرٹل براؤن
نے کہا۔

”جیسکیں گا۔ مجھے واقعی فکر اُنچ ہو گئی تھی کیونکہ مجھے جو اطلاعات تیں اس کے تحت تھیں ہے کہ عمران یا پاکیشی سکرت سروس اس دھات میں دلچسپی نہیں لے رہی“..... ذیرل نے کہا۔
”تمہیں کیسے اطلاعات تیں ہیں“..... کرٹل براؤن نے چونکہ کر
پوچھا۔

”میں نے کافی دن تمہاری کال کا انتظار کیا تھیں جب تمہاری

کرٹل براؤن اپنے آفس میں بیٹھا ایک ڈائل کے مطالعہ میں
صریح تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی چھ اپنی تو اس نے
ہاتھ پڑھا کر رسیدور اخراجیا۔

”لیں“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”ذیرل صاحب کی کال ہے“..... دوسری طرف سے مودہ اسہ
لیجے میں کہا گیا۔

”اوہ اچھا۔ کرو بات“..... کرٹل براؤن نے چونکہ کر کہا کیونکہ ذیرل اور اس کی ایکسپریس ریڈ روز کو اس نے چیف سکریٹری کی
اجازت کے بعد عمران اور پاکیشی سکرت سروس کے خلاف کام
کرنے کے لئے باز رکی تھا۔

”بیٹو۔ ذیرل بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ذیرل کی بے
تكلفانش آواز سنائی وی۔

لئے بھی اجنبی اعزاز کی بات ہو گئی کہ عمران اور پاکیشنا سکرٹ سروں کا خاتمہ ہمارے ہاتھوں سے ہو جائے۔۔۔ ذیرول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔۔۔ وہ یوگ لک“۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ کہیں یہ لوگ براہ راست ساران جزیرے تک نہ کنی جائیں۔ رچڈ اور آرٹش کی طرف سے بھی کوئی کمال نہ آئی تھی اس لئے اس نے ایک ہادر پھر رسیور اخھایا اور فون ٹیس کے پیچے موجود ایک بٹن پر لیس کر دیا۔

”سنس چیف“۔۔۔ دوسری طرف سے مودوباس لیجے میں کہا گیا۔

”رچڈ سے بات کرو“۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کھنپتی بیچتی ہی اس نے ہاتھ پر حاکر رسیور اخھایا۔

”سنس“۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”رچڈ لائن پر ہے سر“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بیلو، رچڈ۔ میں کرٹل براؤن یوں رہا ہوں“۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”یہیں بس۔ حکم“۔۔۔ دوسری طرف سے رچڈ کی آواز سنائی دی۔

”ساران آئی لینڈ میں کیا پوزیشن ہے“۔۔۔ کرٹل براؤن نے پوچھا۔

”ہر لحاظ سے اوکے ہے باس“۔۔۔ رچڈ نے جواب دیا۔

طرف سے کوئی کاں نہ آئی تو میں نے پاکیشنا میں اپنے ایک دوست گروپ سے بات کی۔ اس نے مجھے دھرمے روز تیالا کہ عمران اپنے فلیٹ میں موجود ہے اور اپنے روز مرہ کے کاموں میں صدوف ہے اور بظاہر اس کا ملک سے باہر جانے کا کوئی ارادہ نظر نہیں آ رہا۔۔۔ ذیرول نے کہا۔

”اگر ایسا ہو جائے تو بہت بہتر ہے۔۔۔ ویسے بھی یہ لارڈ ماکلوک تھے اسی نہیں تھے اور لارڈ ماکلوک پہنچنے بغیر وہ یہ معلوم ہی نہیں کر سکتے کہ پلوتم دھات اپ کہاں موجود ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تم بغیر پہنچ کے بخاری قسم کا لوگ“۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”اماں بھی خوش فہم ہونے کی صورت نہیں ہے کرتل براؤن۔ یہ عمران اجنبی خطرناک آدمی ہے اور یہی کہا جاتا ہے کہ جو کام باقی لوگوں کے لئے نامکن ہوتا ہے وہ اس کے لئے ملکن ہو جاتا ہے اس لئے یہ مت سمجھو کر اسے معلوم ہی نہ ہو سکتا گا کہ پلوتم دھات کہاں ہے۔ یہ لارڈ ماکلوک بھی خاش کر لے گا اور تمہاری ایکسی کو بھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خود وہاں پاکیشنا میں گھوستا رہے تاکہ کسی کو اس پر ٹک نہ ہو اور اس کے آدمی تمہارے سر پر پہنچ جائیں۔ ذیرول نے کہا۔

”اگر ایسا ہوا تو پھر تمہیں تیار رہنا ہو گا“۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”ہم تو تیار ہیں بلکہ ایک دن گئ رہے ہیں اور یہ ہمارے

”کوئی ایجنت تو نہیں پہنچا یہاں“..... کرغل براؤن نے پوچھا۔
”میں بس۔ یہاں ویسے بھی کوئی نہیں پہنچ سکا۔ آپ بے قلر
رہیں“..... رچڈ نے جواب دیا۔
”اوکے۔ اگر کوئی معمولی ہی ہاتھی ہو تو مجھے فوراً اخلاق
دینا“..... کرغل براؤن نے کہا۔

”لیں بس“..... رچڈ نے جواب دیا تو کرغل براؤن نے رسیدور
رکھ دیا۔ اب اس کے پہرے پر اٹھیان کے گھرے تاثرات تمیاں
تھا۔ اسے نجی نے کیوں نہیں ہو گیا تھا کہ اب پاکیشی سکرت سروس
کی صورت بھی پچ کرنے جائے گی۔

مشین روم قدرے ایک ہال نما کمرے میں ہوا تھا۔ ہر دیوار
کے ساتھ وہ قد آدم مشینیں موجود تھیں۔ ان مشینوں کے سامنے
کرپیاں رکھے دو آدمی پڑھتے ہوئے تھے۔ ان مشینوں کے ذریعے
زیرہ ہاؤس کے والٹے کے تمام راستوں کو ہر لحاظ سے محفوظ کر دیا گیا
تھا۔ کسی بھی راستے سے کوئی بھی آدمی بغیر تھیٹ پیٹک کارڈ کے کسی
صورت بھی زیرہ ہاؤس میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ زیرہ ہاؤس میں
مستقل طور پر پانچ مردوں اور دو عورتیں رہتی تھیں۔ لارڈ ماکلو یہاں آتا
ہاتا رہتا تھا۔ حورتوں میں سے ایک فون سیکرٹری تھی جبکہ دوسروں کی
ذیبوٹی کچن میں تھی۔ پانچ مردوں میں سے دو سکے دریاں گیت سے
باہر ذیبوٹی دیتے رہے تھے جبکہ دو آدمی مشین روم میں ان مشینوں کو
آپریٹ کرتے تھے اور آخر تھا مشین روم کے ساتھ ان سب
کا انچارج بھی تھا۔

آنے لگا۔ لاڑہ مانکو اندر ایک دبپار میں موجود دروازے کی طرف پڑھ رہا تھا۔

”تو لاڑہ مانکو صاحب آرام کرنے جا رہے ہیں۔“ آرٹر نے سکراتے ہوئے کہ اور پھر جیسے ہی لاڑہ مانکو کرے میں داخل ہوا جھمکے کے ساتھ ہی مظہر بدلہ اور لاڑہ مانکو اس بیڈ رومنا کرے میں گئے۔ انہوں نے کوت اتار کر ایک طرف پھینکا۔ گئے سے تالی اتاری اور کری پر رکھ دی اور پھر گزیریان کا ہنچ کھول گروہ ایزی مسود میں کری پر بیٹھ گئے اور پھر ریبوت کنٹرول کی مدد سے انہوں نے فی وی آن کر دیا جبکہ آرٹر نے ہاتھ پر ھاکر مشین کا ایک بٹن دبایا تو مشین کی سکرین آف ہو گئی کیونکہ آرٹر کو معلوم تھا کہ لاڑہ مانکو کو جب بینندنیں آئے گی تو وہ خواب آد رگولیاں کھالیں گے اور پھر اس طرح گھوڑے پر کرسوئیں گے کہ تم پار گھنٹوں سے پہلے وہ جاگتی نہیں سکتے۔ چونکہ آرٹر طولیں عرصے سے یہاں رہتا چلا آ رہا تھا اور لاڑہ مانکو بھی اکثر یہاں ایک ایک دو دو نشی رہ کر جاتے تھے اس لئے اسے لاڑہ مانکو کے تمام معمولات کا بخوبی علم تھا اس لئے اس نے مشین آف کر دی تھی۔

اسے معلوم تھا کہ اب لاڑہ مانکو تمی چار گھنٹوں کے بعد ہی پیدا روم سے واپس آئیں گے۔ اس نے اٹھ کر ایک سائینڈ میں موجود شراب کی بوقت اخھائی اور اسے کھول کر اس نے سائینڈ پر پڑے ہوئے گاہ میں شراب ڈالی اور آدھے سے زیادہ گاہ بھر کر اس

آرٹر اور فون سیکریٹری میگنی داؤن دوست تھے اور اکٹھے رہتے تھے جبکہ باقی افراد کے لئے دوسری منزل پر کمرے بنائے گئے تھے۔ لاڑہ مانکو سمیت ان سب کے جسموں میں خودکار چپ لگائی گئی تھی جس کے ذریعے یہ آتے جاتے ہوئے چپک ہو جاتے تھے۔ اس چپ کے حامل افراد میں زیرہ ہاؤس میں داخل ہو سکتے تھے ورنہ کوئی ملجمی، پھر بھی داخل نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے ساتھ پورے زیرہ ہاؤس میں رہا جاؤں اور کمروں کی پچھوتوں میں بھی ایسے خفیہ آلات نصب تھے کہ اگر بغیر مخصوص چپ کے کوئی آدمی کسی بھی صورت اندر داخل ہو بھی جاتا تو نہ صرف مشین اس کی نشاندہی کر دیتی بلکہ خودکار انداز میں اس پر ایسی ریپر نہ رہ جاتی تھی جس سے وہ آدمی بے حس اور بے ہوش ہو جاتا تھا اور پھر اس سے اساتھی سے پوچھ چکھ کی جا سکتی تھی۔ آرٹر کا کمرہ اس مشین روم کے ایک کونے میں علیحدہ تھا۔ یہ موئے شیشے سے ہا ہوا تھا۔ اندر ایک مستطیل شکل کی مشین تھی جس پر ایک بڑی سکرین موجود تھی۔ کسی بھی ایرپھسی کی صورت میں یہ سکرین روشن ہو جاتی تھی اور ایرپھسی کا تمام مظہر اس پر نظر آنے لگ جاتا تھا۔ جب سے لاڑہ مانکو زیرہ ہاؤس میں آیا تھا آرٹر سمیت پورا عمل بے حد چکنا ہو گیا تھا۔ اس وقت آرٹر شیشے والے کمپنی نما کرے میں کری پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ ایک جھمکے سے سکرین روشن ہو گئی اور آرٹر بے احتیاط چونکہ پڑا۔ دوسرے لمحے لاڑہ مانکو کے آفس کا اندر ہوئی ملجم سکرین پر نظر

”میں میکن۔ لارڈ صاحب نے بیان ریت کر لایا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کوئی شدید خطرہ ہے۔ اسکی صورت میں ان سے ایسی بات کرنا اپنے آپ کو تینی خطرے میں ڈالنا ہے۔ تمہیں لارڈ صاحب کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ ان کی محمولی نہ اڑائی جی ہم دونوں کو تخت الملوکی میں پہنچا سکتی ہے۔ وہ بیان ایک بھتے کے لئے آئے ہیں۔ پھر جب وہ بیان سے چلے جائیں گے تو پھر ہم آزاد ہوں گے۔۔۔ آرٹھر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”میک ہے۔ جیسے تم کہو۔“ دوسری طرف سے میکن نے قدرے مالیہ ساند بھیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ریاطِ حضم ہو گیا تو آرٹھر نے بھی رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر شراب کا گلاں اخراج اس نے چسکیاں لیے شروع کر دی۔ پھر جانے کیتوں وقت گزر اتنا کہ اپنے میشین کی سکرین چھکا کے سے روشن ہوئی تو آرٹھر نے احتفار پوچھ پڑا اور دوسرے لمحے اس کی آگے گھیں جھٹت سے پھٹکی چلی گئیں جب اس نے سکرین پر اپنے آنے والے مظہر میں ایک آدمی کو کمرے کی کھڑکی میں سے اندر کو دتے ہوئے دیکھا۔ یہ مقامی آدمی تھا جسکن اجنبی تھا۔

”یہ یہ کون ہے اور کیسے بیان داخل ہو گیا۔۔۔۔۔ آرٹھر نے پڑھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے اس آدمی کو کمرے کے پیروں دروازے کی طرف پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس کے ہونٹ بے

نے بوقت سائیڈ ٹیپ پر رکھی اور شراب کی چسکیاں لیتا شروع کر دیں۔ اسی لمحے پاس پڑے ہوئے اٹر کام کی گھنٹی بیج آہنی تو ایک لمحے کے لئے تو وہ پوچھ چڑا گیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ لارڈ ماکو تو پیدہ روم میں پڑا سورہا تھا اس نے یہ کال اس کی فریضہ میکن کی ہی ہو سکتی ہے اور اس نے ہاتھ پر جا کر رسیور اخراجیں۔

”آرٹھر بول رہا ہوں۔“ آرٹھر نے رسیور اخراج کہا۔

”میکن بول رہی ہوں آرٹھر۔ آج رات کا کیا پروگرام ہے۔“ میکن نے کہا تو آرٹھر نے اختیار پوچھ پڑا۔

”پروگرام کیا مطلب۔ میں سمجھا تھیں تمہاری بات۔۔۔ آرٹھر نے جوت بھرے لجھے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ آج رات ہوں گرائد کا نشکن کیوں نہ اندھہ کیا جائے۔ زور دست نشکن کے اشتہارات آ رہے ہیں تو وی پڑے۔“ میکن نے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ لارڈ صاحب بیان موجود ہیں اور ان کی موجودگی میں نہ کوئی بیان سے باہر جا سکتا ہے اور نہ باہر سے انہر آ سکتا ہے۔ پھر ہمیں تم ایسا سوچ رہی ہو۔۔۔۔ آرٹھر نے مت ہناتے ہوئے کہا۔

”بیان لارڈ صاحب کو کیا خطرہ ہے۔ اگر تم کہو تو میں لارڈ صاحب سے خود بات کروں۔ وہ میری بات مان جاتے ہیں۔“ میکن نے کہا۔

اختیار کھینچنے گے۔ اس کے ذہن میں بخوبی سا آگیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی فیصلہ کرتا اپنے کمرے کی چھت سے پہنک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چیزوں دروازے کی طرف بڑھتا ہوا آدمی کی خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح یقچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں۔

”لیکن یہ کون ہو سکتا ہے اور کیسے اندر واٹس ہو گیا۔ وہ۔ کہیں یہ وہی آدمی نہ ہو جس کے بارے میں لارڈ مانکو خطرہ ظاہر کر رہے تھے۔۔۔ آرثر نے بڑی بڑی ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر مجھے معلوم کرنا چاہئے۔ لارڈ صاحب جب جا گئیں گے تو میں اس آدمی کو ان کی خدمت میں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بارے میں پوری تفصیل بھی بتا دوں گا۔۔۔ آرثر نے انشتہ ہوئے کہا اور پھر اس نے انہی کر عقب میں موجود الماری کھول کر اس میں سے ایک باکس انھا کر اسے کھولا اور اس میں موجود ایک چھوٹی سی چپ نکال کر اس نے باکس کے کے والیں الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے اس نے چپ پر ایک خالی جگہ پر اپنا آنکھ رکھ کر اسے اپنی کلاں گھمایا تو چپ کی ڈل سڑی یعنی چپ انھی اور آرثر نے چپ کو اپنی جیب میں ڈالا اور پھر میشین کو آنولیک پر الجیج ہست کر کے وہ کہیں سے باہر آ گیا۔

”باس۔ یہ آدمی روم نبڑا ٹھہر میں کہاں سے آ گیا۔۔۔ ایک میشین کے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے آرثر سے مخاطب ہو کر کہا۔

وہ اس مشین کے سامنے موجود تھا جو ان معاملات کو چیک کرتی تھی اور جہاں سے کنزروڈ میشین کو فیڈ کیا جاتا تھا۔

”یہ کوئی خلیٹ ناک معاملہ ہے۔ ایسے جتنے ترین انتظامات میں بھی کہیں نہ کہیں لیکن موجود ہے۔ بہر حال میں اسے انھا کر زیر روم میں لے جا رہا ہوں اور وہاں اس سے قصیلی پوچھ چکھ کروں گا۔ لارڈ صاحب بیڈ روم میں ہیں اور وہ دو تین گھنٹوں بعد باہر آ کیں گے تو پھر ان کے سامنے سارا معاملہ رکھا جائے گا۔۔۔ آرثر نے رک کر کہا۔

”لیں باس۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

”تم نے اس دوران پوری طرح ہوشیار رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد اس کے اور ساتھی بھی اس کی طرح پر اسرار انداز میں اندر آ جائیں۔۔۔ آرثر نے کہا۔

”لیں باس۔۔۔ میں ہوشیار رہوں گا۔۔۔ اس آدمی نے کہا تو آرثر نے سر بدلایا اور پھر تیز تیز قدم انھا ہوا میشین روم سے باہر آ گیا۔

اور سائنسی و دحات پلٹن اس وقت کے قبیلے میں ہے۔ اس نے یہ تو بتا دیا تھا کہ ان دونوں کا تعلق لارڈ مالکو گروپ سے تھا اور اس نے بتایا تھا کہ وہ لارڈ مالکو گروپ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ اس سے پلٹن و دحات کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کر سکے۔ اس کے بعد نہ اس کا فون آیا تھا اور نہ ہی کوئی فرانسیسی کال گمراہ اس کے باوجود عمران مطمئن تھا اور اسے کوئی فخر نہ تھی کیونکہ وہ نتیجہ کی صلاحیتوں سے پوری طرح واقع تھا اور چونکہ وہ فارغ تھا اس نے آج کل اس کا شام کا وقت زیادہ تر ہولنڈ میں ہی گزرتا تھا۔

ہولنڈ ہالی ڈے میں آج براعظم افریقیہ کے قدم رقص چیل کے جانے سے اور اس کے لئے افریقیہ سے ایک خاص گروپ جس میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی، آئی ہوا تھا۔ عمران کو اپنے رقصوں سے پونک خصوصی دیکھی تھی اس لئے وہ یہاں آیا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر یئے اتر کر اس نے پارکنگ بوابے سے کارڈ لیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ تیز جیز قدم اخھاتا میں گیٹ کی طرف ہوتا چلا گیا۔ میں گیٹ میں داخل ہو کر وہ جیسے ہی آگے بڑھا ایک پادری پرداز نے اس کا راست روک لیا۔

”کارڈ چیز“..... اس پرداز نے بڑے مودبادا لجھے ہیں کہا۔ ”کون سا کارڈ۔ پوست کارڈ یا شادی کارڈ۔ ویسے تو شاید آج کل قل خونی کے لئے بھی باقاعدہ کارڈ شائع ہونے لگ گئے ہیں۔“

عمران نے کار ہولنڈ ہالی ڈے کے کپاڈنڈ میں موزی اور پھر اسے ایک طرف ہی ہوئی پارکنگ میں لے گیا۔ یہاں رنگ برلنی کاروں کا جیسے میلہ سارا گاہ ہوا تھا۔ کاروں کی اکثریت جدید ڈال کی تھی کیونکہ ہولنڈ ہالی ڈے امیر طبقے کی پسندیدہ جگہ تھی۔ یہاں کی انتظامیہ بھی اکثر یہاں نت یعنی فیشن شو کا انعقاد کرتی تھی اسی اس نے بھی یہاں امیر طبقے کی عورتوں اور مردوں کا غالا ریستا تھا۔ عمران پونک ان دونوں فارغ تھا اور نتیجہ کی بھی اسکی وجہ سے ہوئی تھی اور نہ ہی اس کی طرف سے کوئی پورٹ آئی تھی جبکہ عمران نے خود بھی اسے کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا فرانسیسی آف تھا اس نے عمران مطمئن تھا کہ وہ یقیناً کسی اہم کام میں مصروف ہو گا۔ اسے عمران نے صرف یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ وہ معلومات حاصل کرے کہ ماڑیا اور جولین کا تعلق کس تنظیم سے تھا

پاہیں تو مجھے ہوئی کا جیسے میں بنا دیں۔..... عاصم نے کہا۔
 ”ارے۔ ارے۔ اتنی اوپری چھلانگ نہ لگاؤ ورنہ مدد کے بل کر
 پڑے گے۔ جو ایک ایک زینہ اور پر جاتے ہیں وہ واپس بھی زینہ زینہ
 اترتے رہیں اور جو لیکھت اور پری چھلانگ لگاتے ہیں وہ گرتے بھی
 مدد کے بل ہیں۔..... عمران نے کہا تو عاصم بے اختیار فس پر اپنکے
 دوسرا پرواز نر دوسرا طرف چلا گیا تھا۔ عاصم نے عمران کو سچھل
 سیٹوں پر لا کر بخدا دیا۔ سینیس اندریاں تھیں جیسیں۔ ابھی عمران و میاں بیٹھا
 ہی تھا کہ قبیل سینیس میں سے ایک آدمی اٹھ کر اس کی طرف بڑھا۔
 ”عمران صاحب۔ میں اپنکے بیانی ہوں۔..... اس آدمی نے
 قریب آ کر کہا تو عمران نے اٹھ کر اس سے مصالحت کیا۔ عمران اسے
 جانتا تھا۔ وہ سوپر فیاض کے تحت اپنکے تھا۔
 ”کیسے ہو بیانی۔ تمہارے سوپر فیاض صاحب کا کیا حال ہے۔۔۔

عمران نے پوچھا۔
 ”وہ ٹھیک ہیں لیکن عمران صاحب۔ آپ کا تعاقب کیوں ہو رہا
 ہے۔..... بیانی نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار پوچھ کر پڑا۔
 ”تعاقب اور میرا کیا مطلب۔ جسمیں کیسے معلوم ہوا۔..... عمران
 نے چوک کر پوچھا۔

”آپ جب پارکنگ میں داخل ہوئے تھے تو میں اس وقت
 پارکنگ سے باہر آ رہا تھا۔ پھر میں نے آپ کے پیچھے ایک کار
 پارکنگ میں داخل ہوتے دیکھی۔ اس کار کو جو آدمی چلا رہا تھا اس

عمران نے کہا تو پرواز کا پیچہ حرمت سے گھٹتا چلا گیا۔
 ”میں بیگنگ کارڈ کی بات کر رہا ہوں جناب۔..... پرواز نے
 ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔

”میرجھاں کی بیگنگ۔ ابھی متعلقی بھی نہیں ہوئی اور تم میرجھاں
 کی بیگنگ کی بات کر رہے ہو۔..... عمران کی زبان ظاہر ہے کون
 روک سکتا تھا۔

”اوہ عمران صاحب آپ۔ اس سے پہلے کہ پرواز نر کو کی
 جواب دیتا، ایک طرف سے ایک اور پرواز نے تیزی سے عمران
 کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
 ”اوہ۔ عاصم تم۔ تم آج کل بیہاں ہو۔..... عمران نے اس سے
 مخاطب ہو کر کہا۔

”میں سر۔ آپ نے خود ہی تو جیسے میں صاحب کو کہ کر مجھے
 بیہاں تعینات کر لیا تھا۔ آپ بیہاں کیوں رک گئے ہیں۔ آئیے اور
 سچھل سیٹیں ہیں۔ آئیے۔..... آئنے والے پرواز نے سکراتے
 ہوئے کہا۔

”بیگنگ یہ پرواز صاحب تو مجھے سے میرجھاں کی بیگنگ کا کارڈ
 طلب کر رہے تھے۔..... عمران نے اس پرواز نر کی طرف اشارہ
 کرتے ہوئے کہا جو ہوئی پاکھڑا تھا۔ اس نے سن لیا تھا کہ ہوئی
 کے جیسے میں تک عمران کی براہ راست پہنچ ہے۔
 ”رابرت۔ تم دوسرا کام کرو۔ یہ میں عمران صاحب ہیں اور یہ

وہ اس آدمی کے پارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا اس نے دو اخخ اور مزکر بیرونی دروازے کی طرف یہاں تھا چلا گیا۔ وہ دروازے سے پاہر نکلتے ہی تحریق خیز قدم الحفاظا ہوا پارکنگ کی طرف یہاں تھا چلا گیا۔ پارکنگ میں پہنچ کر وہ اس طرح مراہد اس نے تھیسیں مٹونی شروع کر دیں جیسے کوئی پیز بھول گی ہو لیکن اس نے بھوٹ کے مین گیٹ سے اس آدمی کو باہر آتے دیکھ لیا تھا۔ اسی حلیبے کا مانک جو نیازی نے اسے بتایا تھا۔

عمران نے ایک نظر اس کی کار کو دیکھا اور پھر اپنی کار میں بیٹھ کر اس نے اپنی طرف یہتھے ہوئے پارکنگ بواۓ کو جیب سے کارڈ نکال کر دیا اور پھر کار شارٹ کر کے اس نے اسے بیک کیا اور کھلی جگہ لا کر وہ مراہد کیا تو نت گیٹ کی طرف یہڑھ گیا۔ پندرخون بعد اس کی کار تحریک سے باقی میں طرف کو بڑھی طلبی جاری رکھی۔ اس نے چیک کر لیا تھا کہ وہ نیلے رنگ کی کار واقعی اس کے تعاقب میں تھی جس آدمی کے پارے میں نیازی نے اسے بتایا تھا اور عمران نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ وہ اپنے انداز سے کسی مقامی گروپ کا آدمی نظر آتا تھا اس نے اب عمران سوچ رہا تھا کہ اسے کپاں لھیر کر اس سے معلومات حاصل کرے۔ پھر عمران نے اپنی کار کا رخ اس طرف کو کر دیا تھا جہاں سے سڑک ایک لمبا پل کا کاٹ کر دارالحکومت کے نواحی علاقے کی طرف جاتی تھی۔ اس سڑک پر تریکھ کم تھی۔ پھر ایک موڑ پر عمران نے کار سائیڈ پر رکی اور بھلی کی سی تیزی سے یونچے

نے آپ کی طرف اس انداز میں دیکھا جیسے اسے آپ میں کوئی دلچسپی ہو۔ میں نے یہ دلچسپی مارک کر لی۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم لوگوں میں ان معاملات کو پرستی کی پھیلی حس ہوتی ہے۔ میں یوں سمجھیں کہ میری چھٹی حس جاگ اٹھی۔ آپ یہاں داخل ہو کر پردازی سے مذاق کرنے لگے تو آپ کے پیچے وہ آدمی اندر واپس ہوا اور اس نے ایک پردازی کے باٹھ میں ایک بڑا ثبوت رکھ دیا تو پردازی نے اسے آخر میں ایک کری پر جا کر بخدا دیا۔ وہ اب بھی وہاں موجود ہے۔ نیازی نے آہستہ سے لیکن پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ جیرت ہے۔ مجھے تو ڈرامگی اسی تعاقب کا احساس ہیں ہوا۔ کون ہے وہ آدمی اور اس کا حلیہ کیا ہے۔“..... عمران نے کہا تو نیازی نے حلیہ اور لباس کی تفصیل تادی۔

”عقاب میں جو بڑی سی گھری دیوار پر گئی ہوئی ہے اس کے عین پیچے کری پر بیٹھا ہے وہ آدمی۔“ نیازی نے کہا اور واپس مز چیا۔

”جیک یو نیازی۔“..... عمران نے کہا اور واپس اپنی کری پر بیٹھ کیا لیکن اب اسے فکاش سے کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ نیازی خاصا جوشیوار اور ذہین آدمی ہے اس نے اگر اس نے اس تعاقب کو محسوں کیا ہے تو یہ نکلنا ہو گا۔ اسے چونکہ معمولی سا شہر نہ تھا اس نے اس نے اس تعاقب کو محسوں نہیں کیا تھا لیکن اب

”آپ جیسا نیک اور پھر وہ آدمی میں نے پہلے نہیں دیکھا کہ کارکھڑی دیکھ کر آپ مدد کے لئے آگے۔ ویری گذ۔ ایسا ہی رویہ ہر شہری کا ہوتا چاہئے۔ ویری گذ۔..... عمران نے بڑے قہیں آیے لجھے میں کپا۔

”تھیک ہے۔ اب اجازت۔..... چارلس نے سکراتے ہوئے کہ اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنی کار کی طرف مزدیسی ہی لگا تھا کہ عمران کا دوسرا پانچھلی کی سی جیزی سے گھوما اور چارلس پیٹھ پہا اچھل کر اپنی کار کی سائینڈ سے گلکار کر پیچے گراہی تھا کہ عمران کی لالت حرکت میں آئی اور اس کے ساتھ ہی چارلس کا جسم ایک چھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ عمران نے اسے اٹھا کر اپنی کار کی عقبی سیٹ کے سامنے ڈالا اور پھر خود کار میں بیٹھ کر اس نے کار سارٹ کی اور اسے لے کر وہ سیدھا رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ اس نے بڑوف سے اس آدمی کو بیک روم میں راڑھ والی کری پر جکڑنے کا کہہ دیا اور خود وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے فون کا رسیوور الجھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”اکوازی پیلیز۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی۔

”دی۔

”کار رینجریشن آفس کا نمبر دیں۔..... عمران نے کہا تو وہ سری طرف سے نمبر تا دیا گیا تو عمران نے کر پول دیا اور پھر توں آئے پر اس نے اکوازی آپ پڑکے بتائے ہوئے نمبر پر لیں کر دیئے۔

اتر کر وہ ذرا ہٹ کر ایک درخت کے چڑے تھے کی اوت میں ہو گیا۔ پندرہ ملتوں بعد تینے رنگ کی کار نے موز کانا لیکن پھر اسے تیز بریک لگے اور پھر وہ مز کر عمران کی کار کی طرف آئے گی اور پھر عمران کی کار کے قریب آ کر ملے رنگ کی کار رک گئی۔ اس میں سے وہی آدمی لکھا اور اس نے آگے بڑاہ کر عمران کی کار میں اس انداز میں جھالا ہیسے اس کا خیال ہو کہ عمران کا دار کے اندر چھپ گیا ہے۔

”کیا دیکھ رہے ہو مسٹر۔..... عمران نے درخت کے چڑے تھے کی اوت سے باہر آتے ہوئے کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل کر پیچھے بٹا۔

”کچھ نہیں۔ میں نے کار کھڑی دیکھی تو میں نے سوچ کہ شاید کسی مدد کی ضرورت ہو۔..... اس آدمی نے گوت کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور اپنی کار کی طرف مز گیا۔

”ایک منٹ۔..... عمران نے بڑے نرم لپجھ میں کہا تو وہ آدمی مز کر رک گیا۔ عمران نے اس کے قریب آ کر مصافی کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”میرا نام علی عمران ایک انسانی۔ ذی انسی (A.Sen) ہے۔

عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام چارلس ہے۔..... اس آدمی نے مجبوراً جیب سے ہاتھ کھال کر عمران سے مصافی کرتے ہوئے کہا۔

”کار رجسٹریشن آفس“..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصاً سخت تھا۔

”بیف آف ملری اٹیلی جس کرل شاہ بول رہا ہوں“..... عمران نے خصوصی انداز کا لہجہ بتاتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ لیں سر۔ حکم سر۔“..... دوسرا طرف سے انچارج کی آواز سنائی دی۔ کفرک جس کا پہلے لہجہ سر و اور سخت تھا اب اس طرح بولا جیسے وہ دنیا کا مظلوم ترین انسان ہو۔

”کون انچارج ہے یہاں کا۔ اس سے بات کرو؟“..... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

”رضا پاشا صاحب انچارج ہیں جناب۔ میں بات کرتا ہوں جناب۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھپتی ہے۔

”لیں سر۔ میں رضا پاشا انچارج موفر رجسٹریشن آفس بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک دوسرا ہیں سر۔“..... انچارج نے اور سوکھا شناختا۔

”ایک کار کا نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ اس نمبر کی کار اس وقت کس کی ملکیت ہے۔“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی کار کا رجیستریشن نمبر بتا دیا جو اس چارلس کی تھی جو اس کا تعاقب کر رہا تھا۔

”لیں سر۔ ہو گا فرمائیں۔ میں بتا دیتا ہوں۔“..... دوسرا طرف

سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”بلوسر۔“..... چند لمحوں بعد انچارج کی آواز سنائی دی۔

”لیں سر۔ کیا رپورٹ ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”سر۔ کار ڈاٹ کلب کے جزل میکر پر مسٹر کے نام سے رجسٹر ہے۔“..... دوسرا طرف سے انچارج کی آواز سنائی دی۔

”اب بھی اس کی ملکیت ہے یا ہر یہ کسی پارٹی کو فروخت کر دی

چکی ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”ہمارے ریکارڈ کے مطابق بھی تک وہی اس نمبر کے مالک ہیں جناب۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ اب ایک بات سن لیں۔ اگر آپ نے ڈاٹ کلب فون کر کے اس بارے میں کوئی خبر دی تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ملک سے غداری کے الزام میں آپ کی ہاتھی زندگی جل میں ہی گزر جائے گی۔“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”میں سمجھتا ہوں سر۔ آپ بے قدر ہیں سر۔“..... انچارج نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ ڈھا کر کریٹل دبایا اور پھر نوں آئے پر اس نے انکو اڑی کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”انکو اڑی پلیز۔“..... ایک مودبادہ آواز سنائی دی۔

”ڈاٹ کلب کا نمبر دیں۔“..... عمران نے کپا تو دوسرا طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریٹل دبایا اور پھر نوں آئے پر ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

چارس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار خودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر وہ عمران کی کری کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ باسکیں پاٹھ پر جو زوف کھرا تھا۔ قہوہی دیر بعد چارس نے کراچے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے اس انداز میں جھوک کھلایا ہیے وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

”یہ۔۔۔ یہ کیا ہے۔ اودہ۔ اودہ۔ مگر یہ۔ یہ کیا ہے۔۔۔“

چارس نے سامنے پیٹھے ہوئے عمران اور اس کے دائیں باسکیں کھڑے جو زوف اور جوانا کے ساتھ ساتھ اپنی پوزیشن کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لیجے میں کہا۔

”تم نے اپنا نام چارس تباہ کا اور تم بے حد بھروس اور نیک آدمی ہو کر ایک طرف لکڑی دیکھ کر تم میری عدو کے لئے آ گئے۔ میں تمھیں اسی بھروسی کے میتھے میں بیہاں لایا ہوں کہ اس خود غرضانہ دور میں تم ہم بھیجے تیک آدمی کو خالق نہیں ہوتا چاہیے۔“ عمران نے پڑے دھنے لیجے میں کہا۔

”جھوٹ سے نعلٹی ہو گئی۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی تھی کہ میں تمہاری مدد کے لئے تمہارے پاس آ گیا تھا۔“ چارس نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ڈاں کلب سے تمہارا کیا تعلق ہے۔۔۔“ عمران نے کہا تو چارس نے بے اختیار اپھلنے کی کوشش کی۔ اس کے پڑے پر حیرت

”ڈاں کلب“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوالی آواز سنائی دی۔۔۔

”پیر ماڑس سے بات کرائیں۔ میں سترل اٹلی پٹس یور وے اسکنٹ فرقان بول رہا ہوں۔“۔۔۔ عمران نے آواز اور لپجھ بدل کر کہا۔

”جتنا وہ تو برس کے سلسلے میں کافرستان گئے ہوئے ہیں۔ ان کی واپسی دو روز بعد ہو گی۔ ان کے نائب رابرٹ میٹھا ہیں۔ آپ اگر پاہیں تو میں رابطہ کر دیتی ہوں۔“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نمیک ہے دو تین روز بعد بات ہو جائے گی۔“۔۔۔ عمران نے کہا اور رسپور رکھ کر وہ اخنا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر جو زوف صب عادت موجود تھا۔

”جوانا کہاں ہے۔۔۔“ عمران نے پوچھا۔

”بیک روم میں باس۔۔۔“ جو زوف نے مواد پانہ لیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اٹپات میں سر ہلا دیا۔ قہوہی دیر بعد وہ بیک روم میں واپس ہوا تو وہاں چارس راڑز میں جکڑا ہوا کری پر موجود تھا اور جوانا دروازے کے قریب کھرا تھا۔ اس نے عمران کو سلام کیا تو عمران سلام کا جواب دے کر اپنے لئے مخصوص کری پر بیٹھ گیا۔

”اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ۔۔۔“

عمران نے کہا تو جوانا آگے بڑھا اور اس نے ایک ہی ہاتھ سے

چار جانہ انداز میں بڑھتے گا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں۔ ایسا مت کرو۔ رک جاؤ۔" چارس نے لیخت اپنی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"میں رک جاؤ جزو اور اب اگر یہ رکے یا جھوٹ بولے تو روون آگئیں نکال دینا۔" عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"لیں پاس۔" جزو نے کہا اور خیر ہاتھ میں لئے چارس کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"آخری موقع ہے تمہارے پاس ورنہ بیوی کے لئے انداز ہو جاؤ گے اور تمہیں معلوم ہے کہ انہوں کی زندگی کیسے گزرتی ہے۔" عمران نے پستور سرد لہجے میں کہا۔

"سم۔" میں سب کچھ بتا دیا ہوں۔ میرا نام والی چارس ہے۔ میرا دارالحکومت کے گروپ پر ماstry سے تعلق ہے۔ پرماسٹر ڈان کلب کا جzel میخ اور مالک ہے۔ اس کا گروپ بیان ہر ٹم کے جراحت میں ملوث رہتا ہے۔ اس کے تعلقات ایک بیبا اور یورپی ممالک سے پہنچ گئے ہیں۔ پرماسٹر نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں تمہاری مگر انی کروں اور اگر تم ملک سے باہر جانے لگو تو فوراً اسے روپورٹ دوں۔ میں گزشتہ دو روز سے تمہارا تعاقب کر رہا ہوں اور میں اس کام میں خصوصی مہارت رکھتا ہوں۔ مجانتے آج تم نے

کے تاثرات امہر آئے تھے۔

"ڈان کلب۔ وہ کہاں ہے؟" چارس نے کہا۔

"تمہارے پاس ہو کار ہے وہ ڈان کلب کے مالک اور جنرل میخ پرماسٹر کے نام رہتلہ ہے اور تم پوچھ رہے ہو کہ ڈان کلب کہاں ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کسی ڈان کلب کو نہیں جانتا۔ میں تے تو یہ کار ایک ڈبلر سے خوبی تھی لیکن ابھی تک میں نے اسے اپنے نام فرانس فرنس کر لیا۔" چارس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم صح سے میرا تعاقب کر رہے تھے۔ کب سے یہ کام کر رہے ہو؟" عمران نے کہا۔

"مجھے کیا فائدہ تمہارے تعاقب سے۔ تم خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔" چارس نے کہا۔

"اوکے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم جیسے نیک آدمی کو کوئی تکلیف نہ پہنچ لیں اب کیا کیا جائے۔ تم مسلسل جھوٹ بول رہے ہو اور اپنی تکلیفیں شائع کرتے ٹپٹے جا رہے ہو۔" عمران نے کہا اور پھر وہ سائیڈ پر کھڑے ہوئے جزو کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو جزو۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیں پاس۔" جزو نے مجھی انتہائی سرد لہجے میں کہا اور جیب سے ایک تیز دھار نیخ پر نکال کر وہ چارس کی طرف بڑے

"اوکے۔ آ جاؤ۔ میں کا تو نہ پر کہہ دیتا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی جو زف نے چارس کے مند پر رکھا تھا بھی ہتنا یا۔

"تم کوئی چادو گر ہو۔ تم نے ہو ہو بھری آواز اور الجہ سیسے ہنا لیا"..... چارس نے اپنائی حرمت بھرے لبجے میں کہا۔

"اسے چھوڑو۔ یہ عمومی یا نیشن ہیں۔ تمہاری زندگی البتہ تمہارے لئے اہم ہے اس لئے اگر زندہ رہتا چاہیے ہو تو یہا کہ پر ماٹر کماں بیٹھتا ہے اور وہاں تک جنپنے میں لکھی رکاوٹیں ہیں"..... عمران نے کہا تو چارس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"جمیس وہاں کون کون پہنچاتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"سب پہنچاتے ہیں۔ میں وہیں رہتا ہوں"..... چارس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پر ماٹر تک پہنچنے کا کوئی خیہ راست بھی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"میر، میر، میر"..... چارس نے پہنچاتے ہوئے کہا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو جو زف"..... عمران کا الجہ یکخت سرد ہو گیا اور دوسرے لمحے کرہ چارس کے حلق سے نہنے والی جیلن سے گونج آغا۔

"اب اگر پہنچا کے تو دوسری آنکھ بھی نکالا دوں گا۔ بولو"..... عمران

مجھے کیسے چیک کر لیا۔ میں یہی ساری بات ہے"..... چارس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران اس کے لبجے سے ہی بھجو گیا کہ وہ حق پول رہا ہے۔

"کیا نمبر ہے پر ماٹر کا"..... عمران نے سائینڈ تپلی پر پڑتے ہوئے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہ تو چارس نے نمبر بتا دیا۔

"جو زف۔ اس کے مند پر ہاتھ رکھ دو"..... عمران نے کہ تو چارس کی سائینڈ میں کھڑے ہوئے جو زف نے چارس کے مند پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے نمبر پر لس کر دی۔

"نیں"..... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چارس پول رہا ہوں پر ماٹر"..... عمران نے چارس کی آواز اور لبجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"نیں۔ کوئی خاص بات"..... دوسری طرف سے اسی طرح سخت انداز میں پوچھا گیا۔

"ایک اہم بات سامنے آئی ہے باس اور وہ فون پر نہیں کی جائے۔ اگر آپ اجازت دیں تو بال مشاف بات کروں"..... عمران نے چارس کے لبجے میں کہا۔

"ایک بھر عمران کی مگر اپنی کون کرے گا"..... پر ماٹر نے تیز لبجے میں کہا۔

"وہ ہوں ہالی ڈے کے فکشن میں موجود ہے پر ماٹر اور یہ فکشن رات گئے تک چاری رہے گا"..... عمران نے جواب دیا۔

ہاتھ رکھ کر اسے دیا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار غودار ہوئے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ بٹالیا اور واپس مز کر دو عمران کی کرسی کی سائینڈ میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ جو زف پلے ہی دوسروی سائینڈ پر موجود تھا۔ چند لمحوں بعد پیر ماہر نے کراچی ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر ایک بھلکے سے اٹھنے کی کوش کی۔

”یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوه۔ تم علی عمران۔ تم۔ یہ کیا مطلب ہوا۔..... پر ماہر نے سامنے بیٹھنے عمران کو دیکھنے ہوئے اپنی جست ہجرت بھجے میں کہا۔

”تم مجھے پہچانتے ہو تو پھر اپنے ساتھ والی کرسی پر لاش کی صورت میں موجود چارلس کو بھی پہچانتے ہو گئے ہے تم نے میری گمراہی پر مامور کیا تھا۔..... عمران نے سرد بیچے میں کہا۔ ”مم۔ مم۔ مگر تھوڑی دیر پہلے تو چارلس نے فون کیا تھا۔ پھر یہ دیکھا۔ میرے آفس میں ٹھس آئے۔ یہ سب کیا ہے۔..... پر ماہر نے کہا۔

”سن۔ مجھے تمہارے جرائم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ کام پولیس اور اشیلی چنس کا ہے۔ میرا بھیں۔ لیکن تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ تم نے کس کے کمپنے پر میری گمراہی شروع کرائی ہے اور سن۔ اگر تم مجھے جانتے ہو تو پھر جھیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ مجھے جھوٹ بیچ کا فوری علم ہو جاتا ہے اور جھوٹ پولنے والے کا وہی حشر ہوتا ہے جو

نے سرد بیچے میں کہا تو چارلس نے کراچی ہوئے بیچے میں تقسیل ہتا دی۔

”اے آف کر دو جوزف۔..... عمران نے اٹھنے ہوئے کہ تو جوزف نے ہاتھ میں پکلا ہوا بختر چارلس کی شرگ میں اتاد رہا۔ پھر لمحے راڑا کے اندر پھر کرنے کے بعد چارلس ساکت ہو گیا۔

”تم نے خفیہ راست معلوم کر لیا ہے۔ جا کر اس پر ماہر کو بیہان اٹھا لاؤ۔..... عمران نے مڑک جوزف اور جوانا سے کہا اور پھر جیز جیز قدم اٹھاتا ہوا وہ ہیروئی دروازے کی طرف بڑا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ بجہ دوبارہ بیک روم میں داخل ہوا تو دہان ایک لبے قد اور بھاری جسم کا اوپر جز عمر آدمی بے ہوشی کے عالم میں راڑا میں جکڑا ہوا موجود تھا جبکہ چارلس کی لاش دیسے ہی ساتھ والی کرسی پر موجود تھی۔

”کوئی پر اسلام تو جیسی ہوئی۔..... عمران نے کمرے میں موجود جوزف اور جوانا سے غائب ہو کر کہا۔

”تو ماہر۔ صرف چچا آدمیوں کو ہلاک کرنا پڑا تھا۔ پھر ہم خفیہ راستے سے اس کے آفس میں داخل ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ یہ سمجھتا ہیں نے اسے ضرب لگا کر بے ہوش کیا اور اٹھا کر بیہان لے آئے۔..... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لمحک ہے۔ اسے ہوش کر لاؤ۔..... عمران نے کرسی پر بیٹھنے ہوئے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر اس آدمی کی ناک اور منہ پر

کرتے ہوئے کہا۔

”تمہارا اصل نام کیا ہے؟“ عمران نے پوچھا۔

”میر انعام ذیع ہے۔“ پر ماstry نے جواب دیا۔

”ڈیبل کپاس رہتا ہے؟“ عمران نے پوچھا۔

”میری اس سے ملاقات کیروں دار الحکومت کے ڈان کلب میں ہوئی تھی۔ یہ کلب اس کی ملکیت ہے۔ وہ ہیں بیٹھتا ہے اور کلب کے یونیچے تھے خاؤں میں اس کا آفس ہے اور اس کی پوری نیم بھی وہیں آئی جاتی رہتی ہے۔“ پر ماstry نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”تم نے اس سے پوچھا کہ وہ میری گھرانی کیوں کرانا چاہتا ہے؟“ عمران نے کہا۔

”ہا۔ میں نے پوچھا تھا تو اس نے بتایا تھا کہ کیروں کی سرکاری ایجنسی نے اس کی خدمات باز کی ہیں کہ اگر عمران اپنے ساقیوں کے ساتھ کیروں آئے تو یہاں اس کا مقابلہ کیا جائے اس لئے وہ چاہتا تھا کہ جب بھی عمران اپنے ساقیوں سمیت کیروں آئے تو اسے پہلی اس بارے میں معلوم ہو۔“ پر ماstry نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں کیروں کیوں جاؤں گا۔ میرا اس سے کیا تعلق؟“

عمران کے لیے جیسی جیبت تھی۔ وہ واقعی یہ بات نہ سمجھ سکا تھا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہو میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔“ پر ماstry نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

چارس کا ہوا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”م۔ م۔ میں جھمیں سب پکھ رہتا ہوا۔ میں جھمیں ایجنسی طرح جانتا ہوں۔ میں نے تمہارے کسی کام میں مداخلت نہیں کی۔ صرف گھرانی کی ہے۔ چارس اس کام میں پے حد باہر تھا۔ نجاںے وہ کس طرح مارک ہو گیا۔ مجھے سے ودھہ کرو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے۔“ میر ماstry نے جیسے تجزیہ میں کہا۔

”لیکن ہے۔ ودھہ کہ میں جھمیں ہلاک نہیں کرو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”تو سنو۔ یورپی ملک کیروں میں ایک پرائیویٹ ایجنسی ہے ریڈ روز۔ اس کا اچارج ڈیبل ہے جو میرا دوست بھی رہا ہے۔ وہ یورپی اور ایکرینیشن ایجنسیوں میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ اب اس نے اپنی ذاتی ایجنسی ہائی ہوئی ہے اور یہ ایجنسی پورے یورپ اور ایکرینیشن میں اپنی کارکردگی کی وجہ سے مشہور ہے بلکہ میں نے تو نہ ہے کہ اسراکمل بھی اہم معاملات میں اس کی خدمات ہائی کرتا ہے۔ ڈیبل نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں صرف اتنا کروں کہ عمران کی گھرانی کراؤں اور جب وہ پاکیشی سے باہر جائے تو اسے اطلاع دوں کہ وہ کپاس رہتا ہے اور لکھن آدمیوں کے ساتھ۔ پوری تفصیل اسے بتاؤ۔ اس نے مجھے بہت بڑی رقم کی آفر کر دی تو میں نے حایی بھر لی کیونکہ میرے خیال میں صرف گھرانی کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہو سکتی۔“..... پر ماstry نے تیز تیز لہجے میں بات

طرف سے کہا گیا۔

”عمران اپنے دوستوں کے ساتھ شامی پہاڑی علاقوں کی سر کرنے چاہیا ہے اور شاید اس کی واپسی ایک بیٹھے بعد ہوگی۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ وہاں تو میرا کوئی آدمی نہیں ہے۔“ پس ماشر نے کہا۔

”وہاں سے ملک سے باہر تو نہیں جا سکتا۔“ ڈیبرل نے پوچھا۔

”ادھر جیں۔ وہ تو سخت افرا مقامات ہیں۔ لوگ وہاں سیر و تفریز کے لئے جاتے رہتے ہیں۔“ پس ماشر نے کہا۔

”اوکے۔ پھر جب وہ واپس آئے تو دوبارہ گرفتاری شروع کر دیں۔“ ڈیبرل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے رسیدور پس ماشر کے کان سے ہٹا کر کریڈول پر رکھا اور پھر فون سیٹ کو واپس تپانی پر رکھ دیا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

”اسے آٹ کر دو اور ان دونوں کی لاشیں بر قی بھیں میں ڈال دو۔“..... عمران نے کہا اور واپس مز گیا۔

”تم نے وعدہ کیا تھا۔ وعدہ کیا تھا تم نے۔“ پس ماشر نے پیچتھے ہوئے کہا۔

”میں نے بھی وعدہ کیا تھا کہ میں جھیں ہلاک نہیں کروں گا اور میں واپسی تھیں ہلاک نہیں کروں گا۔ تم نے پاکیشی کے دشمنوں کے لئے کام کیا ہے اس لئے جھیں زندہ نہیں چھوڑا جا سکا۔“..... عمران

”ڈیبرل کا فون نمبر کیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا تو پس ماشر نے نمبر بتا دیا اور ساتھ ہی رابطہ نمبر بھی بتا دیا کیونکہ وہ ڈیبرل سے اکثر پات کرتا رہتا تھا۔

”میں نمبر ملاتا ہوں۔ تم اس سے بات کرو اور اپنی بات کفرم کرو۔“..... عمران نے کہا۔

”میں اس سے کیا کہوں۔“..... پس ماشر نے پریشان لمحے میں کہا۔

”جور مرضی آئے بات کرو یعنی اپنی بات کفرم کرو اور تم ڈیبرل کے کہنے پر گرفتاری کر رہے ہے۔“..... عمران نے کہا تو پس ماشر نے اثبات میں سر ملا دیا تو عمران نے رسیدور اخیلیا اور پس ماشر کے بتائے ہوئے نمبر پر پیس کرنے شروع کر دیے۔ آخر میں اس نے لاڈوڑر کا ہٹن بھی پر پیس کر دیا اور فون اور رسیدور جوزف کی طرف بڑھا دیا جس نے آگے بڑھ کر رسیدور پس ماشر کے کان سے لکا دیا۔ دوسرا طرف تھنکی بتتے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیدور اخیلیا گیا۔

”میں۔ ڈیبرل بول رہا ہوں۔“ دوسرا طرف سے ایک مرد آٹا واٹ سنائی دی۔

”پس ماشر ڈیبور بول رہا ہوں پاکیشی سے۔“..... پس ماشر نے کہا۔

”اوتم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“ دوسرا

ہیں کہ اگر بھی کوئی کیس ہو اور پاکیشی سکرت سرویس آئندہ صدی میں کیروں آئے تو انہیں بھی معلوم ہو۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بیک زیرہ بے اختیار کیس پڑا۔

”وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا۔ شاید کوئی کھل جائیں سم وان صورت سامنے آ جائے۔..... عمران نے کہا تو بیک زیرہ نے میر کی دراز سے سرخ جلد والی خیم ڈائری نہال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھوئی اور صفات پلنٹ شروع کر دیے۔ کافی دری بیک وہ صفحے الٹا پہلتا رہا اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گلکیں۔ وہ چند لمحوں تک غور سے صفحے کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ڈائری بند کر کے واپس میر پر رکھی اور رسور اٹھا کر تھیزی سے نہر پر لس کرنے شروع کر دیے۔

”اکوازی پلیز۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشا سے یورپی ملک کیروں اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نہر دیں۔..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بھی گی کہ وہ اب کچھیز سے رابطہ نہر چیک کر کے بتائے گی۔

”پیلوسر۔..... چند لمحوں بعد اکوازی آپ پیر کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نہر تبا فیے گئے۔ ملک کیروں کے دارالحکومت کا نام بھی کیروں ہی تھا اس لئے

نے سرد بجھ میں کہا اور واپس مز گیا۔ اسی لمحے تر تراہت کی آوازوں کے ساتھی ہی کمرہ پر ماہر کے حلقو سے نکلنے والی جھی سے گونج اٹھا جبکہ عمران مزے بغیر بیک روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تھیزی سے واش منزل کی طرف اڑی چل جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں یہ ہات بار بار گھوم رہی تھی کہ ڈیمل اس کی گمراہی کیوں کراہا ہے جبکہ عمران کے پاس یورپی ملک کیروں کے خلاف کوئی کیس نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واش منزل کے آپ نیشن روم میں داخل ہوا تو بیک زیرہ اکوازی کھڑا ہوا۔

”آپ سمجھیدے ظفر آ رہے ہیں۔ کوئی خاص بات۔..... ری سلام دعا کے بعد بیک زیرہ نے کہا۔

”اب یہ قوبت آ گئی ہے کہ لوگ بھی ہمارے خلاف خلافی انتظامات کرنے لگ گئے ہیں۔..... عمران نے کہا تو بیک زیرہ نے اختیار چوک پڑا۔

”کیا مطلب۔..... بھی خلافی انتظامات۔..... بیک زیرہ نے حیرت بھرے بجھ میں کہا تو عمران نے ہوٹل بائی ڈے میں انگلری نیازی کی طرف سے دی جانے والی معلومات اور رانا ہاؤس میں ہونے والے تمام واقعات اور نکٹا دوہرا دی۔

”لیکن ہمارے پاس تو کیروں کے خلاف کوئی کیس نہیں ہے۔۔۔ بیک زیرہ نے بھی حیرت بھرے بجھ میں کہا۔

”اسی لمحے تو کہہ رہا ہوں کہ خلافی انتظامات بھی کئے جا رہے

ڈیرل ہے۔ کیا تم جانتے ہو اسے۔..... عمران نے کہا۔

"لیں پرنس۔ وہ طویل عرصے تک ایکری بیسا اور یو گپ کی سرکاری ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے۔ اب پرانی بیٹھ طور پر ایجنسی بنا کر کام کرتا ہے لیکن اب بھی اس کی کارکردگی کی شہرت دور دور تک ہے مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟..... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ڈیرل نے پاکیشا میں ایک گروپ کو میری مغربی پر مامور کر رکھا ہے جبکہ میرے پاس کیروں کے لئے کوئی مشن یا کام نہیں ہے۔ تم معلوم کر کے تباہ کئے ہو کوہ یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے اور اصل بات کیا ہے؟..... عمران نے کہا۔

"لیں پرنس۔ میں معلوم کر سکتا ہوں"..... مارک نے جواب دیا۔

"اپنا اکاؤنٹ نمبر، پینک کے بارے میں تفصیل اور معما و مبتدا دو"..... عمران نے کہا۔

"معما و مبتدا صرف پچاس ہزار ڈالر"..... مارک نے کہا اور ساتھ ہی پینک کا نام اور اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"کتنی دیر گئی؟"..... عمران نے پوچھا۔

"صرف دو گھنٹے کیونکہ ڈیرل کی سیکرٹری سے بات کرنی ہے۔"..... مارک نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمیں سمجھنے بعد دوبارہ تم سے بات کروں گا۔"

اکتوبری آپ سترنے ملک کے رابطہ نمبر کے ساتھ ساتھ دارالحکومت کا رابطہ نمبر بھی بتا دیا تھا۔ عمران نے کریم دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تجزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"مارک بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرداش آواز سنائی دی۔

"پاکیشا سے پرنس آف ڈیمپ بول رہا ہوں مارک"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے یاد کیا ہے؟"..... دوسرا طرف سے سمرت بھرے لیکھ میں کہا گیا۔

"تمہاری فیسیں ہی اتنی ہوتی ہے کہ مجھے طویل عرصہ رقم اکھنچی کرنے میں لگ جاتا ہے"..... عمران نے جواب دیا تو مارک سے اختیار نہیں چرا۔

"آپ تو پرنس ہیں۔ آپ کو قم کی کیا کمی ہو سکتی ہے؟"..... مارک نے پتختہ ہوئے کہا۔

"جب کلگ خزانے پر قابض ہو تو ہے چارہ پرنس بس نام کا ہی پرنس ہوتا ہے"..... عمران نے جواب دیا تو مارک ایک بار پھر نہیں چرا۔

"وہ حکم کریں پرنس۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"..... مارک نے کہا۔

"کیروں میں ایک پرانی بیٹھ ایجنسی ہے دنیا روز۔ جس کا پیغ

”اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ لیکن ہیرا تو ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔“

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”پُران۔ مزید بیرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیں۔“..... مارک نے کہا۔

”تمہیں معاوضہ مل گیا ہے یا نہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”مل گیا ہے پُران۔ بے حد شکریہ۔“..... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اگر مجھے کیرون آنا ہوا تو پھر رابطہ ہو گا۔ گذ بائی۔“

عمران نے کہا اور رسپورٹ رکھ دیا۔

عمران کہا اور رسپورٹ رکھ دیا۔

”مطلوبہ پر قم مارک کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دو کیونکہ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ معاملہ تکمیر ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلکہ

زیر و نے اثاثت میں سر ہلا دیا اور پھر رسپورٹ کر کیروں میں اسے

فاران ایجنسٹ سے رابطہ کرنے میں مصروف ہو گیا تاکہ اسے رم

ٹرانسفر کرنے کی بذایت وے سکے۔ پھر تن ٹھیک ہو گئے اور ہر کی پائیں

کرنے کے بعد عمران نے ایک بار پھر مارک سے رابطہ کیا۔

”مارک بول رہا ہوں۔“..... مارک کی آواز سنائی وی۔

”کیا رپورٹ ہے مارک۔ پُران بول رہا ہوں پاکیشیا ہے۔“

عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اتنا معلوم ہو۔ کہ کیرون کی حکومت نے

ایک بین الاقوامی گروپ ہے ماکو گروپ کہا جاتا ہے، سے کوئی

سامنی وحات خوبی ہے اور یہ وحات پاکیشی اور بھارتستان کے

سرحدی علاقے سے ٹلی ہے اس لئے کیرون حکومت کو خدا ہے کہ

پاکیشیا سکرٹ سروس اس وحات کو واپس حاصل کرنے کے لئے

کیرون آنکھی ہے اس لئے حکومت کی سرکاری ایجنسی ہاک آنکی کے

ساتھ ساتھ ریڈ روز ایجنسی کو بھی پاکیشیا سکرٹ سروس کے خلاف ہاڑ

کیا گیا ہے اور ذیرل اسی لئے آپ کی وہاں مگر انی کرا رہا ہے تاکہ

اگر آپ کیرون آئیں تو اسے پہنچی اخلاق ہو سکے۔“..... مارک نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

گھنے..... اس آدمی نے نائیگر کو ہوش میں دیکھ کر کہا۔
 ”پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔ میرے ساتھ کیا
 ہوا تھا؟..... نائیگر نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا آدمی بے اختیار خس

۔۔۔

”یہ زیر و ہاؤس ہے۔ یہاں ایسے خفاظتی انتظامات ہیں کہ کوئی
 بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا اور تم یہاں اس لئے ہوش میں بیٹھے
 ہوئے ہو کر میں نے خصوصی کپیوڑہ چپ تمہارے جسم سے پچکا دی
 ہے ورنہ جیسے ہی تم ہوش میں آتے چھٹ سے ریز تم پر آنوبیک
 فائر ہوتی اور تم دبادہ بے ہوش ہو جاتے لیکن میں تم سے یہ جاننا
 چاہتا ہوں کہ تم یہاں داخل کیسے ہو گئے اور اسی لئے میں نے
 تمہارے جسم کے ساتھ چپ لگائی ہے..... اس آدمی نے کہا۔
 ”تم نے اپنا نام نہیں بتایا اور نہ میں عہدہ بتایا ہے..... نائیگر
 نے ہوٹ چھاتے ہوئے کہا۔

”میرا ہام آرخر ہے اور میں یہاں مشین روم کا انچارج ہوں۔“
 سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

”لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ یہاں لاڑ ماکولو رچے ہیں اور میں
 تو ان سے ملاقات کرنے آیا ہوں۔“..... نائیگر نے کہا جبکہ اس
 دوران اس نے اپنے عقب میں باریگی گئی گانٹھ کا جائزہ لے لیا تھا۔
 گانٹھ عام سے انداز میں باریگی گئی تھی ہے آسانی سے کھولا جاسکتا
 تھا اور نائیگر کو اب معلوم ہوا تھا کہ اس قدر سادہ اور عام سی گانٹھ

نائیگر کے تاریک ذہن میں روشنی کا جھماکہ ہوا اور پھر یہ روشنی
 آہست آہست پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو
 اس کے ذہن میں ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا۔ وہ گتو
 لائیں سے زیر و ہاؤس میں داخل ہوا تھا اور ایک ہکلی کھڑکی سے
 کرے میں داخل ہو گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہیرہ دنی دروازے
 تک پہنچتا اسے چھٹ کی طرف سے پہنچ کی آواز سنائی وی اور اس
 کے ساتھ ہی اس کا جسم یکخت نے جس ہو گیا اور ساتھ ہی اس کا
 ذہن بھی تاریک پڑ گیا تھا اور جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے
 آپ کو ایک درسرے پڑے کرے کرے میں ایک کری پر بیٹھے ہوئے پاپا
 لیکن اس کے جسم کو روی سے باندھ دیا گیا تھا اور سامنے کری پر ایک
 آدمی پڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

”کیا نام ہے تمہارا اور تم کس طرح اندر کرے میں داخل ہو

آرٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”میرا تم رچڑ ہے..... نائگر نے جواب دیا۔

”بودھا میں مانگ سکتے ہو مانگ لو۔ میسے ہی لاڑا مانگو یہاں آئیں گے جیسیں فوری ہلاک کر دیا جائے گا۔..... آرٹر نے کپا اور واپس دروازے کی طرف ہزگیا۔ نائگر جیوان ہو رہا تھا کہ اس آدمی کے ذہن میں یہ تصور ہی نہیں کہ میں رسیاں کھول بھی سکتا ہوں۔ وہ اس طرح اطمینان پھرے انداز میں واپس چلا گیا جیسے نائگر کی ازخود رہائی ناممکن ہو۔ پھر جیسے ہی آرٹر دروازہ کھوکھو کر باہر گیا اور دروازہ اس کے عقب میں بند ہوا نائگر نے بکل کی ہی جیزی سے کھلی ہوئی رسیوں کو ڈھیلا کر کے اپنے آپ کوان سے آڑا دیا اور انھوں کو اس نے سب سے پہلے اپنی رسیوں کی عطاشی لی لیکن اس کی جیتنی خالی حسین۔ البتہ ایک خنیچہ جھوٹی جیب میں شارپ مغل م موجود تھا۔ نائگر نے شارپ مغل کالا اور اسے باٹھنے پکڑ کر دھیرو دھی دروازے کی طرف پڑھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مشین روم تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہاں دو آدمی موجود تھے جبکہ ایک شستے کا گینہ نظر آ رہا تھا جس میں سے اسے آرٹر کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ آرٹر اسے ری سے پاندھ کر مٹھن ہو کر یہاں آ کر پہنچ گیا تھا۔ نائگر کو معلوم تھا کہ گیٹ کے باہر دو سلے افراد موجود ہیں اس لئے پہنچنا اندر بھی موجود ہوں گے لیکن انہیں تک اس کا گلراو کسی آدمی سے نہیں ہوا تھا۔ مشین روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر دو قدر آدم مشینوں کے

کیوں باندھی گئی تھی کہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا آدمی فیله میں کام کرنے والا نہیں تھا بلکہ مشین روم کا انچارج تھا۔

”وہ بھی لیکن موجود ہیں لیکن تم کمرے میں پہنچ کیے۔ آرٹر نے منہ ہاتھ ہوئے کہا۔

”گھٹ لائن سے میں اندر داخل ہوا۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ میں کمرے میں آ گیا اور پھر چھٹ سے چنگ کی آواز آئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔..... نائگر نے گھٹ کھول کر ریڈ مغلی کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس انداز میں کسما رہا تھا جیسے بندھے ہونے کی وجہ سے شک ہو رہا ہو اور اب کسما کر اپنے آپ کو ایڈ جھٹ کر رہا ہو۔

”ویری یہ۔ گھٹ لائن کا تو ہیں بھی خیال تک نہیں آیا۔ ویری پہن۔ اب ہم اسے بھی کوکریں گے۔..... آرٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم نے تھالی نہیں کہ لاڑا صاحب کہا ہیں۔ کیا ان سے ملاقات ہو سکتی ہے۔..... نائگر نے کہا۔

”وہ اس وقت گھری تینہ سو رہے ہیں اور جب تک وہ سوتے رہیں گے تم بھی زندہ رہو گے ورنہ وہ تھیں ایک لمحہ زندہ رکھنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔..... آرٹر نے کہا۔

”اب تو میرے جنم پر چپ موجود ہے۔ اب تو میں بے ہوش نہیں ہو سکا۔..... نائگر نے کہا۔

”ہا۔ لیکن تم اسی طرح بندھے رہو گے۔ کیا نام ہے تمہارا؟۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کون ہوم۔" اس لڑکی نے پوچھا لے ہوئے
ندماز میں کہا تھا دوسرا بے لمحے ناٹیگر نے سارا محل کا فائز کر دیا اور
ولڑکی بھیجتی ہوئی پیچے گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ ناٹیگر کمرے سے
بہر آیا اور پھر اس نے کوئی کام جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر ایک
بڑی عمر گورت اسے پہنک کے اندر کھڑی دکھائی دی۔ ناٹیگر نے سارا
محل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ریز ایک ہوا اور اس کے ساتھ ہی
ہے گورت بھی بھیجتی ہوئی پیچے گری اور پھر لمحے تراپے کے بعد ساکت
ہو گئی تو ناٹیگر آگے بڑھ گیا اور پھر اس نے بیرونی ہر آمدے میں
وجود دو سلی افراد کو چیک کر لیا۔ وہ بالکل بیرونی ہر آمدے میں
وجود تھے اس لئے ان تک کوئی کے اندر ہوئی حصول میں ہونے
کی کارروائی کی بحث تک نہ پہنچتی تھی۔ سارا محل سے فائزگ کی
وازیں جیسیں تلفیحیں صرف سانک کی بھلی سی آواز تھیں تھی اس لئے
در رہنے والی کارروائی سے وہ بے خبر رہے تھے۔ ناٹیگر پونکہ جلد
جلد سب کا خاتمہ کر کے لا را نالکوچ پاچھنا چاہتا تھا اس لئے اس
نے ان دونوں پرمی سارا محل کا فائز کھول دیا اور وہ دونوں بھی^{جی}
وہیں ہر آمدے میں ہی گرے اور ساکت ہو گئے۔ پاہر صحن اور اس
کے بعد پچھانک کے باہر بھی دو سلی افراد موجود تھے۔ ناٹیگر تیری
ہر آمدے سے اتر کر صحن کو کر اس کرتا ہوا پچھانک کے قربی آیا
چھوٹا پچھانک اندر سے کھلا ہوا تھا۔ ناٹیگر نے پاچھانک پر سارا محل
وستہ آہستہ سے مارا۔

سائنس کر سیوں پر دو افراد بیٹھے ہوئے تھے جن کی قلم ترویج مشینزی کی طرف تھی۔ نائگر نے سائینڈ سے جب پورا چائزہ لے لیا تو اس نے شارپل کو سیدھا کیا اور دوسرے تھے ملک ملک کی مخصوص آوازوں کے ساتھ ہی سرخ رنگ کی لمبی شارپل سے کل کر کے بعد دیگر دو فوٹو افراد سے گل کرائیں تو وہ دو فوٹو بیٹھتے ہوئے کر سیوں سمیت نیچے جا گئے اور چند لمحے تراپے کے بعد ساکت ہو گئے۔

”کیا ہوا“..... اچاک شے کا دروازہ کھوں کر چلتا ہوا آر قمر ہاہر آیا ہی تھا کہ نائگر نے شارپ مل کا فائر کر دیا اور سرخ رنگ کی لبر سیدھی آر قمر سے جاگرائی اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی چلتا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ شارپ مل کی شار رینے ان تینوں کے اندر ورنی جسمانی نظام کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ کر دیا تھا۔ میں وجہ تھی کہ وہ زیادہ دیر تک تڑپ بھی نہ سکتے۔ نائگر اندر کھس گیا اور اس نے چیک کر لیا کہ اندر ہر یہ کوئی آؤ جنہیں ہے تو وہ پاہر آیا اور مختاط انداز میں آگے بڑھ گیا اور پھر جلد ہی اس نے ایک کرے میں ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی کو سامنے فون رکھے بیٹھے دیکھ لیا۔ وہ کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔ نائگر اچاک اندر واصل ہوا تو لڑکی نے چیک کر اس کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے کتاب اس کے ہاتھوں سے نیچے جا گری۔

سانتے ایک بیٹھ پر چڑھے سے چھرے اور ورزشی جسم کا مانک آدمی
گہری نیند سویا ہوا تھا۔

”تو یہ ہے والارڈ مانک“... نائیگر نے دل ہی دل میں سوچا اور
بھر آگئے بڑھا اور اس نے آہت سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔
چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ پہنچایا تو اس کے چھرے پر گہرے
اطمینان کے تاثرات نہیاں تھے کیونکہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ
لارڈ مالکوں قدرتی نیند پہنیں سویا بلکہ اس نے کوئی دوا کھائی ہے اور چھر
دوا کی شیشی اسے سائیز چیلی پر پڑی نظر ۲ گلی تو اس نے شیشی کو اندا
کر اس پر موجود لیٹل کو غور سے پڑھا۔ یہ طاقتور خواب آور دوامی
اور اس دوام کے استعمال کے بعد چار پانچ گھنٹوں کی بے ہوش نیزند
شروعی تھی لیکن نائیگر نے سینے کی ہوڑکوں کو چیک کر کے یہ محبوں کر
لیا تھا کہ لارڈ مالکوں کو دو بالکام کم از کم دو گھنٹے ہو چکے ہیں اس لئے
وہ ابھی دو تین گھنٹے ہر یہ گہری نیند سوتا رہے گا اور اب اسے اس
بات کی بھی سمجھی آئی تھی کہ آر تھر اسے پاندھ کر اور پھر اس کرے
میں چھوڑ کر کیوں میشن روم میں آ گیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
لارڈ مالکوں تین چار گھنٹوں سے پہلے بیدار ہیں ہو سکتے۔ نائیگر نے
بلکہ کر لارڈ مالکوں کو گھیٹ کر ایک جھکٹ سے اپنے کانہ میں پر ڈالا
اور اس کرے سے نکل کر وہ آفس سے ہوتا ہوا اور مختلف راہداریوں
سے گزر کر اس بڑے کمرے میں آ گیا جہاں آر تھر نے اسے کری
(پاندھ ہوا تھا۔ اس نے لارڈ مالکوں کو اسی کری پر ڈال دیا جس پر

”اے۔ یہ کھلا کیسا ہے“... باہر سے ایک آواز سنائی وی اور
بھر چھوٹا چھاٹاں کھلا اور ایک شسل آدمی تیزی سے اندر واپس ہوا تھا
تھا کہ نائیگر نے فرگر دبا دیا اور وہ آدمی چھٹا ہوا بیچھے گرا اور چند
لحظے ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

”کیا ہوا۔ کیا ہوا الفرزا؟“... باہر سے ایک اور چھین ہوئی آواز
سنائی وی اور پھر ایک آدمی تیزی سے اندر بوجھائے ہوئے انداز میں
اندر واپس ہوا ہی تھا کہ نائیگر نے اس پر بھی رین فائر کر دیا اور اس
کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے اندر آنے والے کا ہوا تھا۔
نائیگر نے اطمینان کا ایک طولیں سانس لیا۔ اس نے چھاٹک کو اندر
سے بند کر دیا اور پھر تیزی سے دروازہ ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ
گیا جسے اس نے آفس کے انداز میں سچا ہوا دیکھا تھا لیکن یہ کمرہ
خالی تھا لیکن اس نے اندر ایک دیوار میں ایک اور دروازہ دیکھ لیا تھا
جو بند تھا لیکن دروازے کی ساخت تباہی تھی کہ یہ واش روم کا نہیں
بلکہ کسی تیرے کمرے کا دروازہ ہے۔ اس کے ذہن میں آر تھر کی
یہ بات موجود تھی کہ لارڈ مالکوں گہری نیند سویا ہوا ہے۔ نائیگر اب اس
کمرے کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ آفس کے انداز میں بجے ہوئے
کمرے میں واپس ہو کر نائیگر اس دروازے کی طرف بڑھنے لگا
دروازے کی دوسری طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ نائیگر نے آہت
سے دروازے پر بادا ڈالا تو دروازہ ہے آواز طور پر کھلتا چلا گیا اور
اس کے ساتھ ہی نائیگر نے بے اختیار ایک طولیں سانس لیا کیونکہ

خود بخود پیدا رہو جائے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔
چند لمحوں بعد ہی لارڈ مانکو کے جسم میں حرکت کے آثار خود دار ہوئے شروع ہو گئے تو نائیگر نے ہاتھ پٹالے اور پیچے ہٹ کر کسی پر پیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد لارڈ مانکو نے آنکھیں کھو لیں لیکن اس کی آنکھوں میں گھری نیزد کا خمار ابھی تک موجود تھا۔ جو چند لمحوں بعد دور ہوا اور اس کی آنکھوں میں شور کی چک ہجر آئی۔ اس کے ساتھ ہی لارڈ مانکو نے اس طرح ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش کی جیسے وہ اگرچہ ایسا چاہتا ہو یعنی دوسرا لمحے اس کے جسم نے ایک زور دار جھکتا کھلایا اور اس کے چڑھے چڑھے پر اپنائی حرمت کے نثارات ابھرائے تھے۔ اس کا انداز ایسے تھا میں اسے اپنی آنکھوں پر لیکر شا آ رہا ہو۔ وہ بار بار سر کو اس انداز میں جھکتے دینے لگا جیسے اس کا خیال ہو کہ وہ ابھی تک خواب دیکھ رہا ہے۔

”تمہارا نام مانکو ہے اور تمہیں لارڈ مانکو کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے نائیگر نے کہا تو لارڈ مانکو کے جسم کو ایک زور دار جھکانا لگا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ لارڈ مانکو نے رک رک کر کہا۔

”میرا نام نائیگر ہے اور میرا اعلیٰ پاکیشیا سے ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہاں مشین روم میں موجود آر تھر اور اس کے دو ساتھی، تمہاری فون سکرٹری اور پنکن ویکن سیست دو ملک پہنچ رہا جو اندر

اسے بھایا گیا تھا اور پھر نیچے پڑی ہوئی رسی اٹھا کر اس نے لارڈ مانکو کو اس انداز میں پاندھ دیا کہ وہ کسی صورت گمانہ نہ کھول سکے۔ پھر اسے اس کرے کی ایک الماری سے مشین پبل اور اس کا میگزین مل گیا تو اس نے میگزین فٹ کر کے مشین پبل جیب میں ڈال لیا کیونکہ وہ سارے پبل کو کافی سے زیادہ استعمال کر چکا تھا اور اگر اسے مزید استعمال کیا جاتا تو اس کا رین سٹاک ختم ہو گرہ وہ کار بھی ہو سکتا تھا جبکہ اسے ابھائی ایمر جنگی میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اس نے نائیگر نے مشین پبل استعمال کرنے کا فیلمہ کیا تھا۔ نائیگر کو خیال آیا کہ اس نے کوشی میں موجود تمام افراد کا خاتر کر دیا ہے۔ اس کے باوجود اسے ایک بار پھر جائزہ لے لینا چاہئے۔ چنانچہ وہ مڑا اور پھر اس نے پوری کوشی کا اس کے عقیل یا غصہ سیست نہ صرف پھر لگایا بلکہ بغور جائزہ بھی لے لیا یعنی وہاں سوانیے لاشوں کے اور بے ہوش لارڈ مانکو کے اور کچھ موجود نہ تھا تو نائیگر واپس مڑا اور اس کرے میں آ کر اس نے سب سے پہلے بے ہوش نما نیزد میں ڈوبے ہوئے لارڈ مانکو کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ لارڈ مانکو کا طاقتور خواب آور دوا کے زیر اثر قتل بیا ہے ہوشی کے عالم میں ہے یعنی جب اس کا سانس رکنے لگے تو پھر لازماً زندگی بچانے کے لئے اس کا اعصابی نظام حرکت آئے گا اور اس طرح ذہن اور اعصاب پر چھاپی ہوئی بے ہوشی خود بخورد ختم ہو جائے گی اور لارڈ مانکو کا سویا ہوا شور

اس نے اس نے مجھے اس کرے سے اخلاجیا اور ایک چپ میرے جسم کے ساتھ لگا دی تاکہ مجھے اس کرے میں لے آئے چہاں اس وقت ہم دونوں موجود ہیں۔ پھر اس نے مجھے ایک کری پر جس پر تم بیٹھے ہوئے ہوڑاں کر اسی روی سے پاندھہ دیا تھن کچکدہ وہ فیلہ کا آدمی رہتا اس نے عامہ سی گانٹھ پانڈھی اور پھر وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ جب تم جاؤ گے تو وہ مرے پارے میں جھیں اطلاع دے گا تھن میں نے گانٹھ کھول کر روی ہٹائی۔ میرے پاس سارے مطلب موجود تھا اس نے میں نے سوائے تمہارے بیہاں موجود سب آدمیوں کو سارے مطلب سے ہلاک کر دیا۔ اس ساری کارروائی میں تمہارے خفاظتی انتظامات اس نے ناکام رہے کہ چپ میرے جسم کے ساتھ موجود روی اور اب بھی موجود ہے..... ناگزیرے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو لاڑ ماںکو نے بے اختیار ایک طویل سارس لیا۔

”تم۔ تم خوش قسمت ہو۔ سب کچھ تمہارے فائدے میں ہوتا چلا گی۔ تمہاری وجہ سے مجھے ناپ ہاؤ چھوپ کر بیہاں زیرہ ہاؤس میں آنا پڑا لیکن تم نے وہاں گوئھ اور اس کے دو ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا جس کی طرح مجھے مل گئی اور میں بے حد پر بیشان ہوا اور اسی پر بیشانی سے بچتے کے لئے میں نے خواب آور گولیاں کھالیں۔ حال اب تم کیا بیاتج ہو؟..... لارڈ نامٹونے کہا۔

”میں صرف اتنا معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سائنسی وحدات پلوٹم جو

”یہ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے مکن ہے۔ تم یہاں ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔ یہاں ایسے خلائق انتظامات ہیں کہ کوئی اپنی آدمی ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔“..... لارڈ مالکو نے جھرت سے پھر پھر کہا۔

”چھر۔ چھرم کس طرح آزاد پیشے ہو اور یہ سب کیا ہے۔“ لارڈ
مانکو نے ایک بار پھر پیشے ہوئے لیجے میں کہا۔ واقعات کچھ اس
انداز کے ہو گئے تھے کہ اس کی فطری زم زخماری چیخ کر بولنے میں
تہذیب ہو چکی تھی۔

”یہ کارناہ تھا میرے مشین روم اچارج آرٹر نے سراجام دیا ہے۔ تم پچنکہ خواب اور گولیاں کھا کر بے ہوش بیڑے ہوئے تھے

”اس کا فون نمبر تو جیس معلوم ہو گا۔ بیباں فون موجود ہے۔ میں تمہیں نمبر ملا دیتا ہوں تم اس سے پوچھ چکر کے مجھے بتاؤ۔“
ناٹنگر نے کہا۔

”سوری۔ یہ میری توپیں ہے کہ میں اپنے گروپ کے ایک ادنی سے آدمی سے پوچھوں۔“..... لارڈ مالکو نے منہ باتے ہوئے کہا۔

”خیک ہے۔ یہ دلچی سے حد ادنی بات ہے۔“ ناٹنگر نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی وہ انٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ بندھے ہوئے
لارڈ مالکو کی طرف اس طرح بڑے لامبے کامیسے اس کے قریب جا کر اس
کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہو۔ لارڈ مالکو جھرت بھری نظرؤں سے اسے
دیکھ رہا تھا۔ اس سے دو تین قدم پہلے ناٹنگر رک گیا اور اس نے
بیب میں ہاتھ دال کر ایک تیز دھار پھری نکال لی جو اس نے پہن
سے اٹھا کر جیس میں ڈالی تھی۔ چھری ہاتھ کالتے ہی اس کا ہاتھ بچل
کی ہی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کر کرہ لارڈ مالکو کی کرناک چی
سے گوئی اٹھا۔ تیز پھری سے اس نے لارڈ مالکو کی موٹی گردان پر
خاصاً گھبرا کت لگا دیا تھا۔

”یہ چھری تمہاری آنکھ میں بھی کھسکتی تھی اس لئے جھوٹ
مت ہوا۔ میں موت کے تمام پیشندوں سے بچ کر تمہارے سامنے
اس لئے نہیں پہنچا کر تم مجھے اس طرح احتی بناانا شروع کر دو۔ یہاں
کہاں ہے پلٹمون۔ یہاں ایک لمحے میں تمہاری آنکھ نکال دوں
گا۔“..... ناٹنگر نے غراتے ہوئے بچے میں کہا۔

تمہاری ایجنت جویں اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیا کے سرحدی
علاقے سے حاصل کی ہے وہ اب کہاں ہے۔“..... ناٹنگر نے کہا۔

”یہ دھات پاکیشیا کے علاقے سے نہیں بلکہ بھارستان کے
سرحدی علاقے سے حاصل کی ہی ہے۔ دوسری بات یہ کہ جارا کام
ایسی سانسی وحاظتوں کو حاصل کر کے آگے فروخت کرنا ہے اور وہ
فروخت کر دی گئی ہے۔“..... لارڈ مالکو نے کہا۔

”کیا تمہارے آدمی اقوام تھوڑے کے ایسے سانسی مشتری میں بھی
شامل رہتے ہیں کیونکہ اس دھات کا پچہ اقوام تھوڑے کے خصوصی
محدودیات حللاں کرنے والے خالی سیارے نے لگایا تھا۔ پھر جیسے
کیے اس کا علم ہو گیا اور وہ بھی اس قدر تھی انداز میں کہ تم نے
اسے حاصل بھی کر لیا۔“..... ناٹنگر نے کہا۔

”پوری دنیا میں دولت کا رسوغ سب سے زیادہ ہے۔ جہاں
دولت خرچ کی جائے وہاں ہر چیز مل جاتی ہے۔“..... لارڈ مالکو نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب یہ دھات کس کے پاس ہے۔“..... ناٹنگر نے پوچھا۔
”مجھے تو معلوم نہیں۔ میرے آدمی شیفرڈ کو ملم ہو گا۔ وہی خریدہ
فروخت کرتا ہے۔ میرے اکاؤنٹ میں تو صرف رقم جمع ہو جاتی
ہے۔“..... لارڈ مالکو نے کہا۔

”شیفرڈ کہاں رہتا ہے۔“..... ناٹنگر نے پوچھا۔
”ماراک میں۔“..... لارڈ مالکو نے جواب دیا۔

گھوٹ میں تجھی نظر آئے گی۔۔۔ نائیگر نے سرو بچھے میں کہا۔
”لیکن یہ سارا کام شیفرڈ کا ہے اس لئے میں کسی کے کنٹرم کر سکتے ہوں۔۔۔ لارڈ مالکو نے کہا۔

”شیفرڈ سے اس طرح پات کرو کہ یہ بات کنٹرم ہو جائے کہ اس نے پلائم دعات کیروں حکومت کو فردت کی ہے۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”پاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ نمبر ملادہ اور میری بات کرو۔۔۔ لارڈ مالکو نے کہا اور اس کے ساتھی نمبر بھی بتا دیا۔

”بیہاں سے ناراک کا رابطہ نہر کیا ہے۔۔۔ نائیگر نے پوچھا۔

”مجھے تینیں معلوم۔۔۔ میری فون سیکریٹی کال ملائی ہے۔۔۔ لارڈ مالکو نے کہا اور نائیگر نے رسیور اخھایا اور پھر انکوازی کے نمبر پر پیس کر دیئے کیونکہ اقوم تمہد کے تحت پوری دنیا میں انکوازی کے لئے خصوصی نمبروں کا ایک ہی سیٹ اپ رکھا گیا تھا۔

”انکوازی پلیز۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نواٹی آواز سنائی دی۔۔۔

”بیہاں سے ناراک کا رابطہ نہر دیں۔۔۔ نائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نہر بتا دیا گیا۔۔۔ نائیگر نے کریلیں دلبیا اور پھر فون آئے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لس کرنے شروع۔۔۔ دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈور کا ہیں بھی پر لس کر دیا۔ دوسری طرف گھمٹی بجئے کی آواز سنائی دیئے گئی۔ نائیگر نے فون چیں اخھایا اور آگے بڑھ کر

”رک چاؤ۔ رک چاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔۔۔ رک چاؤ۔ ہم نے پلائم دعات یورپی ملک کیروں کو فروخت کر دی ہے۔۔۔ لارڈ مالکو نے کہا۔

”بھجوٹ مت بولو۔۔۔ اس قدر نایاب دعات ہے کہ رو سیاہ اور انکر میا اس کے لئے بڑی سے بڑی سے بڑی رقم لگائیں گے۔۔۔ کیروں تو ایک چھوٹا سا ملک ہے۔۔۔ نائیگر نے غارتے ہوئے کہا۔

”تم لیکھ کر رہے ہو لیکن رو سیاہ اور انکر میا کے ساتھ ساتھ دوسری پر پاؤ رز نے آؤں قیمت اس وقت دینے کا کہا تھا جب تک انہیں یقین د ہو جائے کہ پاکیشی سکرت سرویں اس کے خلاف حرکت میں نہیں آتی۔ وہ سب پاکیشی سکرت سرویں سے خوفزدہ تھے۔ پھر کیروں نے گوان سے کم قیمت لکائی لیکن ان کی کوئی شرط نہ تھی اس لئے میں نے دعات انہیں فروخت کر دی۔۔۔ لارڈ مالکو نے تیز تیز بچھے میں کہا۔ گروں پر ایک ہی کٹ نے اسے سیدھا کر دیا تھا۔

”اب اس بات کو کنٹرم کرو۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”کنٹرم۔ وہ کیسے۔۔۔ لارڈ مالکو نے چمک کر کہا۔

”تو تمہارا خیال ہے کہ میں تمہاری بات سن کر خاموشی سے

واپس چلا جاؤ گا۔ اور سنو۔ اگر تم کنٹرم کرواد گے تو زندہ بیج جاؤ

گے کیونکہ ہمیں تم سے کوئی گل جیسی ہے۔۔۔ تمہارا تو کاروبار ہیں لیکن

ہے لیکن اگر تم نے ہموکر دینے کی کوشش کی تو پھر لارڈ مالکو کی لاش

پلائی اور نائیگر نے رسیور کریل پر روک دیا اور پھر فون سیٹ کو واپس کر کی کہ ساتھ موجود تیاری پر روک دیا۔

”اب تو میری بات کشفم ہو گئی ہے... لارڈ مالکو نے کہا۔

”شیفرہ وہ منٹ میں کیسے معلوم کر لے گا۔“ نائیگر نے اس کی بات کا جواب دیتے کی بجائے پوچھا۔

”شیفرہ کے تعلقات بے حد وحشی ہیں۔ خاص طور پر ان لوگوں سے جن کا اتعلقہ کسی بھی طرح سامنی دھاتوں سے ہوتا ہے۔“ لارڈ مالکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا شیفرہ کے پاس واس کپیز ہے جو اسے معلوم ہو گیا کہ جس نمبر سے اس کا لیا جا رہا ہے وہ زیرہ باوس کا نمبر ہے۔“ نائیگر نے پوچھا۔

”ہاں۔ یہ تو عام سی بات ہے۔“ لارڈ مالکو نے جواب دیا تو نائیگر نے اثابت میں سر ہلا دیا اور پھر پورے دس منٹ تو نہیں البت پارہ منٹ بعد کال آ گئی۔ نائیگر نے فون اختیاری اور لارڈ مالکو کے قریب جا کر اس نے پہلے لاوزر کا ہلن پر لس کیا اور پھر رسیور اخراج کر اس نے لارڈ مالکو کے کان سے لگا دیا۔

”لیں۔ لارڈ مالکو بول رہا ہوں۔“ لارڈ مالکو نے کہا۔

”شیفرہ بول رہا ہوں لارڈ صاحب۔“ دوسری طرف سے شیفرہ کی آواز سنائی دی۔

”کیا معلوم ہوا ہے پہنچ کے بارے میں۔“ لارڈ مالکو نے پوچھا۔

اس نے رسیور لارڈ مالکو کے کان سے لگا دیا۔

”شیفرہ بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد رسیور اخراجے جانے کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لارڈ مالکو بول رہا ہوں۔“ لارڈ مالکو نے زرم لپھ میں کہا۔ ”لیں لارڈ۔ حکم لارڈ۔“ دوسری طرف سے انجائی مسودہ ان لپھ میں کہا گیا۔

”ہم نے پلوغم بے حد کم قیمت پر فروخت کر دی ہے۔ آج بھجے تباہی گیا ہے کہ یہ دنیا کی انجائی نایاب اور قیمتی ترین دعوات ہے۔ کیا اسے واپس لایا جا سکتا ہے۔“ لارڈ مالکو نے کہا۔

”جناب۔ تمام پر پاؤرڈ نے شرط نگاہی دی تھی اس لئے آپ نے خود ہی فیصلہ کیا تھا کہ کم قیمت کی لیکن کیروں نے شرط نہیں لکھی تھی اس لئے اسے فروخت کر دیا جائے اور وہ فروخت ہو گئی۔ اب تک تو وہ شاید استعمال بھی ہو چکی ہو گئی چیز۔ اب کیسے اس کی واپسی ہو سکتی۔“ شیفرہ نے اسی طرح مسودہ ان لپھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم معلوم تو کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی استعمال نہ ہوئی ہو۔“ لارڈ مالکو نے کہا۔

”لیں لارڈ۔ میں ابھی آپ کو دس منٹ بعد خوفن کرتا ہوں۔“ آپ زیرہ باوس نمبر پر موجود ہیں نا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”لیں۔“ لارڈ مالکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر

”تم کے فون کر رہے ہو“..... لارڈ مالکو نے پوچھا۔
 ”اپنے استاد ملی عمران کو“..... نائیگر نے جواب دیا۔
 ”علی عمران۔ اود۔ اسے تو انجمنی خطرناک ایجت کہا جاتا ہے۔
 اور تمہاری کارکردگی دیکھ کر اب مجھے اس بات پر یقین آ گیا ہے۔“
 لارڈ مالکو نے کہا تو نائیگر بے اختیار سکردا دیا۔ وہ ساتھ ساتھ نمبر بھی
 پرنس کرتا جا رہا تھا اور آخر میں اس نے لاڈوڑ کا مبنی بھی پرسکر کر
 دیا تاکہ عمران جب اس کی کال سن کر اسے شباش دے تو لارڈ مالکو
 بھی سن لے۔

”علی عمران ایم ایش سی۔ ذی ایش سی (اکسن) بول رہا ہوں۔“
 رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کی گفتگو آواز سنائی وی۔

”نائیگر بول رہا ہوں باس۔“..... نائیگر نے موذبانہ لمحے میں کہا۔
 ”تم کس جگہ میں کھو گئے ہو۔ تمہاری طرف سے کوئی اطلاع
 نہیں ہے۔“..... عمران کا لمحہ یکختن بدلتا گیا تھا۔

”باس۔ میں لارڈ مالکو کا کھوچ لگا رہا تھا کیونکہ صرف اسے ہی
 معلوم تھا کہ پانچ دھات اب کہاں ہے اور میں نے۔“..... نائیگر نے
 فخرانہ لمحے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”تم نے اتنے طویل عرصے میں یہی معلوم کیا ہے کہ لارڈ مالکو
 نے یہ دھات کہاں فروخت کی ہے تو میں نے یہاں بیٹھے ہیٹھے
 معلوم کر لیا ہے۔ لارڈ مالکو نے یہ دھات کیروں حکومت کو فروخت
 کی ہے۔ تم فوری طور پر واپس آ جاؤ۔“..... دوسری طرف سے عمران

”لارڈ صاحب۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے
 مطابق پڑشم بھی استعمال نہیں ہوتی۔ جس لیبارٹری میں اسے استعمال
 کیا جاتا ہے اس کی تحریک میں ابھی اڑھائی ماہ میرے لگیں گے اس
 لئے اسے محفوظ کر لیا گیا ہے لیکن اب یہ ہمیں دامنی نہیں مل سکے گی
 کیونکہ حکومت کیروں نے اس سطہ میں اس لیبارٹری کی تحریک پر کثیر
 رقم خرچ کر دی ہے۔“..... شیفرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میں نے تو دیے ہی کہا تھا۔ اوکے۔“..... لارڈ مالکو نے
 یہ کہہ کر سر ہلایا تو نائیگر نے رسیدور واپس کریڈل پر رکھا اور خود ساتھ والی
 کرتی پر بیٹھ کر اس نے رسیدور اخیلہ اور انکوارٹری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔
 ”لیں۔ انکوارٹری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ایک نسوائی آواز
 سنائی دی۔

”یہاں سے پاکیشا اور اس کے دار الحکومت کا رابطہ نہ رہے۔“
 نائیگر نے کہا۔

”پاکیشا۔“..... دوسری طرف سے چونکہ کر پوچھا گیا۔
 ”لیں۔ براعظم ایشیا کا ملک پاکیشا۔“..... نائیگر نے جواب دیا۔
 ”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو نائیگر بھجو گیا کہ
 وہ اب کمپیوٹر پر چک کر کے اسے تائے گی۔

”بلو۔“..... چند لمحوں بعد انکوارٹری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔
 ”لیں۔“..... نائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گے
 اور نائیگر نے کریڈل دبا دیا۔

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نائیگر کے پھرے پر شرمندگی سے ہلاکا سا پینٹ آ گیا۔ وہ اتنی لبی جو چڑی کا رکروگی اور اپنی جان پر کھلیل کر جو کچھ معلوم کر سکا تھا اس کا خیال تھا کہ اسے سن کر عمران اسے دل کھول کر شباش : ہے گا اور اس کی کارکردگی کو خراج تمیں پیش کرے گا اور اسی لئے اس نے لاڈوڑ کا بٹن پر لیں کیا تھا تاکہ اس خراج تمیں کو لارڈ مالکو بھی سن لے لیں اس کی یہ پیچگانہ حرکت الائس کے لئے شرمندگی کا باعث بن گئی تھی۔

”تمہارے استاد کو پا کیشی پیشے ہیئے کیسے اس بات کا علم ہو گیا۔ اس کا علم یا تو سیفڑہ کو تھا یا پھر مجھ۔ پھر اسے کیسے معلوم ہو گیا لارڈ مالکو نے انجینیور جیرت بھرے لبھے میں کہا تو نائیگر کے پھرے پر یکھنٹ سکراہٹ پھیل گئی۔

”عمران صاحب نائیگر کو ملکن بنانا جانتے ہیں“... نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ تھی وہ انھوں کو تھرا ہو گیا۔ ”مجھے رہا کر دو۔ میں نے تمہارے ساتھ تھاون کیا ہے اور میں دعده کرتا ہوں کہ آئندہ بھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا۔“... لارڈ مالکو نے کہا۔

”سوری لارڈ مالکو۔ تمہیں رہا کرنا اپنے آپ کے ساتھ ظلم کرنا ہے“... نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے تر تر اہست کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گویاں لارڈ مالکو کے سینے پر پارش کی طرح بر سے لگیں۔

کیروں کی سرکاری ایجنسی ہاک آئی کا چیف کریل براؤن اپنے
آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ پاس ڈپے ہوئے فون کی
تجھنیچی بھی اُنکی تو اس نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اخالیا۔
”لیں“.... کریل براؤن نے کہا۔

”وُنیفس سیکریٹری صاحب سے بات کریں“.... دوسری طرف سے مودو بائسہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بھلکی سی کلک کی آواز سنائی دی تو کریل براؤن سمجھ گیا کہ وُنیفس سیکریٹری کے ساتھ رابطہ ہو گیا ہے۔

”کریل براؤن بول رہا ہوں سر“... کریل براؤن نے مودو بائسہ لبھے میں کہا کیونکہ اس کی ایجنسی بھی وُنیفس سیکریٹری کے تحت ہی تھی۔

”کریل براؤن۔ کیروں نے پلنیم وھات کر اُن کے لارڈ مالکو

اور اس زیر و پاؤں میں ناقابل یقین سائنسی حلقی انتظامات کے
گھنے تھے لیکن جملہ آوروں نے جس کے بارے میں وہاں خفیہ
کیروں اور پوس سے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق ایک
پاکیستانی شخص نائیگر گلہار اس کے ذریعے اندر داخل ہوا اور پھر اس
نے بہان کے تمام سائنسی انتظامات کو تخلیت دیتے ہوئے وہاں قفل
عام کر دیا۔ چار سلسلے افراد کے ساتھ دعویوں اور مشین روم میں
مردوں کو بھی ہلاک کر دیا اور جس خاص بات کا علم ہوا ہے اور جو
ہمارے لئے انتہائی خطرے کا باعث ہے وہ یہ کہ لاڑناکوں سے اس
نائیگر نے معلوم کر لیا ہے کہ پلٹم دھات کیروں نے خریدی ہے۔
اس نائیگر نے وہیں سے فون پر پاکیستانی میں اپنے استاد علی عمران
سے بات کی تو عمران نے اس کے بتانے سے پہلے بتا دیا کہ اسے
معلوم ہے کہ مالکو گروپ نے پلٹم دھات کیروں کو فروخت کی ہے
اور عمران نے نائیگر کو ڈائٹنے ہوئے کہا کہ وہ جلد از جلد واپس آ
جائے تاکہ وہ پلٹم دھات کی واپسی کے لئے مش پر کام کر سکیں۔
ڈینس سیکرری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہ تو کریل براؤن کے
پھرے پر انتہائی حرمت کے نثارات ابھر آئے۔

”لاڑناکوں تو بے حد طاقتور گروپ کا مالک تھا جناب۔ اس کی
حکیمی تو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھی اور لاڑناکوں کو ناقابل تنفس سمجھا
جاتا تھا۔..... کریل براؤن نے کہا۔
”ہاں۔ لیکن اب موجودہ صورت حال میں پلٹم دھات شدید

گروپ سے خریدی تھی۔ آپ کو اس کی تفصیل کا علم ہے۔“ ڈینس
سیکرری کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

”لیں سر۔ مجھے فائل بھجوائی گئی تھی۔ اس دھات کی خریدار پر
پاورز بھی حصہ لیکن ہم نے ان سے خاصی کم قیمت میں اسے خرید لیا
ہے۔..... کریل براؤن نے کہا۔

”پس پاورز جب زیادہ قیمت لگا رہی حصہ تو پھر ہمیں کیوں کم
قیمت پر لاڑناکوں نے یہ دھات فروخت کی اس لئے کہ پس پاورز
نے شرط لگائی تھی کہ وہ سودے کی بات قیمت ادا کریں گے اور اگر
پاکیشی سیکرٹ سروں اس دھات کے پیچھے آئی تو پھر باقی ہاف قیمت
ادا کیں کی جائے گی ورنہ تین ماہ بعد باقی بات قیمت ادا کر دی
جائے گی جبکہ ہم نے اسی کوئی شرط نہیں لگائی تھی۔..... ڈینس
سیکرری نے کہا۔

”لیں سر۔ فائل میں یہ سب درج ہے سر اور دیے بھی اس
دھات کی خریداری خفیہ ہے سوائے لاڑناکوں کے جو خفیہ رہتا ہے حتیٰ
کہ اس کے اپنے آدمیوں کو بھی اس کے بارے میں کوئی علم نہیں
ہوتا اس لئے کسی کو یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ پلٹم دھات کیروں
نے خریدی ہے۔..... کریل براؤن نے کہا۔

”تو اب یہ اطلاع سن لو کہ کرانس میں مالکو گروپ کے چیف
لاڑناکوں کو اس کے خفیہ ملکاتے زیر و پاؤں میں گولیاں مار کر بلاک
کر دیا گیا ہے۔ اس کی لائش کریں پر ریوں سے جکڑی ہوئی ملی ہے۔

ہوا ہے..... دوسری طرف سے ڈیرل نے کہا۔
 ”تم اس وقت کہاں ہو؟..... کرٹل براؤن نے پوچھا۔
 ”اپنے آفس میں ہوں۔ کیوں۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے؟۔
 ڈیرل نے پوچھ کر پوچھا۔

”ہاں۔ تم سے ایک خاص معاطلہ پر تفصیل سے بات کرنی ہے۔ تم میرے آفس آ جاؤ۔ میں تمہارا انتخاقار کر رہا ہوں“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”کس سلسلے میں بات کرنی ہے؟..... ڈیرل نے پوچھا۔
 ”پاکیشی سیکرٹ سروس کے ہارے میں“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”اوکے۔ میں آ رہا ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ تم ہو گیا تو کرٹل براؤن نے بھی رسیور رکھ دیا اور ساتھ چڑپے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے کیے بعد دیگرے تین ہنپ پر لیں کر دیئے۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
 لہجہ مودودیات تھا۔

”ریپریوز کے ڈیرل آ رہے ہیں۔ انہیں میرے آفس پہنچا دینا“.....
 کرٹل براؤن نے کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرٹل براؤن نے رسیور رکھ دیا۔

خطرے میں آ گئی ہے۔ لاحقہ اب پاکیشی سیکرٹ سروس کیروں کا رش کرے گی اس لئے اب آپ نے ہر طرح سے ہوشیار اور پونکنا رہتا ہے اور آپ نے روپی روز کو ان کے خاتمے کا نامک دیا تھا اسے بھی ارت کروں“..... ویپس سیکرٹ سروس نے تھکانہ لجھے میں کہا۔

”لیں سر“..... کرٹل براؤن نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ کہنے ملکن ہو گیا۔ لا رہ مانکو ما را گیا ہے۔ ویری سین۔ الیا تو سوچا بھی نہ جا سکتا تھا اور اس ناقابل تسبیح آدمی کو صرف ایک آدمی نے تسبیح کر لیا۔ ویری سڑخ“..... کرٹل براؤن نے خود کامی کے انداز میں پڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ تھا اس نے رسیور انخلایا اور یہ بعد دیگرے دو ہنپ پر لیں کر دیئے۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے مودودیہ آواز سنائی دی۔
 ”ڈیرل جہاں گئیں بھی ہو یہری اس سے بات کرواؤ“..... کرٹل براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی حکمتی بچ آجھی تو کرٹل براؤن نے رسیور انخلایا۔

”لیں“..... کرٹل براؤن نے کہا۔
 ”جناب۔ ڈیرل لائیں پر ہیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بلو۔ کرٹل براؤن بول رہا ہوں“..... کرٹل براؤن نے کہا۔
 ”ڈیرل بول رہا ہوں۔ تمہاری آواز اور لہجہ بدلا ہوا ہے۔ کیا

گھنٹی بج اُنھی تو اس نے رسیور اٹھا یا۔
”میں“ کریں براون نے کہا۔
”مسٹر شیفڑا لائکن پر ہیں۔ بات تھی۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جلو۔ کریں براون بول رہا ہوں۔“ کریں براون نے کہا۔
اس نے اپنی اپنی کے بارے میں کچھ بھی کہا تھا کیونکہ اسے معصوم
قاکر فون آپ پر تھے پہلے تو اس بارے میں اسے بتا دیا ہو گا۔
”شیفڑا بول رہا ہوں۔ فرمائیے۔“ دوسری طرف سے ایک
بخاری آواز سنائی دی۔

”آپ کے ذریعے کیروں نے پانچ دھنات خریدی تھی اور آپ
نے خاتم دی تھی کہ لاڑ ماںکو گروپ اس قدر طاقتور اور خوبی ہے
کہ کسی کو اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا لیکن اب ہمیں
اطلاع ملی ہے کہ لاڑ ماںکو کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان سے
معلومات حاصل کرنی گئی ہیں کہ یہ دھنات کیروں نے خریدی ہے۔
کریں براون نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ ہمارے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ
ایسا ہو سکتا ہے۔ بہر حال لاڑ ماںکو کے بعد اب اس گروپ کا چیف
میں ہوں اور اب یہ لاڑ ماںکو گروپ نہیں بلکہ شیفڑا گروپ بن پکا
ہے اور اگر آپ کو کوئی یہ بخشی ہو تو آپ وہ دھنات ہمیں واپس
داہے دیں اور جتنی رقم آپ نے ادا کی ہے وہ آپ کو واپس دے

”ہمیں ان عفریتوں کے خلاف کوئی منظم نیت و رک بنا پڑے
گا۔ یہ عام انداز میں قابو نہیں آئیں گے۔ جو لاڑ ماںکو کو ٹالش کر
کے ہلاک کر سکتے ہیں وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔“ کریں براون نے کہا۔
اس کے ساتھ ہی اسے ایک خیال آیا تو اس نے اٹھ
کر سائیڈ دیوار میں موجود ایک الماری کے پٹ کھولے اور ٹھلے
خانے میں موجود فالمون میں سے ایک فائل نکال کر اس نے الماری
بند کی اور فائل لا کر میز پر رکھ دی۔ اسے خیال آیا تھا کہ فائل میں
یہ درج تھا کہ پہنچ دھنات کا سودا لاڑ ماںکو کے اسٹینٹ شیفڑے کے
ذریعے کیا گیا ہے اور شیفڑا نے اس بارے میں اپنی خاتم دی تھی
کہ دھنات کی مقدار پوری ہے۔ اس کا فون نمبر بھی دیا گیا تھا۔ اس
نے سوچا کہ شیفڑا سے بات کی جائے کہ لاڑ ماںکو کی بلاکت پر اس
کا کیا تاثر ہے۔ اس نے فائل کھولی اور صفحے پہنچنے شروع کر دیئے۔
چند لمحوں بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے رسیور
اخالیا اور کیلے بعد دیگرے دو ٹھن پر پیش کر دیئے۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے مودود باند لجھے میں کہا گیا۔

”ایک نمبر توٹ کرو۔ یہ نمبر تارک کا ہے۔ اس نمبر پر جتاب
شیفڑا ہوں گے۔ ان سے میری بات کرو۔“ کریں براون نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل میں درج شیفڑا کا نمبر بتا دیا۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو کریں براون نے
ایک طویل سائنس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی

لے میرکی دوسری طرف کریں پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
”جسمیں معلوم ہے ذمیرل کہ لارڈ مالکو کے گروپ کے ساتھ کیا
اہے۔۔۔ کرل براؤن نے آگے کی طرف بیٹھتے ہوئے قدرے
سارا بچھے میں کہا۔

”کیا ہوا ہے۔۔۔ ذمیرل نے پوچھ کر پوچھا۔
”پا کیشیا سیکرت سروس کے عمران کے آدمی تائیگر نے لارڈ
مالکو نے صرف بلاک کر دیا ہے بلکہ اس سے یہ بھی معلوم کر لیا ہے
کہ اس نے پیغم و دعات کیروں کو فروخت کی ہے۔۔۔ کرل براؤن
لے کا۔

”اوہ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ لارڈ مالکو تو انجھائی خیبر رہتا تھا۔۔۔
ذمیرل نے ایسے بچھے میں کہا ہے اسے کرل براؤن کی بات پر یقین
آ رہا ہو تو کرل براؤن نے ذمینش سیکرٹری کی ہتھی ہوئی تفصیل
دیا اور۔۔۔

”اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ لوگ کیروں کا رخ کرنے
اے ہیں۔۔۔ ذمیرل نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ اور اسی لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ اب ہم مل کر
وہ اس انداز کی پانچ کریں کہ یہ لوگ ثابت ہو جائیں۔۔۔ کرل
براؤن نے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو۔۔۔ یہ ریٹ روڑ کا کام ہے اور تم دیکھنا کہ ان
کیا ہوا ہے جو اس قدر ایم جسی میں کال کیا ہے۔۔۔ ذمیرل
کے یہاں بچھے سے پہلے راستے میں ہی ان کا صفائیا کر دیا جائے

دی جائے گی۔۔۔ شیفرہ نے کہا۔
”اب تو ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔ کرل براؤن نے قدرے زم
لے چکے میں کہا۔

”پھر میرا مشورہ ہے کہ آپ اسے جلد از جلد استقبال کر لیں۔
آپ کے حق میں بھر رہے گا۔۔۔ شیفرہ نے جواب دیا۔
”کیا آپ لارڈ مالکو کی بلاکت کا انتقام لیں گے۔۔۔ کرل
براؤن نے اس کا مشورہ نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔
”ہم۔۔۔ ہم کسی سرکاری ایجنسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کیا
کرتے۔۔۔ یہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے۔۔۔ شیفرہ نے جواب
دلیا۔

”اوہ۔۔۔ گذ بائی۔۔۔ کرل براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
اسے شیفرہ کی بات سن کر بے حد یاہی ہوئی تھی۔۔۔ اس کا خیال تھا
کہ انتقام کا نام لے کر وہ اس گروپ کو بھی پا کیشیا سیکرت سروس
دیا رہا۔۔۔ اسے لا جواب کر دیا تھا اس لئے اس نے رسیور رکھ دیا
دیا تھا کہ اسے لا جواب کر دیا تھا اس لئے اس نے رسیور رکھ دیا
ایسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی وی اور پھر دروازہ کھلا اور
ڈمیرل اندر واپس ہوا۔

”آؤ ذمیرل۔۔۔ میخو۔۔۔ کرل براؤن نے اٹھ کر اس کا استقبال
کرتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا ہے جو اس قدر ایم جسی میں کال کیا ہے۔۔۔ ذمیرل

اس نے لاؤڈر کا بہن بھی پرنس کر دیا۔ شاید وہ ہوتے والی بات ہیت رکن براؤن کو بھی سنونا چاہتا تھا۔ دوسرا طرف بھٹی بجھ کی والے سانگی دیتی اور پکڑ رہیں تو اسکا لامبا جیسا۔

”پا کیشیا وار اکھومت میں ایک گروپ ہے جس کا جیف پر ماہر ہے۔ یہ انتہائی ہوشیار اور باخبر ناٹپ بوج ہیں۔ میں نے ان کو ڈیونی کانکی ہوئی ہے کہ وہ عمران کی قتلانی کرتے رہیں اور مجھے سے لے لوگ پاکیشیا سے روانہ ہوں نگہے اس فلاحت کے ہمارے میں تفصیل بتا دیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہمارے میں بھی اور ڈیونی اس فلاحت کو فضا میں کسی بھی جگہ تباہ کر سکتا ہوں“..... ڈیونی ایک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ہڑاثات ابھر آئے تھے۔ ”میلو۔ کارس بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز نے کہا۔

”اگر ایسا ممکن نہ ہمیں ہو سکے تب بھی ایز پورٹ پر انہیں زیاد سانپی دی۔ آسانی سے بلاک کیا جاسکتا ہے۔“ کرشمہ راؤن نے کہا۔ ”کیون سے ذیمرل یوں رہا ہوں۔ پر ماہر کہاں ہے؟“

”لیکن مجھے تو پورٹ میں تھی کہ عمران اپنے ساقیوں کے ساتھ اپنے کہا۔ پاکیشیا کے شامی پہاڑی صحت افزا مقامات پر تفریح کے لئے جا رہا۔ ”انہیں بلاک کر دیا گیا ہے اور اب ان کی جگہ میں نے لے لی ہے۔ اب کیا صورت حال ہے۔ یہ معلوم کرنا ہوا۔ کیا میں بیمار ہے۔ آپ کے پارے میں مجھے معلوم ہے اور آپ کے کام کی وجہ سے فون کروں،..... ذیمرل نے کہا۔

"بان کر لو۔ یقین موجود ہیں پر لیں کر کے تم اسے ڈاکریکن" "کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب" ڈیرل نے جھٹ ٹھڑے سکتے ہو۔۔۔ کرچ براون نے فون اخا کر ڈیرل کے سامنے رکھ لے گئی تھیں کہا۔ کرچ براون کے پھرے پر گئی جھٹ کے تاثرات اگر صورت کا قسم تھا۔ فون اخا کر ڈیرل نے خود ٹھپٹ ٹھپٹ آئے تھے۔

بُوئے چاودیزیں سے روزہ رہتے ہوئے یقین جو دن پر
کردیا اور پھر تجزی سے نہ بروں کرنے شروع کر دیے۔ آخوند

کا۔۔۔ ذیگر نے کہا۔
”کیا مطلب راستے
بوچا۔

پاکیشیا وار انجومت ہے۔ یہ انتہائی بولیوار اور ذیلی انگلی ہوئی ہے کہ وہ یہ لوگ پاکیشی سے روانہ ہے تا دیں اور عمران اور اس میں اس فلائن کو فضا میں نے کھلا۔

سکتے ہوں۔ کرلوں نیچے موں
بے کاری تھیں اور نہیں

پہنچ کر ادوان کا بلکہ خصوصی کمرے بھی نصب کر ادوان گا جن سے ان کا میک اپ بھی چیک ہو جائے گا اور پھر انہیں ہلاک ہونے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ البتہ ایک کام تجھیں کرنا ہو گا۔ ذیرل نے کہا۔

”کوئی سا کام“..... کرٹل براؤن نے چونک کر پوچھا۔ ”ہم کوئی رسک لئے بغیر چیکنگ ہوتے ہی انہیں فوری گولی مار دیں گے۔ اس صورت میں اگر پولیس ہمارے چیچے گل جائے تو پھر انہیں سرکاری طور پر تم نے سنبھالا ہو گا۔..... ذیرل نے کہا۔

”جنہیں۔ اس طرح سرعام گولیاں مت چالان۔ اعلیٰ حکام گور جائیں گے۔ انہیں بے ہوش کر کے کسی علیحدہ گندم لے جانا اور پھر اسی بے ہوشی کے دوران ہی گولیاں مار دینا۔ اس طرح معاملات خراب نہیں ہوں گے۔ اس کے باوجود اگر کچھ ہواتو میں سنبھال لوں گا۔..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”چلو۔ ایسے ہی سکی۔ بہر حال انہیں سرنا ہو گا۔..... ذیرل نے کہا اور انہوں کھڑا ہوا۔

”مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہتا۔..... کرٹل براؤن نے بھی اشتہر ہوئے کہا۔

”اوکے۔..... ذیرل نے کہا اور پھر محفوظ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کا ناسک دیا تھا۔ انہوں نے اپنے بہترین آدمی چارلس کی ذیل نکالی تھی۔ پھر اچانک چارلس کے ساتھ ساتھ اپنے آفس میں بینے پر ماشر کو بھی انغو کر لیا گیا۔ خیہ راستے کی حفاظت پر مامور چ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ پھر چارلس اور پھر ماشر دونوں کی لاشیں ایک دیران پارک سے میں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ چارلس کی کار بھی ایک دیران جگہ سے مل گئی۔ ہم نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مقابل چارلس کو اس دیران ملائیق سے عمران نے خود انغو کیا اور گلب سے پھر ماشر کو انھی کر لے جانے والے عمران کے دو پیوں کل جھٹی ساختی تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ چارلس اور پھر ماشر دونوں ہی عمران کی گھرانی کے پچھر میں ہلاک ہوئے ہیں۔..... کارس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ گھرانی درست طور پر جیسی کی گئی ورنہ اسے کیسے علم ہو سکتا تھا۔..... ذیرل نے کہا اسکے بعد دوسرا طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تھا اور ذیرل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریٹل پر رکھ دیا۔

”یہ لوگ کس ناپ کے ہیں۔ سیری سمجھ میں تو نہیں آ رہا۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”تم ٹھرمٹ کرو کرٹل۔ یہ جس ناپ کے بھی ہوں یہاں انہیں بہر حال ہلاک ہونا پڑے گا۔ ریڈ روز اپنے مشن میں کسی صورت ناکام نہیں ہو سکتی۔ میں کیروں چکچتے والے تمام راستوں پر نہ صرف

”جو لیا کافون آیا تھا۔ وہ سب فارغ رہ کر مر جانے کی حد تک بور ہو چکے ہیں اس لئے اگر کوئی مشن ٹیکس ہے تو انہیں شاید پہاڑی طاقوں میں جانے کی اجازت دی جائے۔“..... بلیک زیر دنے کہا۔

”تو پھر تم نے کیا جواب دیا ہے؟“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے انہیں کہا کہ ایک مشن ابھی پائیں میں ہے اور ایک بخت کے اندر اس سلسلے میں قیصلہ ہو جائے گا کہ کیا یہ مشن بنتا ہے یا نہیں اس لئے ایک بخت تک وہ انتظار کریں۔“..... بلیک زیر دنے جواب دیا۔

”انہوں نے پوچھا ہو گا کہ کیا مشن ہے۔ ایسے معاملات میں تو وہ دیسے بھی ہے صدمتیں رہتے ہیں۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ جو لیا نے مشن کے بارے میں اپنی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے یہ کہہ کر بات جنم کر دی کہ وقت آنے پر انہیں بتا دیا جائے گا۔“..... بلیک زیر دنے جواب دیا۔

”تو اب مجھے کیوں فون کیا ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”اس لئے کہ آپ کو اب معلوم تو ہو چکا ہے کہ پلائم وحدات کیروں حکومت کی تجویزیں میں ہے۔ پھر آپ کیوں ایمان سے

عمران اپنے قمیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطابق میں مصروف تھا کہ فون کی تھی تیج آنھی تو اس نے با تھک بڑھا کر رسیدر اخالیا۔

”علی عمران ایم ائس سی۔ ذی ایس سی (کسن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے ٹکٹشت لیج میں کہا۔

”ظاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔“..... دوسری طرف سے بلیک زیر دنے اپنی اہل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”کوئی خاص بات جوتم نے فون کی ہے۔“..... عمران نے چکر کر پوچھا کیونکہ بلیک زیر دنے عام حالات میں قمیٹ پر فون نہیں کرتا تھا۔

”آپ نے جو لیا اور دوسرے ساتھیوں کو مشن کے بارے میں کچھ بتایا ہے؟“..... بلیک زیر دنے کہا۔

”نہیں۔ کیوں۔“..... عمران نے ایک بار پھر چوک کر پوچھا۔

کام شروع کر دیں گے۔..... عمران نے کہا۔
”آپ نائگر کوڑا سعیر سے کال کر لیں۔..... بیک زیر و نے
کہا۔

”میں نے کوشش کی ہے لیکن نائگر پر کال رسیدور جنہیں ہو
رہی۔ اس کا نائگر یا تو کہن گریا ہے یا پھر خراب ہو گیا ہے۔۔۔
عمران نے کہا۔

”اگر وہ کال اندھیں کر رہا تو اسے کوئی خطرناک صورت حال
بھی تو پیش آ سکتی ہے۔..... بیک زیر و نے تشویش بھرے لہجے میں
کہا۔

”موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ویسے انشاء اللہ وہ
ہر خطرے کا مقابلہ کر سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”خیک ہے۔ اللہ حافظ۔..... بیک زیر و نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا تو عمران نے رسیدور رکھا ہی تھا کہ فون کی
تمثیلی یعنی انہی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیدور اخراجیں
”لیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (A.S.S) بول رہا
ہوں۔..... عمران نے اپنے مخصوص قلبتے لہجے میں کہا۔

”نائگر بول رہا ہوں۔ بن۔..... دوسرا طرف سے نائگر کی
آواز سنائی دی۔

”تم کس جگل میں کھو گئے ہو۔ تمہاری طرف سے کوئی اطلاع

بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔ جتنی دیر ہو گی اتنے ہی معاملات خراب ہوتے
جا سکیں گے اور دو لوگ اسے استعمال کر لیں گے۔۔۔ بیک زیر و نے
کہا۔

”تمہاری بات درست ہے کہ مجھے پر ماشر کے ذریعے
معلومات مل چکی ہیں لیکن میں نائگر کی کال کے انتفار میں ہوں۔۔۔
عمران نے کہا۔

”لیکن نائگر تو مانکو گروپ کے خلاف کام کر رہا ہے اور مانکو
گروپ کرانس میں ہے جبکہ یہ مشن کیرون میں مکمل ہوتا ہے۔ اس
صورت میں نائگر کیا معلومات دے سکتا ہے۔۔۔ بیک زیر و نے
کہا۔

”میں دراصل پر ماشر کے ذریعے ملنے والی معلومات کو کفرم
کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بات میرے طبق سے نہیں اتر رہی کہ چشم
بھی دھمات کو پر پاؤ رن کی بجائے ایک عام یورپی ملک کیرون غیرہ
لے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی پر پار نے کیرون کو بطور ذمی استعمال کیا
ہوا اور ہم خواہ تجواد کیرون جا کر لوگوں سے لڑتے پھریں۔۔۔ عمران
نے کہا۔

”بات تو آپ کی واقعی قابل غور ہے لیکن نائگر کب روپر
دے گا۔۔۔ بیک زیر و نے کہا۔

”تم نے ایک بفتہ دیا ہے میران کو۔ اس ایک بفتہ کے اندر
اندر ضرور روپرٹ جائے گی درست پھر ہم پیغمبر کفرمیں کے مشن پر

طہر۔۔۔ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ کم از کم مجھے تو اپنی ڈگریاں منسوب کریں۔۔۔ اس بار بیک زیر و نے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ کیوں۔ کیا تم نے میری ڈگریاں منسوب کر دی ہیں یا خود مجھ سے ہر یہ ڈگریاں لے لی ہیں۔۔۔ عمران نے کہا تو بیک زیر و نے اختیار اپنے پر ادا۔

”ویسے ہونا ایسے ہی چاہئے کہ آپ کی ڈگریاں منسوب کر دی جائیں۔۔۔ بیک زیر و نے بتتے ہوئے کہا۔

”لکھوپھر کا کرنا چاہتا ہے اور آکھیں وحدتی ہو جاتی ہیں۔۔۔ سر کے بال از جاتے ہیں اور پھرے کا رنگ ہلدی جیسا ہو جاتا ہے پھر جا کر اتنی ڈگریاں ملتی ہیں۔۔۔ تم خواہ کوہاں انہیں منسوب کراؤ گے۔۔۔

عمران نے بڑے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کے ساتھ تو ان میں سے کوئی کام نہیں ہوا۔۔۔ بیک زیر و نے بتتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارسے۔ یہ راز کی بات ہے۔ سمجھے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”راز کی بات۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کی ڈگریاں جعلی ہیں۔۔۔ بیک زیر و نے سکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ڈگریاں تو ڈگریاں ہوتی ہیں۔ جعلی کیسے ہو سکتی ہیں۔۔۔ عمران

ہی نہیں ہے۔۔۔ عمران نے سر لہجے میں کہا تو ناگیر نے اسے بتانا چاہا کہ اس نے لارڈ مالٹو کو ٹھیک کر اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں کہ اس نے پلوغ و حاتم کس کو فروخت کی ہے تو عمران نے اس کی بات کاٹ کر اسے خود ہی اس بارے میں بتا دیا اور ساتھ ہی اسے فوری واپس آئے کا کہہ کر اس نے رسید رکھ دیا۔ اسے واقعی ناگیر پر غصہ آگیا تھا کہ اس کے روپورث نہ کرنے کی وجہ سے اس کا وقت شاغر ہو رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ پلوغ و حاتم کیوں کو ہی فروخت کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسید رکھا کر فہر پر یہی کرتے شروع کر دیے۔

”جو لیا بول رہی ہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہیں جو لیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسو۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”لیں سر۔ ٹکم سر۔۔۔ جو لیا کا لہجہ ہے حد موبایل ہو گیا تھا۔” عمران تجھہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ تم دہان صدر، کیپن ٹھیل، تھویر اور صالو کو کال کر لو۔ تھیں آج رات ہی مشن کے لئے کیوں روانہ ہونا ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریل دیا دیا اور پھر تو ان آئے پر اس نے ایک بار پھر فہر پر یہی کرنے شروع کر دیے۔

”ایکسو۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (A-سکن) بول رہا ہوں

نے بیٹھے جوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ اس دنیا میں سارا مسئلہ ہی پرده اٹھنے کا ہوتا ہے۔ مخانی کی دکان میں تجی ہوئی رنگ برگی مٹھائیاں دیکھتے کے بعد اگر جہاں مٹھائیاں تجی ہیں وہاں کا پرده اٹھا دیا جائے تو سارے رنگ مدھم پڑ جاتے ہیں اور ساری لذتیں فتا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ہولوں میں بینچہ کر خیوصورت انداز میں بجے ہوئے کھانوں کے چھارے لینے سے پہلے اگر اس ہول کے پکن کا پرده اٹھا دیا جائے تو سارے چھارے ہوا میں اڑ جاتے ہیں۔“..... عمران کی زبان روشن ہو گئی۔

”آپ تھیک کہتے ہیں۔ ہر حال آپ نے فون کیوں کیا تھا۔ اس بات پر سے پرده اٹھا دیں۔“..... بلیک زیرہ نے کہا۔

”تمہارے فون کے بعد ناگیر کا فون آیا تھا۔ اس نے لاڑہ مالکو کو آخونا کر گیر کر اس سے معلوم کر لیا ہے کہ پلٹن وہات اس نے کیروں کو فروخت کی ہے اس لئے میں نے جو لیا کو پلٹر ایکٹو کہہ دیا ہے کہ عمران ان کے پاس آ کر انہیں مشن کے پارے میں بریف کرے گا اور وہ کیپن ٹکلیں، صدر، توبیر اور صالت کو اپنے فلیٹ پر کال کر لے اور تم فوری طور پر کیروں کے ہسایہ ملک جارچان کے دار الحکومت شاگر کے لئے کاغذات، تکشیں وغیرہ تیار کر لو اور شاگر میں اپنے قارن الجیت کو کہہ دینا کہ وہ ہمارے لئے کوئی کوئی ہاڑ کر لے۔“..... عمران نے کہا۔

نے کہا۔

”تو پھر راز کن بات کا ہے۔“..... بلیک زیرہ اپنی بات پر اڑ گیا تھا۔

”اچھا چلو بتا دیتا ہوں۔ ایک صاحب نے کالونی میں اپنے مکان کے ستوں پر اپنا شم پیٹک لکھی ہوئی تھی جس پر ان کے نام کے پچھے ڈاگریوں کی قطار تھی۔ لکھا ہوا تھا اے جے کے اور آگے بریکٹ میں گریٹ لینڈ۔ سب پر ان کی علمی قابلیت کا بڑا رب عب پڑتا تھا۔ ایک روز ان کا ایک گہرا دوسٹ کافی عرصے بعد ان سے ملنے آیا تو اسے یہ ڈاگریاں دیکھ کر بے حد تجھ ہوا کہ یہ کبھی اپنے محلے سے باہر نہیں گیا اور پڑھانی کے معاملے میں آٹھویں کلاس سے آگے ہیں پہنچا۔ پھر یہ کیسے گریٹ لینڈ سے اے جے کے کی ڈاگری لے کر آ گیا۔ چنانچہ اس نے دوست کو گھیر لیا۔ جب اس نے اسے بہت مجور کیا تو ان صاحب نے بتایا کہ اے کا مطلب ہے آرزو، جے کا مطلب ہے جانے اور کے کا مطلب ہوا کی اور آگے لکھا ہوا ہے گریٹ لینڈ۔ مطلب ہوا کہ آرزو جانے کی گریٹ لینڈ اور ساتھ ہی کہا کہ اب تم بتاؤ کہ گریٹ لینڈ جانے کی آرزو کھٹا کوئی جرم ہے، گناہ ہے۔“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرہ اپنی عادت کے برعکس بے اختیار مکمل حصہ کر پڑا۔

”تو آپ بھی ڈاگریوں سے پرده اٹھا ہی توں۔“..... بلیک زیرہ

"یہ محنت گزیدہ کیا ہوتا ہے۔ نجاتے کپال کہاں سے لفظ ڈھونڈ کر لے آتے ہو۔" جولیا نے دروازہ بند کر کچھ ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے۔ اسی بھی کیا کم علمی کہ محنت کا مطلب ہی نہ آئے۔" عمران نے ہال کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جمال صدر، کیپشن ٹکلیں، توبیر اور صاحبو موجود تھے۔

"محنت کا مطلب تو مجھے معلوم ہے۔ پہ گزیدہ کیا مطلب ہوا۔" جولیا نے کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ مس جولیا کس کا مطلب پوچھ رہی ہیں۔" صدر نے چونکہ کچھ جوچہ جمال عمران سلام کر کے ایک خالی کری پر بیٹھے چکا تھا۔

"جولیا نے ڈور فون سے پوچھا کہ دروازے یہ کون ہے۔ میں نے جواب دیا محنت گزیدہ۔ اب یہ پوچھ رہی ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گزیدہ کا مطلب تو میرے خیال میں ڈسا ہوا ہے جیسے مار گزیدہ سانپ کا ڈسا ہوا۔" کیپشن ٹکلیں نے کہا۔

"لیکن گزیدہ کا مطلب پسند کیا ہوا، چھانتا ہوا بھی ہوتا ہے جیسے لفظ بر گزیدہ، بڑی روحانی شخصیت کو کہتے ہیں۔" صدر نے بھی مطلب بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ یہ تو واقعی تھے مجھ سامنے آنے لگ گئے ہیں۔" صاحب نے جیسے بھرے بھجے میں کہا۔

"آپ نے کب روانہ ہوتا ہے۔" بلکہ زیر و نے اس بار صحیدہ بھجے میں کہا۔

"آن رات یا کل صحیح کو۔ جو جملی قلاعٹ ٹلے۔ اہم سب نے پورپی میک اپ میں جاتا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا۔" عمران نے کہا۔

"تحمیک ہے۔ ہو جائے گا تمام انظام۔" بلکہ زیر و نے کہا تو عمران نے رسیدور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ ذریںگہ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس رہائش پلازا کی طرف پڑھی جا رہی تھی، جہاں جولیا کا قلیٹ تھا۔ پلازا کی وسیع و عریض پارکنگ میں جب اس نے کار روکی تو وہاں صدر اور کیپشن ٹکلیں کی کاریں موجود تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ توپی اسی رہائش پلازا میں رہتا ہے جہاں صدر رہتا ہے اور کیپشن ٹکلیں اور صاحبو دونوں مسائے ہیں اس لئے یہ دونوں ہی اپنے ہسپاں کے ساتھ قلیٹ میں پہنچ چکے ہوں گے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کے غیریت کی کمال بنل پر انگلی رکھ دی۔

"کون ہے۔" کنک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"محنت گزیدہ۔" عمران نے جواب دیا تو کنک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور عمران اندر واپس ہوا تو سامنے جولیا موجود تھی۔

ہوں۔ مطلب ہے کہ میں اپنی ٹکل دیکھنے سے بھی ذرتا ہوں حالانکہ آئینے میں آدمی کو اپنا پیر و می نظر آتا ہے لیکن چونکہ مجھے لوگوں نے اس قدر ڈسائے ہے کہ اب میں آئینے میں اپنی ٹکل دیکھنے سے بھی ذرتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

"واقعی بڑی خوبصورت اور معنی خیز بات کی گئی ہے۔..... صدر نے کہا۔

"چلو یہ بات تو سمجھ میں آگئی لیکن محنت گزیدہ کا کیا مطلب ہوا۔..... کیپن ٹکلیں نے کہا۔

"لیکن سے نصانی کتب میں پڑھتے آئے ہیں اور تمام بزرگ بھی سیکھیں کرتے ہیں کہ محنت کرو، محنت کرنے والے کو ترقی ملتی ہے۔ محنت کامیابی کی کمی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہرے ساتھ والا کام ہوا ہے۔ میں مشن میں محنت کرتا ہوں تو مجھے کہا جاتا ہے کہ تمہاری محنت کی وجہ سے ہم سب بے کار ہو گئے ہیں اس لئے تم محنت نہ کرو تو میں محنت گزیدہ ہو گیا۔..... عمران نے اپنی بات کی دضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب بے انتیار پس پڑئے۔

"ہم نے یہ بھیں کہا کہ آپ محنت نہ کریں۔ ہم نے تو یہ درخواست کی ہے کہ ہمیں محنت تو دور کی بات ہے کام تو کرنے دیا کریں۔..... صدر نے کہا۔

"لیکن ہے۔ چونکہ میں تم سے وعدہ کر چکا ہوں کہ اس پارتم سب کو کام کرنے کا بھرپور موقع دوں گا اس لئے میں تمھیں مشن

"گزیدہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اگر اسے زبر کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے ذکر مارا ہوا۔ جیسے مار گزیدہ یعنی ساپ کا ذسا ہوا۔ ہمارے ایک معروف شاعر نے اپنے ایک شعر میں مرد گزیدہ استعمال کیا ہے یعنی آدمیوں کا ذسا ہوا اور اگر گزیدہ پیش کے ساتھ پڑھا جائے تو پھر اس کا مطلب ہوتا ہے پسند کیا ہوا۔ احکام کیا ہوا جیسے بر گزیدہ یعنی بڑی روحاںی شخصیت۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمال ہے۔ صرف زبر اور پیش سے لفظ کے معانی اسی بدلت جاتے ہیں۔..... صاحب نے کہا۔

"زبانوں کا علم بے حد و پیچ ہوتا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو آپ نے یہ محنت گزیدہ کہا ہے۔ کیا زبر سے کہا ہے یا پیش سے۔..... صدر نے کہا۔

"میں نے تو زبر سے ہی بولا ہے۔..... عمران نے بڑے مضموم سے لپجھ میں کہا۔

اس کا مطلب ہوا محنت کا ذسا ہوا۔..... صدر نے جیرت بھرے لپجھ میں کہا۔

"ہاں۔ جس طرح بڑے شاعر نے مرد گزیدہ کہا ہے یعنی آدمیوں کا ذسا ہوا انہوں نے شعر میں اسے بڑے خوبصورت المazar میں استعمال کیا ہے کہ میں آئینے سے ذرتا ہوں کیونکہ مرد گزیدہ

نے مجھے کال کر لیا اور ایک سانچس داں ڈاکٹر جیب سے مل دیا۔ ڈاکٹر جیب نے ان پلٹم دھات کے چند ذرے استعمال کرنے ہوئے چدیہ تین نیجے لکھنا لوگی میں انجامی جیرت انجیز کامیابی حاصل کر لی جس کی تفصیل کا تو موقع نہیں ہے، بہر حال یہ ایجاد ایک پائیکشہ چیپ کی صورت میں ہے۔ اس چیپ کے استعمال سے یوں سمجھ لونکہ کہ دفائی طور پر بے حد محفوظ ہو سکتے ہیں لیکن اس کے لئے چند گرام پلٹم دھات چاہئے تھی جو انجامی نایاب اور مہنگی ہے۔ مجھے پوچھ لئے نایاب نے اس پارے میں اطلاع دی تھی اس لئے میں نے جب ایک ہزار گرام پلٹم دھات کی بہادرستان اور پائیکشہ کے سرحدی علاقے سے دستیابی کی بات کی تو سرو اور اور ڈاکٹر جیب دونوں میرے سر ہو گئے کہ مجھے یہ دھات واپس لانی چاہئے تاکہ پائیکشہ کا دفاع محفوظ ہو سکے لیکن میں نے انکار کر دیا کہ یہ پوچھ لئے پائیکشہ کی ملکیت نہیں ہے اس لئے اس کا حصول اور استعمال بے اصولی کے مزراوف ہے۔ البتہ میں نے سرو اور سے ہوئے والی ملاقات کی اطلاع چیف کو دے دی تو چیف نے بھی میرے موقف سے اتفاق کیا کہ ہمیں بے اصولی نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ چیف کو پوچھ لئک کا دفاع بے حد عذیز ہے اس لئے چیف نے کوئی راست نکالنے کے لئے یہ کام سرسلطان کے ذمے الگ دیا۔ سرسلطان، چیف سے بھی زیادہ مک و قوم کے فائدے کو سوچتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بہادرستان کی حکومت سے بات کی۔

کے پارے میں بریف کر دیتے ہوں۔ عمران نے سمجھ دیجے میں کہا تو سب سمجھیدہ اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ ”کیا منش ہے عمران صاحب۔ ذرا تفصیل سے بتائیں تاکہ ہم اس پر کام کرنے کا کوئی لا جگہ مل طے کر سکیں۔“ صاحب نے کہا۔ ”پاکیشہ اور بہادرستان کے سرحدی پہاڑی علاقے میں اقوام متعدد کے معدنیات کو حاصل کرنے والے خصوصی سیارے نے پلٹم نامی ایک نایاب سانچی دھات کی اشاعتی کی۔ کرانس میں ایک بیان الاقوامی گروپ ہے جسے مانکو گروپ کہا جاتا ہے۔ اس گروپ نے نیشات اور اسلئے کی میں الاقوامی اسمانگ کے ساتھ ساتھ ایک سیکشن نایاب سانچی دھاتوں کے حصول کا بھی بیلیا ہوا ہے۔ یہ نایاب سانچی دھاتیں حاصل کر کے پر پادرز اور مگر سانچی لیہاریوں کو انجامی بھاری قیمت پر فروخت کرتے ہیں اور اس گروپ کا چیف لاڑکانہ کہلاتا ہے اور تمہارے چیف ایکٹھوں کی طرح خوبی رہتا ہے۔ اس مانکو گروپ نے بہادرستان کے سرحدی علاقے میں پائیکشہ کے راستے داخل ہو کر یہ دھات جس کی مقدار تقریباً ایک ہزار گرام ہے خاموشی سے حاصل کر لی اور خاموشی سے واپس کر لیں گے۔ اس پارے میں ہیٹلر کو علم ہو گیا۔ اس نے مجھے بتایا لیکن میں نے اس کی برواء نہ کی کہ ایک تو یہ دھات پائیکشہ سے نہیں بلکہ بہادرستان سے ملی تھی، دوسرا لیکن نایاب دھاتیں تو ملتی رہتی ہیں ہم کس کس کے پیچھے بھاگتے رہیں لیکن اس دوران سرو اور

”یہ معلوم نہیں ہے کہ کیروں نے یہ دھات اپنے لئے خریدی ہے یا وہ بھی کیش ایجنسٹ کا روپ ادا کرے گا۔ بہر حال اس وقت یہ دھات کیروں میں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”یہ بات آپ کیسے اس قدر یقین سے کہ رہے ہیں؟“ صدر نے کہا۔

”اس نے کہ کیروں حکومت کو بھی خدا شنا کہ پاکیشی سکرت سروں اس دھات کے حصول کے لئے حرکت میں آئے گی اور پاکیشی سکرت سروں تو واقعی سکرت ہے۔ البتہ یہ کرانے کا سپاہی سب کے سامنے رہتا ہے اس نے انہوں نے بیہاں ایک گروپ کے ذریعے میری تحریک شروع کر دی۔ مجھے تحریک کا علم ہو گیا اور میں نے تحریک کرنے والے کو گھیرایا اور اسے رانا ہاؤس میں لے آیا۔ بیہاں اس نے بتایا کہ اس کا تعلق ڈاک ٹکب کے مالک اور تھیر پر ماشر سے ہے۔ میرے حکم پر پر نماشر کو جو زف اور جوانا اس کے آفس سے اخفاک کر رانا ہاؤس لے آئے اور پھر اس ماشر سے معلوم ہوا کہ اسے یہ مشن کیروں کی ایک پارائیٹ ایجنسٹ ریڈ روز کے چیف ڈائریکٹر نے دیا تھا۔ میں نے چیف کو گروپ کو فروخت دی تو چیف نے ریڈ روز کے اس ڈائریکٹر کی پارائیٹ کے پارے میں معلومات کرائیں تو معلوم ہوا کہ پلٹن دھات کیروں نے لارڈ مانکو سے خریدی ہے اور انہیں خدا ہے کہ پاکیشی سکرت سروں اس کے پیچے آئے گی اس نے انہوں نے اپنے اختیارات کے ساتھ ساتھ

بہادرستان کو اس سائنسی دھات کا کوئی غائدہ نہیں تھا کیونکہ وہ سائنسی طور پر ایجمنی اس طرح ہے جیسی پہنچا کہ اس دھات کو استعمال میں لا سکتے۔ چنانچہ اسکے اور غلدینے کے بدلتے میں وہ دھات ہمیں دینے پر رضا مند ہو گیا اور اس سلطنت میں باقاعدہ معابدہ ایسی ہو گیا اور اسے اس کا مظلوم پہلو اور غلدے دے دیا گیا۔ اس طرح اب یہ دھات پاکیشی کی ملکیت ہو گئی۔“ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ کیا اب ہمیں مانکو گروپ کے پیچے جانا ہو گا؟“ صدر نے کہا۔

”مانکو گروپ کا کام تو اسی سائنسی دھاتوں کا حصول اور پھر انہیں فروخت کرنا ہے۔ چنانچہ اس نے یہ دھات فروخت کر دی تھیں کے فروخت کی اس کا پیچہ نہیں ہیں بلکہ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے ہائیکر کو اسیں بھیجا کیونکہ لارڈ مانکو گروپ ائمہ ولادہ کا گروپ ہے اور نائیگر بھی بیہاں کی ائمہ ولادہ میں کام کرتا ہے اور اس کے رابطے دیگر حمالک کی ائمہ ولادہ سے میں اس نے اسے بھیجا گیا۔ اس نے نہ صرف بیہاں لارڈ مانکو کا سراغ لگایا بلکہ اپنی جان پر سکیل کر اس نے اس لارڈ مانکو کو گھیر کر اس سے معلوم کر لیا کہ پلوغم دھات یورپ کے ملک کیروں کو فروخت کی گئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”کیا کیروں اس قابل ہے کہ اس دھات کو استعمال میں لا سکتے۔“ کہننے قبول نے کہا۔

آخری بازی بھی ہار بیٹھا ہو۔
” عمران صاحب۔ آپ تو اس طرح ہاتھ پر چھوڑ کر بیٹھ گئے
ہیں جیسے آپ کا ہم سے کوئی تعلق نہ ہو۔ ہمارا یہ مقصود نہیں تھا۔
آپ کام کریں اور ساتھ ساتھ ہم سے بھی کام لیں ۔۔۔ صدر نے
کہا۔

” میں نے اب تک جو کام کرنا تھا وہ کر لیا اور تفصیل تھیں تھیں تھیں
دی ورنہ تم پہلے لارڈ مالکو کے پیچے کارنس جاتے اور جب تک دہاں
سے معلومات حاصل کرتے جب تک پلوغم دعات کو استعمال ہوئے
بھی صدیاں گزر پہنچی ہوتیں اس لئے نائیگر نے یہ سارا کام آپ کی
وجہ سے سرانجام دیا ہے۔ پھر اس ذمیرل نے میری گمراہی کرا کر
آنفل بھجھے مار والا کام کیا ہے۔ اس طرح ہمیں کفرم ہو گیا کہ پلوغم
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

” دم تار بار طنزیہ انہاں میں اس طرح بات کر رہے ہو جیسے تم
سکول جانے والے بچے ہیں اور تمہاری رہنمائی کے بغیر ہم کچھ نہیں

بہارے خلاف ریل روز کو بھی ہائز کر لیا ”۔ عمران نے ”تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

” عمران صاحب۔ اصل بات بتائیں کہ دعات کہاں ہے ۔۔۔
کیپشن ٹکلیں نے کہا۔

” اصل بات بتائی تو ہے کہ پلوغم دعات کیروں میں ہے ۔۔۔
عمران نے جواب دیا۔

” کیروں خاصا بڑا ملک ہے۔ اس میں ایک سائنسی لیبارٹری تو
نہیں ہو گی۔ لاکالہ ایک بے زیادہ ہی ہوں گی اور یہ دعات یقیناً
کسی لیبارٹری میں مجھوں کی گئی ہو گی اور یہ ہوئیں سکتے کہ آپ نے
اس بارے میں معلومات حاصل نہ کی ہوں ”۔۔۔ کیپشن ٹکلیں نے

” تمہاری بات درست ہے۔ میں پہلے یہ معلوم کر لیا کرتا تھا اس
لئے ہم سیدھے ناگر پر پہنچ جاتے تھے تیکن اب چونکہ میں لیڈر
نہیں ہوں گا اور میں نے تم لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ اب میں
محنت نہیں کروں گا، کارکردگی نہیں دکھاؤں گا اور میری جگہ تم کام کرو
گے اس لئے میں نے اس طبقے میں کام نہیں کیا۔ یہ اب تمہارا کام
ہے کہ تم معلوم کرو کہ پلوغم دعات کہاں ہے ”۔ عمران نے صاف
اور دو ٹوک انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

” تھیک ہے۔ ہم خود کام کر لیں گے ”۔ تجویر نے منہ بناتے
ہوئے کہا اور عمران نے اس طرح گردن ٹکالی جیسے جواری اپنی

سبحیدہ لجھے میں کہا۔

"یہ اپنائی خود خوش آدمی ہے۔ اسے صرف اپنی ذات عزیز ہے۔ باقی سب اس نے خواہ خواہ کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔" تجویز نے یقینت پھٹ پڑنے کے انداز میں کہا۔

"سوری۔ میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا اور برخلاف بھی تمہاری کر دی گئی۔ اب تم خود اس پر غور کرو اور کوئی لاچ غسل تیار کرو۔ منش کو ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہئے۔" عمران نے سبحدہ لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انھوں کو ہاتھ رکھنے لگا۔

"عمران صاحب۔ پلیز بیٹھیں۔" کیپشن گلکیل جو عمران کے ساتھ بیٹھا تھا، نے اس کے کامنے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں گا بیٹھ کر۔" عمران نے کہا۔

"آپ ہمیں مشورہ دیں گے۔ آپ ہماری رحمانی کریں گے۔" کیپشن گلکیل نے جواب دیا۔

"بان۔ ہمیں تمہارے مشورے کی ضرورت ہے۔" جولیا نے بھی واپس آ کر بیٹھنے ہوئے کہا۔

"بلکہ میرا خیال ہے کہ لاچ غسل عمران صاحب حق تیار کریں۔ البتہ ہمیں بتا دیں کہ ہم نے کیا کرتا ہے۔" صالوں نے کہا۔

"بات قسم گھوم پھر کرو ہیں آئنی کہ سب کچھ عمران صاحب ہی کریں گے۔" صدر نے کہا۔

"پلو تم بتاؤ کہ کیا لاچ غسل ہوتا چاہئے۔" جولیا نے صدر سے

کر سکتے۔ تم نے ہمیں بیف کر دیا ہے تمہارا شکریہ۔ اب تم اپنے فلیٹ پر جا سکتے ہو۔ ٹھیک فلاٹ کے وقت سے آگاہ کر دیا جائے گا اور تم اسی پورت پکنے جانا۔" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب تمہارے قلیت سے لکل جاؤں بلکہ زیادہ صحیح انداز میں کہ گست آؤٹ ہو جاؤں۔" عمران نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا۔

"جولیا۔ کیا تمہارے دماغ پر کوئی اثر ہو گیا ہے۔" عمران صاحب مہمان ہیں اور تم میزبان۔ کیا کوئی میزبان اپنے مہمان سے اس انداز کی بات کرتا ہے۔" صالوں نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری عمران۔ مجھے دراصل شے میں خیال نہیں رہا تھا۔ آئی ایم رٹنی سوری۔ تم بیساں رہ سکتے ہو۔" جولیا نے اپنائی مقدرت خوابات لجھے میں کہا۔ شاید صالوں کی بات سے اسے احساس ہوا تھا کہ اس نے بطور میزبان اچھا سلوک کیا۔

"کیا ہیسہ کے لئے۔" عمران نے بڑے رہنمک مودو میں کہا تو جولیا کا چہرہ شرم سے گھنار سا ہو گیا اور صالوں جو ساتھ بیٹھی تھی ہے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور جولیا اس کے اس انداز میں پہنچے پر تیزی سے انھوں کو جنک کی طرف ہڑھ گئی۔ اس کے پہنچے کی لالی مزید بڑھ گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جان بوجھ کر مس جولیا کو چذبائی کر دیا ہے تاکہ ہم مل کر کوئی لاچ غسل طے نہ کر سکیں۔" صدر نے

سکے۔ کیا تم میں سے کسی کا کسی ایجنسی یا حکومت سے کوئی رابطہ ہے؟..... جو بیان نے کہا۔

”نہیں۔ اگر تو تمہیں ہے لیکن جارجیا، کیرون کا ہمسایہ تھا ہے۔ وہاں بیشنا اپنے لوگ مل جائیں گے جو کیرون کے بارے میں معلومات مہیا کر سکیں گے۔ دوسرا بات یہ کہ وہاں پاکستانی سینکڑت روں کا فارم ایجنسٹ بھی موجود ہو گا جس نے رہائی انتظامات کرنے پڑیں۔ اس سے بھی مدد لی جائیتی ہے۔۔۔ صدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہم۔ پھر ہم تیاری شروع کر دیں۔ باقی باتیں وہاں جانش کری ہوں گی۔۔۔ جو بیان نے کہا تو سب نے اثاثت میں سر ہلا دیئے۔

”ہمیں سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہے کہ پلوٹم دعات کیروں میں کہاں موجود ہے تاکہ نارگٹ سامنے آ جائے۔۔۔ صدر نے کہا۔ ”لیکن ہے۔ کیسے معلوم ہو گا۔۔۔ لیکن چکلی نے کہا۔

”ہمیں وہاں کی وزارت سائنس کے کسی آدمی کو ساتھ ملاانا ہو گا۔۔۔ ظاہر ہے سائنسی دعات ہے تو کسی سائنسی لیبارٹری میں بھی ایجنسی ہو گی اور اس کا پہنچ وزارت سائنس سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

”لیکن وہاں کوئی واقعی تو نہیں ہے۔ پھر کیسے رابطہ ہو گا۔۔۔ صالح نے کہا۔

”ہم وہاں پہنچنے کے تو معلوم ہو گا۔ اب یہاں پہنچنے تو معلوم نہیں ہو سکتا۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

”لیکن ہمیں تو پہلے جارجیا کے دارالحکومت شاگرہ بیجا جاری ہے۔ اس کی وجہ۔۔۔ صالح نے کہا۔

”تاکہ ہم وہاں سے معلومات حاصل کر سکیں کہ کیرون میں ہمارے خلاف کیا ٹریپ بچھائے گئے ہیں ورنہ ہم پکے ہوئے چکلوں کی طرح ان کی گود میں جا گریں گے۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا کیرون میں کسی ایجنسی یا حکومت سے رابطہ ہو جو اس بارے میں ہمیں معلومات مہیا کر

"یہاں میرا بھی بھی حال تھا لیکن تمہارا کام پے حد اہم تھا اس لئے میں نے کوئی احتجاج نہیں کیا تھا۔ اب کیا مودہ ہے تمہارا۔" ذیمرل نے کہا۔

"مودہ۔ کیا مطلب۔ بس رات کا کوئی اچھا سا پروگرام بنا لوا۔" لوسمانیہ نے کہا۔

"وہ تو ہو جائے گا۔ میں تو کام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ مزید کام کرنے کا مودہ ہے یا ابھی پھر یاں گزارو گی۔"..... ذیمرل نے کہا۔

"کس کام کی بات کر رہے ہو۔"..... لوسمانیہ نے چونک کر پوچھا۔ "پاکیشی سیکٹر سروں سے مقابلہ آن پڑا ہے۔"..... ذیمرل نے کہا۔

"پاکیشی سیکٹر سروں سے۔ وہ مخترع عرمان اور اس کی نیم۔ اسی کی بات کر رہے ہو نامم۔"..... لوسمانیہ نے کہا۔ اس کے لیے میں حیرت نہیں تھا۔

"ہا۔ کسی بھی وقت یہ لوگ کیروں پہنچ سکتے ہیں یا یہ سکتا ہے کہ پہنچ بھی گئے ہوں۔ اگر تم کام کرنے پے آمادہ ہو تو میں تمہیں کام دے سکتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ کام تم کرو گی۔"..... ذیمرل نے کہا۔

"لیکن تمہارا ان سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔"..... لوسمانیہ نے حیرت پھرے لیجے میں کہا۔

ڈیمرل اپنے آفس میں کام میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی تھنچی بچ آجھی تو اس نے باخھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ "لیں۔"..... ذیمرل نے کہا۔

"لوسمانیہ کی کال ہے بس۔"..... دوسری طرف سے اس کی فون سیکھری کی مدد بانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا کراؤ بات۔"..... ذیمرل نے چونک کر کہا۔ "بیلو۔ لوسمانیہ بول رہی ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لیجے میں ہلکی سی بے تکلفی کا عنصر نہیں تھا۔

"کب وابھی ہو گئی ہے ایکری بیا سے۔"..... ذیمرل نے پوچھا۔

"آج ہی واپس آئی ہوں اور سب سے پہلے تمہیں فون کر رہی ہوں۔ میں تمہیں بہت مس کرتی رہی ہوں۔"..... لوسمانیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہوئی۔ ٹرے میں شراب کی ایک بولٹ اور دو گاہس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے شصرف ایک ایک گاہس ان دونوں کے سامنے رکھا بلکہ یوں کھول کر اس نے تھوڑی تھوڑی شراب دونوں گاہسوں میں ڈالی اور پھر وہ حکم بند کر کے یوں وہیں رکھ کر خالی ٹرے اختیار وہ مزدی اور کمرے سے باہر چل گئی۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کہ تمہارا کیا تعلق نکل آیا ہے پاکیشا سے۔“ اوسانیے نے گاہ اختیار ہوئے کہا۔

”پاکیشا سے براہ راست نہیں بلکہ بالواسط طور پر پاکیشا سینکڑ سروس سے تعلق میں گیا ہے۔“ ڈیبرل نے شراب کی جملکی لیتھ اونے کہا۔

”کیسے۔ بیکی تو پوچھ رہی ہوں۔“ اوسانیے نے کہا۔

”کرنس کے مانگو گروپ نے پاکیشا اور بہادرستان کے سرحدی علاقے سے انتہائی نیاب سائنسی و دعات پلٹن حاصل کی اور اس دعات کو حکومت کیروں نے مانگو گروپ سے خرید لیا۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ پاکیشا سینکڑ سروس اس دعات کو واپس عامل کرنے کے لئے حرکت میں آئی ہے۔ چنانچہ کیروں کی سرکاری ایجنسی کے ہیئت کریل براون نے جس کے ساتھ میری ذاتی دوستی بھی ہے مجھے پاکیشا سینکڑ سروس کے خلاف کام کرنے کا مشن دیا۔ جس کا آدمخدا معاوضہ میں نے وصول کر لیا ہے اور آدمخشن کی کامیابی کے بعد وصول کروں گا۔“ ڈیبرل نے کہا۔

”یہاں میرے آفس میں آ جاؤ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔“ ڈیبرل نے کہا۔

”اوکے۔ میں آ رہی ہوں۔“ اوسانیے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ٹھیک ہو گیا تو ڈیبرل نے رسیدور دکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف سچنے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور اکبرے جنم کی توجہان غورت اندر داخل ہوئی۔ اس نے جیزو کی پیٹ اور گہرے سرخ رنگ کی شرٹ کے اوپر بلکہ لیڈر کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے کانوں میں ناپس بھی نظر آ رہے تھے۔ جموئی طور پر وہ مضبوط اور طاقتور شخصیت کی مالک نظر آ رہی تھی۔

”آؤ اوسانیے۔ خوش آمدی۔“ ڈیبرل نے الٹھ کر مصافحہ کے لئے باٹھ بڑھاتے ہوئے کہا تو اوسانیے نے بھی رکی فقرے کہہ کر پر جو شاندار میں مصافحہ کیا اور پھر کامنے سے لٹکا ہوا بیک اتنا کر اس نے میز پر رکھا اور خود بھی کری پر بیٹھ گئی۔ ڈیبرل نے اندر کام کے رسیدور کی طرف باٹھ بڑھایا۔

”میں نے کہہ دیا ہے آتے ہوئے۔“ اوسانیے نے کہا تو ڈیبرل بے اختیار فس پڑا۔

”تمہاری بیکی تو خوبی ہے کہ ہر بات کا ٹھیکی خیال رکھتی ہو۔“ ڈیبرل نے باٹھ واپس کھینچنے ہوئے کہا۔

”اس تعریف کا ٹکریہ۔“ اوسانیے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی ٹرے اختیار وہ مزدی اور کامیابی کے بعد وصول کروں گا۔“ ڈیبرل نے کہا۔

"لیکن کیا پا کیشیا سیکرت سروس کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ دھات کیروں نے خریدی ہے کیونکہ مالوگ روپ اپنی ذمیں کو اچھائی خفیہ رکھتا ہے اور لارڈ مانگو اور چند افراد کو ہی اس کا علم ہوتا ہے اور لارڈ مانگو نکن پہنچنا ممکن ہے....." لوسانیہ نے کہا۔

"تو تمہیں لارڈ مانگو کے بارے میں تازہ کارروائی کا علم تین ہے"..... ذمیرل نے چونکہ کہا۔
"تازہ کارروائی۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"..... لوسانیہ نے سمجھی جیسے بھرے بھجے میں کہا۔

"لارڈ مانگو کو ایک پا کیشیاں ایجنت نے اس کی محفوظ ترین پناہ گاہ زیر وہاؤں میں گھس کر ہلاک کر دیا ہے اور ظاہر ہے اس سے پہلے وحات کے بارے میں معلومات حاصل کر کی گئی ہوں گی۔ اب لارڈ مانگو کو گروپ ٹیک کو چیک کیا جا رہا ہے"..... ذمیرل نے کہا۔

"وہ وحات کیا ہے"..... لوسانیہ نے پوچھا۔
"اس کا علم حکومت کو ہو گا۔ کیوں"..... ذمیرل نے چونکہ کہا۔
"اوہ۔ جیسے اگر"۔ یہ تو اتفاق ہا ممکن کو ممکن بنا دیا گیا ہے۔" لوسانیہ نے کہا۔

"اب اس پوائنٹ کو چھوڑو۔ اصل بات پر آؤ۔ کیا تم اس محلے میں میرا ساتھ دے سکتی ہو یا ابھی آرام کرو گی"..... ذمیرل نے کہا۔

"تم مجھ سے کیا کام لیتا چاہیے ہو"..... لوسانیہ نے کہا۔
"میرا مشن پا کیشیا سیکرت سروس کو یہاں کیروں پہنچنے پر فریض کے گرد ٹیکرا ڈال کر آسانی سے انہیں فریض کر کے ہلاک کر سکتے

”کہاں ہوتی ہے“.....لوسائی نے بے اختیار پوچھا۔
”وہ کسی خصوصی مشن پر رچڈ کے ساتھ عمل کر کام کر رہی ہیں
ان کہاں ہیں اور کیا مشن ہے اس کا علم ہمیں نہیں ہے“.....دوسرا
لپ سے کہا گیا۔

اس بارے میں پوچھا تھا لیکن کرٹل براؤن نے ہاتھ سے صاف ”اوکے“.....لوسائی نے کہا اور رسیور کہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی انکار کر دیا تھا۔.....ڈیرل نے کہا۔

”اگر تم کہو تو میں اپنے طور پر معلوم کروں“.....لوسائی نے کہا
”تم کیسے معلوم کر دیگی“.....ڈیرل نے کہا۔
اس پر فریکوئی ایڈ جست کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے اسے
وہ تھیں میری صلاحیتوں اور رابطوں کا تو بخوبی علم ہے“.....
لوسائی نے سکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون
رسیور اٹھانے سے پہلے سیٹ کے تھلے حصے میں موجود ٹھن کو پرے
کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھ کر اس نے نمبر پرے
کرنے شروع کر دیے۔ آخر میں اس نے لاڈوڑ کا ٹھن بھی پرے
والی آواز فرانسیسی سے سنائی وی۔

”لیں۔ بیوی ہاؤس“.....رابط قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
بے حد دل چاہ رہا تھا۔ تمہارے سیکش فون کیا تو انہوں نے تایا
”لوسائی بول رہی ہوں۔ آرٹش سے بات کراؤ“.....لوسائی
”تم رچڈ کے ساتھ کسی خصوصی مشن پر ہو۔ کب فارغ ہو جاؤ گی۔
لے کہا۔

”میڈم تو ان دونوں بیان نہیں ہوتیں“.....دوسرا طرف سے
”ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اڑھائی تین میٹنے گزرنے کے بعد
لے لے گی۔ اوور“.....آرٹش نے ہٹتے ہوئے لجھ میں کہا۔
کیا تو لوسائی بے اختیار چونک پڑی۔

چیز درست کیروں بہت بڑا شہر ہے اور وہ لوگ تربیت یافتہ ایجنت ہیں
جن کا ایک آدمی لارڈ مالکو کو ہلاک کر سکتا ہے تو تم سوچو کہ وہ میں
کیا نہیں کر سکتے“.....لوسائی نے کہا۔

”بائ۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں نے کرٹل براؤن سے
اس بارے میں پوچھا تھا لیکن کرٹل براؤن نے ہاتھ سے صاف ”اوکے“.....لوسائی نے کہا اور رسیور کہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی انکار کر دیا تھا۔.....ڈیرل نے کہا۔

”اگر تم کہو تو میں اپنے طور پر معلوم کروں“.....لوسائی نے کہا
”تم کیسے معلوم کر دیگی“.....ڈیرل نے کہا۔
وہ تھیں میری صلاحیتوں اور رابطوں کا تو بخوبی علم ہے“.....
لما کر دیا۔

لوسائی نے سکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون
رسیور اٹھانے سے پہلے سیٹ کے تھلے حصے میں موجود ٹھن کو پرے
کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھ کر اس نے نمبر پرے
کرنے شروع کر دیے۔ آخر میں اس نے لاڈوڑ کا ٹھن بھی پرے
کر دیا۔

”لیں۔ بیوی ہاؤس“.....رابط قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
ستائی دی۔

”میڈم تو ان دونوں بیان نہیں ہوتیں“.....دوسرا طرف سے
”ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اڑھائی تین میٹنے گزرنے کے بعد
لے لے گی۔ اوور“.....آرٹش نے ہٹتے ہوئے لجھ میں کہا۔

آرٹش نے کہا۔
”اوکے۔ پھر ملاقات ہو گی۔ وہ یو گلڈ ایک۔ اور ایچڈ آئی۔“

لوسائی نے کہ اور زانسیمیر آف کر دیا۔
”تم نے کوشش تو بہت کی لیکن آرٹش نے پہنچن پکڑنے دیا

صہیں۔“ ذیبرل نے سکراتے ہوئے کہا۔
”وہ باتیں سامنے آئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آرٹش اور رچڈ بھی

اس مشن پر کام کر رہے ہیں۔ وہ مری بات یہ کہ وہ دارالحکومت
کیروں سے ہار لکھ م موجود ہیں اور یقیناً جہاں وہ ہوں گے وہاں
دھات بھی موجود ہو گی۔“ لوسائی نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ وہ کسی لیبارزی کی سیکورٹی کر رہے
ہیں۔“ ذیبرل نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اب اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ
آرٹش کہاں موجود ہے تو وہی پاکیشاں سیکرت سروس کا ہارگٹ ہو
گا۔“ لوسائی نے کہا۔

”ویری گلڈ لوسائی۔ واقعی تم بھر بن صلاحیتوں کی ماںک ہے۔
تمہارا تجویز درست اور بہتر نہ ہے لیکن اصل مسئلہ تو پھر بھی رو
خیا۔“ ذیبرل نے کہا۔

”ابھی معلوم ہو جائے گا۔ صرف وہ ہزار ڈالر خرچ ہوں گے۔
کرو گے۔“ لوسائی نے کہا۔

”وہ ہزار ڈالر خرچ کرنے سے اگر یہ معلوم ہو جائے تو سودا

”اوہ۔ ہزار طویل عرصہ ہے۔ تم ہو کہاں۔ چلو میں ویس آکر
سے ملاقات کروں گی۔ اور“۔۔۔ لوسائی نے کہا۔

”سوری لوسائی۔ تیس اس بارے میں پچھے نہیں چاہی۔ بہرہ
ہوں میں کیروں میں ہی لیکن کہاں ہوں یہ ثابت سیکرت ہے۔ اور“

آرٹش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ تم مجھ سے بھی اس طرح پھیپھا رہی ہو جیسے میں تمہاں
خلاف ایجٹ ہوں۔ نہیں۔ اور“۔۔۔ لوسائی نے اس بارے
غصیلاً ہاتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مسئلہ نہیں ہے لوسائی بلکہ ہم ایجٹوں سے اس
مقابلہ ہے وہ لوگ اپنائی خطرناک ہیں۔ اور“۔۔۔ آرٹش نے کہ

”کون ہیں وہ لوگ۔ مجھے بتاؤ۔ میں تمہاری خاطر ان کا
خاتمہ کر دوں گی۔ اور“۔۔۔ لوسائی نے یہ سے پر جوش لجھے میں کہ

”وہ دنیا کے خطرناک ترین ایجٹ ہیں۔“ آرٹش نے کہا۔
”ارے گھیں۔ تم پاکیشاں سیکرت سروس کی بات تو نہیں کرو۔

ذیبرل نے بھی مجھے بتایا تھا کہ وہ بھی دنیا کے خطرناک ایجٹس پاکیشاں سیکرت سروس کے خلاف کام رہا ہے اور تم نے
انہیں دنیا کے خطرناک ترین ایجٹ کہا ہے۔ اور“۔۔۔ لوسائی
کہا۔

”ہاں۔ سیکھا بات ہے۔ ذیبرل انہیں کیروں میں فریں کر
غمیر لے گا جبکہ ہم اس سے علیحدہ رہ کر کام کر رہے ہیں۔ اور“

سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گئی تو لوسانیہ نے رسیور رکھ دیا۔

”ویری گذ۔ تم تو بڑی الجادی و انس اجتنب بن گئی ہو۔ میرے تو ذہن میں بھی نہ تھا کہ ایسے بھی معلوم ہو سکتا ہے۔“ ذہرل نے کہا تو لوسانیہ بے احتیار فس پڑی۔

”جس قسم کے تکمیر ایکریسا بھی دیتا ہے اس کے لئے الجادی بنتا ہی نہ تھا ہے۔“ لوسانیہ نے جواب دیا تو ذہرل نے اثاثت میں سر ہلا دیا۔ پھر دس منٹ بعد لوسانیہ نے رسیور اخھایا اور تبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لوسانیہ بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے؟“..... لوسانیہ نے کہا۔

”مس اوسانیہ۔ رسید گ فریکونی دوبارہ دو ہر آپے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو اوسانیہ نے دوبارہ آرشن کی فریکونی دو ہر آدی۔ ”اوکے۔ ایسا صرف کمزیمین کے لئے کیا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق آپ کی کال سار ان آئی لینڈ پر رسید کی گئی ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سار ان آئی لینڈ۔ میں بتایا ہے نا۔“..... اوسانیہ نے کہا۔ ”مس اوسانیہ۔ آپ کو معلوم تو ہو گا کہ اس کی فس دس ہزار ڈالر ہے جو آپ کے اکاؤنٹ میں درج کر دی گئی ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ چیک یو۔“..... اوسانیہ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

مہنگا نہیں۔“..... ذہرل نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوسانیہ نے سامنے رسکے فون کا رسیور اخھایا۔ فون ڈائریکٹ کرنے والا ہمپن پہلے ہی پرہیز تھا اس لئے لوسانیہ نے تیزی سے تبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا ہمپن بھی پر لیں کر دیا۔ دوسری طرف تھمی بخت کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اخھایا گیا۔

”لیں۔ سیلانٹ فریک سیکشن۔“..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ ”بلکہ تبر پر دو فور فور لوسانیہ بول رہی ہوں۔ چیک کر لیں۔“..... لوسانیہ نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاص مشی چاگی۔

”چیلوس اوسانیہ۔“..... چند لمحوں بعد دوبارہ آواز سنائی دی۔ ”لیں۔“..... اوسانیہ نے کہا۔

”آپ اوکے ہیں۔ حکم فرمائیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”میری فریکونی آپ کے پاس رہڑہ ہے۔ میں نے کچھ دیر پہلے ایک اور فریکونی پر کال کی ہے۔ وہ فریکونی توٹ کریں۔“..... اوسانیہ نے کہا اور پھر اس نے آرشن کی فریکونی ہتھ دی۔

”لیں۔ توٹ کر لی گئی ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”چیک کر کے تائیں کہ میں نے جس فریکونی پر کال کی ہے وہ کال کہاں رسیور کی گئی ہے۔“..... اوسانیہ نے کہا۔

”اوکے۔ دس منٹ بعد دوبارہ کال کریں۔“..... دوسری طرف

قرار دیا گیا ہو گا اور کوئی عام مسافر یا ماہی گیر دغیرہ دیسے بھی اور
ٹین جاسکتے اس لے جو لامپ ساران آئی لینڈ کی طرف جائے گی
وہ لامحالہ پاکیشانی اجنبیوں کی ہو گی۔ اسے میراں سے بھی اڑایا جا
سکتا ہے اور ناپو کے قریب سے گزرنے پر اس پر فارنگڈ بھی کی جا
سکتی ہے۔۔۔۔۔ لوسمائی نے کہا۔

”اوکے۔ پھر سکنی ملے رہا۔ تم ناپو پر رہو گی میرے ساتھ یا نہیں۔“
ڈبرل نے کہا۔

”میں تمہارے ساتھ وہاں رہوں گی۔ میں بھی تکمل ہو جائے گا
اور تفریق بھی ہو جائے گی اور رقم بھی مل جائے گی۔۔۔۔۔ لوسمائی نے
شرارت بھرے لیجے میں کہا اور ڈبرل نے اختیار کلکسلا کر پہنچا۔

”تو یہ دھات ساران آئی لینڈ میں ہے لیکن جہاں تک میری
معلومات میں ساران آئی لینڈ تو سرکاری اجنبی کا فریڈنگ سنتر ہے۔
وہاں کوئی لیبارٹری کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ ڈبرل نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ایسا پاکیشانی سکرت سروس کو ڈاچ دھنے کے
لئے کیا گیا ہے۔ وہ لیبارٹریاں خلاش کرتے رہیں گے جبکہ دھات
ساران آئی لینڈ میں پچھا دی گئی ہے۔ بیجاں کا اسی کو خیال نہیں
آ سکتا۔۔۔۔۔ لوسمائی نے کہا تو ڈبرل نے اپنات میں سر بڑا دیا۔

”اوکے۔ اب یہ قوطی ہو گا کہ پانچ دھات ساران آئی لینڈ
میں موجود ہے اور پاکیشانی سکرت سروس کے ہمارے میں بتایا جاتا
ہے کہ یہ لوگ کیا نہ کی انداز میں معلومات حاصل کر لیتے ہیں اس
لئے اگر انہیں معلومات مل گئیں تو وہ ساران آئی لینڈ پر حملہ کریں
گے۔ رجڑ اور آڑوش وہاں موجود ہیں۔ لامحالہ انہوں نے ساران
آئی لینڈ پر تکمیل حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے لیکن ہمیں کیا کرنا
ہے۔ یہ بات ہم نے سوچی ہے۔۔۔۔۔ لوسمائی نے کہا۔

”وہ صورتیں ہیں۔ ساران آئی لینڈ پہنچنے کے لئے لازماً یہ لامچے
استعمال کریں گے اور لامچے انہیں گھات سے مل سکتی ہے اور ساران
آئی لینڈ پہنچنے کے لئے لازماً انہیں موراگ ٹالیو سے گزرنा ہو گا۔ اگر
ہم موراگ ٹالیو پر پہنچ کر لیں تو ہم آسانی سے انہیں ہلاک کر
سکتے ہیں۔۔۔۔۔ ڈبرل نے کہا۔

”ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ لامحالہ ساران آئی لینڈ کو تو گواہیا

”ہم نے دو سختے میلگ کے بعد تم فیصلہ کیا ہے کہ پا کیشنا
سکرت مروں آپ کے بغیر صرف زیر و کا مجھوں ہے۔ جب آپ
ساتھ ہوتے ہیں تو پھر زیر و بھی طاقت پکڑ جاتا ہے درست زیر و ہی رہ
جاتا ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔ وہ سب اب عمران کے سامنے کریں
پر بینہ پکھے تھے۔

”آخر ہوا کیا ہے جو یا لکھت ایسا انقلاب آ گیا ہے۔۔۔ عمران
نے سکراتے ہوئے کہا۔

”ہم نے قارن انجمن گوم کو ساتھ لے کر جارجان پچان مارا
ہے لیکن کسی کو کیروں کی کسی لیبارٹری کا علم نہیں ہے اور شد ہی کسی
نے اس بارے میں سنا ہے۔ ہم خراب ہونے کے بعد آخر کار ہے
تلی درام و ایس آ گئے چیز اور پھر ہم نے میلگ میں یہ طے کیا
ہے کہ ہم آپ سے معافی مانگ لیں گے اور آنکھ آپ کے خلاف
کوئی بات نہیں کریں گے۔۔۔ صدر نے کہا۔

”لیکن تم اکیلے ہی یوں چلے چلے جا رہے ہو۔ باقی صاحبان
وصاحبات کا کیا خیال ہے۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”ہم سب کی غماںکندگی صدر کر رہا ہے۔۔۔ جولیا نے کہا تو
عمران بے اختیار پہن پڑا۔

”لیکن تو یور کی غماںکندگی صدر کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ عمران نے خوبی
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم ہماری طرح صرف انسان نہیں ہو۔ تمہارے اندر یقیناً

عمران نے نظریں اخھائیں تو اس کے لیوں پر بے اختیار
مکراہت اخھر آئی کیونکہ کمرے میں باری باری جولیا، صالح، صدر،
کیپین ٹکلیں اور تو یور اس طرح داخل ہو رہے تھے جیسے کام چور پکھے
استاد کی طرف سے دی چائے والی سزا کے خوف سے سبے ہوئے
کاس روم میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کی نظریں جھلی ہوئی تھیں اور
چہوں پر ہلکی ہی شرمندگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”اڑے۔ اڑے۔ کیا ہوا۔ کیا کالوں میں کوئی جوان موت ہو گئی
ہے۔۔۔ عمران نے اٹھ کر پیشان سے بچے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ ہم آپ سے شرمندہ ہیں۔۔۔ صدر نے کہا۔

”شرمندہ ہوں تمہارے دختر۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس پا کیشنا
سکرت مروں کو عمران کے خون جگر سے پالا ہو وہ اس طرح شرمندہ
ہو۔۔۔ عمران نے بڑے پر جوش بچے میں کہا۔

پھر وہ دنوں اس آدمی کو بڑی شدید سے ایک دوسرا سے کا شور
بنانے پر اس نگئیں اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد ان دنوں کی لڑائی ختم ہو
گئی تو وہ جانے لگیں تو اس آدمی نے ان دنوں سے مخاطب ہو کر
کہا کہ میں کھرا رہوں یا جاؤں۔ اب میں پچھے رہا ہوں کہ ان
عورتوں کی طرح تم مجھے لیڈر مانتے ہو یا میں جاؤں؟..... عمران نے
کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ آپ ہمارے لیڈر ہیں اور وعدہ رہا کہ آئندہ
آپ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔“..... سب نے یک زبان ہو کر
کہا۔

”پہلے تم مجھے تفصیل بتاؤ گے کہ آج سے چار روز پہلے تم مجھے
اس کوٹھی نکل مددود رہنے کا پابند کر کے گئے تھے اور میں تو ان چار
دنوں میں بینجا اہم و فراق کے گیت کا ترا رہا لیکن تم نے کیا کیا۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر نے اسے تفصیل سے بتا دیا
کہ انہوں نے کیروں کی وزارت سائنس سے لے کر سائنسی
لیبارٹری کو سپاٹائی کرنے والے اداروں نکل کی چھان میں کر لیے ہے۔
کیروں میں صرف چار لیبارٹریاں ہیں لیکن یہ چاروں اس سلطنتی
نہیں ہیں کہ وہاں پہنچنے سیکھی تالیب و دعاں استعمال ہو سکے۔ البتہ یہ
اطلاع ملی ہے کہ ایک لیبارٹری زیر تعمیر ہے جس میں میراں اور
چدیچڑیں لاکا خواروں پر کام ہو گا لیکن اس لیبارٹری کو ابھی تک
ہونے میں کافی دیر ہے۔ اس کے بعد ہم نے کیروں کی سرکاری

174
ماورائی صلاحیت موجود ہیں۔ جس طرح ہم نے پھر پور کوشش کی ہے
اور جس طرح بھیں ہر جگہ تاکاہی ہوئی ہے اس نے ہمارے دماغوں
کی پیشیں ملا دی ہیں۔ نجایے تم کس طرح ہر بات معلوم کر لیتے ہو
اور تمہاری رہنمائی میں ہم ناک کی سیدھے میں مشکل کرنے ناک
پر پہنچ جایا کرتے تھے۔..... تجویرے نے صدر سے بھی زیادہ پر جوش لجھے
تھے۔

”میرے اندر ایسی کوئی خاص صلاحیت نہیں ہے جو تمہارے اندر
نہیں ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ میں انہیں ضرورت سے زیادہ
استعمال کرتا ہوں جبکہ تم اسے سرے سے استعمال نہیں کر جے۔
میری ان صلاحیتوں کو ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے سے تمہیں
 Shakaiyat پیدا ہوئی ہے لیکن تم آگے ہی نہیں بڑھ سکتے اور تم نے انہیں
استعمال نہیں کی تو گاڑی کس طرح آگے بڑھتی۔ بہ حال اب
میرے لئے کیا حکم ہے۔ میں کھرا رہوں یا جاؤں؟“..... عمران نے
سکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونکہ پڑے۔

”کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کھرا رہوں یا جاؤں کا کیا
مطلوب ہوا؟“..... جو لیا تے جرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ایک آدمی ایک محلے کی گز رہا تھا کہ اس نے دو
عورتوں کو جو ایک دوسرے کی بھساںیاں تھیں آپس میں لڑتے دیکھا۔
ان میں سے ایک نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
دوسری سے کہا کہ یہ آدمی تمہارا شوہر ہوتا تو تمہیں سیدھا کر دیتا اور

میرے سامنے مایوسی کی بات کی تو میں چیف کو کال کر کے کہہ دوں گا اور پھر تم جانتے ہو کہ چیف مایوس اور ناکام لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ تم نے کام کیا ہے۔ میرے انہماز سے سے زیادہ کام کیا ہے۔ یہ فیک ہے کہ تمہیں راستہ نہیں مل سکا لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم ناکام ہو گئے ہو۔ تم نے آگے بڑھتا ہے اور ہر صورت میں بڑھتا ہے۔ پر رُگ کہتے ہیں کہ بازو تو نہ ہوا آدمی کام کر سکتا ہے لیکن دل تو نہ ہوا آدمی کام نہیں کر سکتا۔..... عمران کا الجہ ہے حد سنجیدہ تھا۔

"تم آپ کے خلفرزار ہیں عمران صاحب۔ تم واقعی مایوس ہو گئے تھے لیکن اب نہیں ہیں اور نہ آنکھ ہوں گے"..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے راستہ تو خلاش کر لیا تھا لیکن تم اس راستے پر آگئے نہیں بڑھے ورنہ مشن مکمل کر کے واپس آتے"..... عمران نے کہا تو صدر سیست سب بے انتیا پر جو ٹک بڑھے۔

"کون سا راستہ"..... جولیا نے چوک کر پوچھا۔

"دکریل براؤن نے ذیبرل کو آگئے کیا ہوا ہے اور بتول تمہارے ذیبرل کیروں سے باہر گیا ہوا ہے اور پورے کیروں میں تمہاری مگرائی نہیں کی جا رہی حالانکہ ذیبرل نے پاکیشا میں میری مگرائی کرائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ذیبرل نے اپنے طور پر ہمیں گھیرنے کے لئے کوئی نارگٹ مخفیں کر لیا ہے اور یہی نارگٹ ایسا

ظہیرم ہے ہاک آئی کہا جاتا ہے اور جس کا چیف کریل براؤن ہے اس بارے میں معلومات حاصل نہیں۔ حقی طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ ظہیرم روشن کے کاموں میں معروف ہے اور انہیں پلوم دعات کے بارے میں علم نہیں ہے۔ آپ نے ریڈ روز کا نام لیا تھا جس کا چیف ذیبرل ہے۔ اس کا کھوچ لگایا تو پہلے چلا کہ ذیبرل کیروں سے باہر گیا ہوا ہے اور یہ اطلاع بھی حقی تھی۔ ہم نے کوشش کی کہ اگر بخاری مگرائی ہو تو ہم انہیں گھیر کر ان سے آگے بڑھنے کا راستہ خلاش کریں لیکن پورے دارالحکومت میں گھوستے کے باوجود حقی کہ ہم بذرگاہ بک بھی ہو آئے ہیں لیکن سرے سے یہ کوئی مگرائی نہیں کی جا رہی تھی۔ اخخار ہم تھک ہار کر واپس آگئے ہیں۔ ہم نے اپنے طور پر وہ اقدام کر لیا ہے جو اقدامات نارگٹ کو مخفی کرنے کے لئے آپ کرتے رہے ہیں لیکن نتیجہ زیروں تھا اور اتنا وقت ضائع ہوا"..... صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا پوچھو گرام ہے۔ واپس چلیں اور مشن پر فاتحہ پڑھ لیں"..... عمران نے کہا۔

"یہ میں نے کہ کہا ہے"..... صدر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سن تو صدر۔ تم مایوسی کی باتیں کر رہے ہو اور تمہیں معلوم ہے کہ مایوسی ناکامی کا چیل خیس ہوتی ہے۔ مایوس ہو چانے والے لوگ نہ راہ مل مخفیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اب آنکھ

سانتے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔
”لیں۔ انکوائری پلینز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی تسویٰ آواز سنائی دی۔

”یہاں سے وارثگومت کیروں کا رابطہ نہر دیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسرا طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریل بیبا اور پھر فون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا ٹھنڈی بھی پر لیں کر دیا۔
”لیں۔“..... ایک تسویٰ آواز سنائی دی۔

”ایکریکا سے رینے اپنی کا ڈاؤن بول رہا ہوں۔ چیف کریل براؤن سے بات کرو۔“..... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ کریں۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔
”بیل۔ کریل براؤن بول رہا ہوں۔“..... چند گھوں بعد ایک مرد انہی کے نام سے بات کیا۔

”ڈاؤن بول رہا ہوں کریل براؤن۔“..... عمران نے قدرے بے تکلفات لہجہ میں کہا۔

”اوہ۔ تم نے فون کیا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات۔“ کریل براؤن کے لہجہ میں جیرت کا غصہ نمایاں تھا۔
”کیا مطلب۔ کیا جھیں فون کرنا تمہاری بائی کمان کے کسی

بے کے اسے معلوم ہے کہ ہم نے ہمارا اس کا سراج لٹا کر دیا
لچق جانا ہے۔ دوسرا بات یہ کہ تمہارے بقول ایک لیبارٹری تیار ہو رہی ہے جس میں پلٹم وھات استعمال ہو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ پلٹم وھات کسی شور میں یا کسی ایک جگہ رکھی ہو گئی جہاں پا کیشیا سیکرٹ سروں نہ لچق سکے اور وہ ہمارا نارگٹ ہو گا۔ ہمارا بھی اور ہمارے خالقوں کا بھی۔ پا کیشیا سیکرٹ سروں کے بارے میں پوری دنیا میں مشور ہے کہ ان سے کوئی چیز چھاپنی نہیں چاہکی اس لئے اب ہم نے صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ یہ نارگٹ کون سا ہے۔ تم نے ڈیبل کے بارے میں تفصیلات تو معلوم کی ہوں گی۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔“..... صدر نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔
”اس کی جگہ اس کا نمبر تو کون ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”فائزہ اس کا نمبر ہے۔“..... صدر نے جواب دیا۔
”اس کا فون نمبر کیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا تو صدر نے نمبر بتا دیئے۔

”کریل براؤن کے بارے میں تم نے معلومات حاصل کی ہوں گی۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے ایسا بتا میں سرہا دیا۔
”اس کا فون نمبر کیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا تو صدر نے نمبر بتا دیئے۔

”ٹھیک ہے۔ اب کوشش کرتے ہیں۔“..... عمران نے کہا اور

”ویکھیں۔ شاید اسی میں آؤں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”اوے۔ گذ بائی“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
 نے ریسرو رکھ دیا۔ پھر جیب سے اس نے ایک چدیہ ساخت کا وضع
 ریٹ کا چھوٹا سارا نسخہ نکلا اور اس پر فریکونی ایڈجسٹ کرنا شروع
 کر دی۔

”بیلو۔ بیلو۔ ڈاؤن کائنٹ۔ اوور“..... عمران نے ڈاؤن کی
 آواز اور لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ ڈیرل بول رہا ہوں۔ تم نے میری فریکونی کہاں سے
 لے لی۔ اوور“..... دوسری طرف سے ایک جیڑت بھری آواز سنائی
 دی۔

”کرل براؤن سے لی ہے کیونکہ میں نے جھیں بار بار فون کیا
 لیکن تمہارے نمبر تو فاہر تھے ہر بار بھی تیالا کہ تم کیروں سے باہر
 گئے ہوئے ہو لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ تم کہاں ہو۔ اوور۔“
 عمران نے ڈاؤن کی آواز اور لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ اسے معلوم نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں لیکن مسئلہ کیا ہے
 جو تم نے بار بار فون کئے۔ اوور۔ ڈیرل نے کہا۔

”کیا ان دونوں تم قارئ غنیمیں ہو۔ اوور۔“..... عمران نے کہا۔
 ”ان دونوں نہیں۔ میرے پاس ایک اہم کام ہے۔ تم کیوں
 پوچھ رہے ہو۔ کل کر بات کرو۔ اوور۔ ڈیرل نے کہا۔

”تم اپنا فون نمبر بتا دو۔ میں فون پر بات کر لیتا ہوں۔ رانسھمبل
 بے حد شکریہ۔ کب آ رہے ہو ایکریمیا“..... عمران نے کہا۔

ضابط کے خلاف ہے۔“..... عمران نے قدرے مکارتے ہوئے کہا۔
 ”ارے یہ بات نہیں۔ تم نے چونکہ پسے بھی فون نہیں کیا تھا
 اس لئے میں حرج ان ہو رہا تھا۔“..... کرل براؤن نے بھی پستے ہوئے
 لمحے میں کہا۔

”میں تو شاید اب بھی فون نہ کر دے۔ جھیں معلوم تو ہے کہ جس
 چیز سے میری جان جاتی ہے وہ بھی فون ہے۔ لیکن ڈیرل سے
 ایک ایم جنی کام آن پڑا ہے اور اس کے نمبر تو فاہر کا ایک ای
 جواب ہے کہ ڈیرل کیروں سے باہر گیا ہوا ہے۔ اس کے پاس اس
 کی کوئی فرانسیسی فریکونی بھی نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید
 تمہارے پاس اس کی رانسھمبل فریکونی ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”فریکونی تو مجھے معلوم ہے لیکن جھیں اس سے کیا کام پڑ گیا
 ہے۔“..... کرل براؤن نے کہا۔

”اچھا۔ اب مجھے تمہارے سامنے وضاحت کرنا پڑے گی۔“.....
 ہاں آتی کے چیف ضرورین گئے ہو لیکن میرے لئے وہ کرل
 براؤن ہو پہلے چیز۔ سمجھے۔“..... عمران نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا
 تو کرل براؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

”ارے۔ ارے۔ لیکن تمہاری سب سے یہی کروڑی ہے کہ
 معمولی ہی بات پر تاراض ہو جاتے ہو۔ توٹ کرو فریکونی۔“..... دوسری
 طرف سے کہا گیا اور پھر ایک فریکونی تاادی ٹھی۔

”بے حد شکریہ۔ کب آ رہے ہو ایکریمیا“..... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں ریڈ روز کا نام کافر اُس میں پیش کر دیتا ہوں۔"
مجھے امید ہے کہ تمہیں کام مل جائے گا۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔
"اگر ایسا ہو جائے تو تمہاری مہربانی ہو گی۔ اور۔۔۔ ذیمرل
نے کہا۔

"تم بے فکر ہو۔ تم مجھے چانتے تو ہو۔ اوکے۔ اور ایڈ آں۔"
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائمیٹر آف کر دیا اور
پھر وہ اس کے نچلے حصے میں موجود ایک سکرین کو غور سے دیکھنے
لگا۔ سکرین پر مختلف رنگوں میں ہندے اور لائیں ابھر آئی تھیں۔
عمران نے میر پر موجود ایک پیڈ کو ہٹکا کر اپنے سامنے کیا اور پھر
جیب سے ہال پا انکت نکلا اور سکرین کو دیکھ دیکھ کر اس نے کافر پر
ہندے لکھنے اور لائیں ڈالنا شروع کر دیں۔ پھر اس نے ایک طویل
سائنس لیتے ہوئے ٹائمیٹر واپس جب میں روک لیا۔

"جو لی۔ تمہارے پاس کیروں کا نقش ہو گا۔ تم نے ایز پورٹ
سے خریدا تھا۔۔۔ عمران نے جو لیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ موجود ہے۔ میں لے آتی ہوں۔۔۔ جو لیا نے اختنے
ہوئے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب۔ یہ ڈاؤن کون ہے۔۔۔ صدر نے پوچھا۔
"ریڈ ایجنٹی کا چیف ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈاؤن، کریل
براؤن اور ذیمرل تینوں اکٹھے ایک ایک ٹینیں ایجنٹی میں رہے ہیں
اور ان تینوں کی ٹیکلڈ بڑی مشہور تھی۔ مجھے جب پاکیشا میں معلوم ہوا

کاں مخفوظ نہیں ہوا کرتی۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔
"جبکہ اس وقت میں موجود ہوں وہاں فون نہیں ہے۔ تم
ٹرنسپلر پر ہی بات کر لو۔ اور۔۔۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔
"اکیر پیاہ میں ایک روپیہ ایجنت را کوف کو پکڑا گیا ہے۔ اس
نے بتایا ہے کہ روپیہ کا سابا میں ایک اہم میڑاں شار تیار کر رہا
ہے۔ جس سے روپیہ برداہ راست ایکریمیا کی اہم تصییبات کو با آسانی
نکاٹ نہ سکتا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ کا سابا میں ایکریمی ایجنت
برداہ راست کام نہیں کر سکتے اس لئے حکومت کی خواہش ہے کہ کسی
اکسی پر ایکوہٹ ایجنٹی کو ہائز کیا جائے جو وہاں کام کر کے حکومت
ایکریمیا کو اس میڑاں شار کے بارے میں درست تفصیل میں اگر
سکے تاکہ ایکریمیا کا سابا کے گرد سرخ دائرہ ڈال دے اس لئے
میرے ذہن میں تمہارا نام آیا تو میں نے سوچا کہ پہلے تم سے بات
کر لوں۔ اگر تم فارغ ہو تو میں تمہارا نام کافر اُس میں پیش کر دوں۔
اوور۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا ایکی مشن پر کام کرنا ہے۔ اور۔۔۔ ذیمرل نے پوچھا۔
"ایکی تو اس کی تعمیر کا آغاز ہوا ہے۔ فوری مسئلہ نہیں ہے۔"
چار ٹینیں کے اندر ہبر حال کام کرنا ہو گا۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔
"نہ ٹیک ہے۔ میں اس وقت جس مشن پر کام کر رہا ہوں اس
میں ایک دو ماہ لگ سکتے ہیں۔ اس کے بعد میں فارغ ہوں گا۔
اوور۔۔۔ ذیمرل نے کہا۔

بات یہ کہ ہمارے پیشے میں رسک بہر حال یعنی چلتا ہے اور اگر وہ
ہات کر جگی لے گا تو اس سے کیا فرق چڑھتا گا۔ ہم بہر حال اس
کی جگہ کو روپیں کر لیں گے۔ عمران نے کہا۔
”عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جہاں ذیبرل موجود ہو گا
دیکھ ہمارا نارگٹ ہو گا۔“..... صالح نے کہا۔

”ابھی دیکھوڑت کیا لکھتا ہے۔ بھر فیصلہ کریں گے کہ اس جگہ
کی کیا اہمیت ہے جہاں وہ موجود ہے۔“..... عمران نے حباب دیا اور
پھر جو لیا ایک تہہ شدہ نقشہ ہاتھ میں اٹھایے وابس آگئی۔ اس نے
نقش کھول کر عمران کے سامنے میرز پر رکھ دیا اور عمران نقشے پر جگ
گیا اور پھر اس نے کاغذ پر لکھے ہوئے نقشے پر موجود طول و عرض ملا
کر مخصوص نمبر کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ نقشے پر
لکھریں ڈالتا رہا پھر ایک جگہ اس نے دائرہ لگا دیا۔
”یہ ہے وہ جگہ جہاں ٹرانسپر کال رسیو کی گئی ہے۔“..... عمران
نے دائیں والی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”کون یہ جگہ ہے۔“..... سب نے اشتیاق بھرے لمحے میں کہا۔
”یہ سوراگ نامی ناپو ہے۔“..... عمران نے نقشے پر لکھتے ہوئے
کہا۔

”ناپو پر ان کی موجودگی کا کیا مطلب ہوا۔“..... صدر نے جیران
ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور بھر پر لیں کرنے
شروع کر دیے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا ٹھنڈن بھی پر لیں کر دیا۔

کہ ذیبرل نے میری ٹگرائی کرائی ہے اور پھر معلوم ہوا کہ کریں
پراؤن کی آشیز باد پر وہ کام کر رہا تو میں نے چیف سے کہا کہ ان
دونوں کے بارے میں خصوصی روپوں مجھے دی جائیں لیکن چیف
تیزی سے ایک قدم آگے پڑھ کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس نے
جو فائل مجھے پہنچا دیا اس میں ڈاؤن، ذیبرل اور کریں پراؤن کے
بارے میں خصوصی روپوں موجود ہیں۔ ڈاؤن کو میں ذاتی طور پر
بھی جانتا ہوں۔ اس سے کئی پار ملاقات ہو چکی ہے اور ایک ہمین
الاقوامی مشن میں ہم نے مل کر کام بھی کیا ہے اس لئے مجھے معلوم
ہے کہ اس کی فطرت کیا ہے۔“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

”آپ کی کامیابی کا راز بھی میں ہے کہ آپ اسی معلومات نہ
صرف ڈین میں رکھتے ہیں بلکہ انہیں بروقت استعمال بھی کرتے
ہیں۔“..... صدر نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اگر ذیبرل یا کریں پراؤن نے ڈاؤن سے
بات کر لی پھر۔ کیونکہ بہر حال دونوں ہی تربیت یافتہ اجنبی ہیں۔“
نیشن ٹکلیں نے کہا۔

”اوی تو ہمارے درمیان ایسی کوئی بات نہیں ہوئی جس سے کوئی
مخلوق ہو سکے۔ حقیقت کہ میں نے ذیبرل سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ وہ
ایسی کون یہ جگہ پر موجود ہے جہاں فون بھی نہیں ہے اور اس نے
ایک یا دو ماہ وہاں رہتا ہے اس لئے اسے بھی نہیں پڑ سکتا۔ دوسری

ان کی ترجیتی مخفیں ہوئی رہتی ہیں..... ماشر آرچر نے جواب دیا۔
 ”کون سی سرکاری ایجنسی..... عمران نے چمک پر پوچھا۔
 ”ایک ہی تو ایجنسی ہے ہاک آئی۔ جس کا چیف کریل براؤن
 ہے..... ماشر آرچر نے جواب دیا۔

”دہاں ہشتوں کا اچارچ رکون ہے..... عمران نے پوچھا۔
 ”یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے البتہ مجھے اطلاع مل چکی کہ ہاک آئی
 کے بڑے ابیٹ رچڈ اور آرٹش مستقل طور پر دہاں تھوڑے عرصے
 سے رہ رہے ہیں..... ماشر آرچر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”موراگ ٹاپ کے بارے میں معلومات نہیں ہیں تمہارے پاس
 کہ ان دونوں دہاں کون موجود ہے..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرف کوئی جاتا ہی نہیں۔ سارا ان آئی لینڈ پر تو
 شراب اور دیگر سامان باقاعدگی سے سپالائی ہوتا ہے اس لئے دہاں
 کے بارے میں معلوم ہو جاتا ہے۔ موراگ میں تو کوئی مستقل طور
 پر نہیں رہتا۔..... ماشر آرچر نے جواب دیا۔

”اچھا۔ ایک اور آئی لینڈ ہے جس کا نام کیون ہے۔ یہاں کون
 رہتا ہے..... عمران نے نقشے کو خور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ماہی گیروں کا جزیرہ ہے..... ماشر آرچر نے جواب دیا۔
 ”اوے کے۔ ملکیہ۔ آپ کو معاوضہ پہنچ جائے گا۔..... عمران نے
 کہا اور رسپور رکھ دیا۔

”اب تک کی معلومات کے مطابق موراگ ٹاپ پر ڈیبرل موجود

”رائل کلب۔۔۔۔۔ ریٹل قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
 دی۔۔۔۔۔

”ماشر آرچر سے بات کراؤ۔ میں اس کا ایک گاہک بول رہا ہوں۔۔۔
 عمران نے مقامی لیچے میں کہا۔

”ہولڈ کریں۔۔۔۔۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔
 ”ہیلو۔ ماشر آرچر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند ٹھوں بعد ایک بھاری
 سی آواز سنائی وی۔

”ماشر آرچر۔ تمہارے بارے میں مجھے ٹپ شاگر کے جیڑ والہ
 نے دی ہے۔ اس نے چھین فون بھی کیا ہو گا۔ میرا نام مائیکل
 ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ہیلو۔ کیا چاپے چھین۔۔۔۔۔ ماشر آرچر نے جواب دیا۔
 ”ایک ٹاپ ہے موراگ۔ اس کے بارے میں کیا تفصیل ہے۔
 عمران نے پوچھا۔

”موراگ۔ وہ تو جھوٹا سا اور دیران سا ٹاپ ہے۔ ادھر تو مایہ
 گیر بھی نہیں جاتے کیونکہ وہ ابھی گیروں کے راستے میں بھی نہیں
 آتا۔ صرف سارا ان آئی لینڈ جانے والے اس کے قریب سے
 گزرتے ہیں۔۔۔۔۔ ماشر آرچر نے جواب دیا۔

”سارا ان آئی لینڈ کون جاتا ہے۔ کیا سیاح جاتے ہیں۔۔۔ عمران
 نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ آئی لینڈ سرکاری ایجنسی کی تجویز میں ہے اور دہاں

کی طرف ہو گا اسے ہی چیک کیا جائے گا باقی ہر لامپ کو جو باتیں
گیروں کے مخصوص راستوں پر چال رہی ہوں تو وہ چیک نہیں کر سکتے
اور ہم یہ فاصلہ پانی کے اندر رہ کر بھی عبور کر سکتے ہیں۔..... صدر
نے کہا۔

”ہمیں موراگ ناپ پر الجھتے کی بجائے ساران آئی لینڈ چانا
چاہئے۔ اگر وہاں دھات ہوگی تو پھر تھیک ورنہ معلومات تو ہر حال
مل جائیں گی کہ دھات کہاں ہو سکتی ہے۔..... کیپشن گلیل نے کہا۔

”اگر دھات ساران آئی لینڈ یا موراگ ناپ میں سے کسی پر بھی
رسکھی گئی تو پھر اس کی حنافت کا بھی انظام اچھائی سخت کیا گیا ہوا
گا۔ لامالہ وہ ہر طرف سے چونکا رہیں گے کوئک وہ عام جرم نہیں
ہیں بلکہ تربیت یافت اور مجھے ہوئے اچھیں ہیں۔..... عمران نے
کہا۔

”اب تم نے ہارگٹ متعین کر دیا ہے۔ اب تم میں رو۔ ہم جا
کر میں مکمل کر آتے ہیں۔..... اچاک خاموش یعنی ہوئے تھویر نے
کہا۔

”تھیں تھویر۔ ہمارے درمیان میں ہوا تھا کہ ہم اب اس ناپ
کی بات نہیں کریں گے۔ ہم نے عمران کی سرگردگی میں کام کر
ہے۔..... جو لیا نے قدرے غصیل بھیجیں کہا۔

”تو پھر موراگ ناپ کو مجھ پر چھوڑ دو۔ میں وہاں ذیمرل سے
سب کچھ اگلوں گا۔..... تھویر نے کہا۔

188
ہے جبکہ وہاں کوئی آدمی نہیں جاتا۔ وہاں فون بھی موجود نہیں ہو سکتا
اور رچڈ اور آئریش ناہیں۔ لینڈ ساران آئی لینڈ پر موجود ہیں۔ اس
سے کیا اندازہ لگاتے ہو تم۔..... عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ پلائم دھات ساران آئی لینڈ
پر موجود ہے اور رچڈ اور آئریش اس کی حفاظت کر رہے ہیں جبکہ
ذیمرل موراگ ناپ میں یعنی کہ چیلگ کر رہا ہے۔ اب اگر ہم ساران
آئی لینڈ جائیں گے تو لامالہ ہماری لامپ موراگ کے قریب سے
گزرے گی اور ہمیں میراکل کے قاتر سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ کیپشن
گلیل نے کہا۔

”اگلہ شو۔ تم نے واقعی درست تجویز کیا ہے۔ میں بات ہو سکتی
ہے لیکن ہم نے یہ بات لکھرم کرنی ہے ورنہ ہمارا وقت ضائع ہو
گا۔..... عمران نے کہا۔

”اپ کیسے لکھرم کریں گے۔ کیا کریں ہر آذن کو دوبارہ فون
کریں گے۔..... صدر نے کہا۔

”میں۔ یہ لکھرم موراگ سے ہو گی۔ ذیمرل اور اس کے
آدمیوں کو وہاں غیرہنا پڑے گا۔ وہی لکھرم کر سکتے ہیں۔..... عمران
نے کہا۔

”لیکن ہمیں ہر حال وہاں لامپ پر جانا ہو گا اور لامپ کو دور سے
چیک کر کے جاہ کیا جاسکتا ہے۔..... جو لیا نے کہا۔

”عمران صاحب۔ جس لامپ کا رخ موراگ یا ساران آئی لینڈ

موراگ ٹالپ پر درختوں اور جھاڑیوں کی کثرت تھی۔ پانی کا ایک چوڑا سا چشم بھی تھا۔ اس چشم کے ساتھ ہی تین خیے لگے ہوئے تھے جن میں سے ایک خیے کے باہر فولادی ٹکڑے کر سیوں پر ذیرل اور لوسانیہ بنیتے شراب سپ کرنے میں مصروف تھے جبکہ باقی تینوں میں ان کے ساتھ تھے جن کی تعداد چھ تھی۔ ان میں سے تین اس ٹالپ سے دور میتوں کی مدد سے چیلگنگ میں مصروف تھے۔ ذیرل لوسانیہ اور اس بکے ساتھیوں کو بیہاں آئے ہوئے چھ روز سے زائد گزر گئے تھے لیکن اس دوران ایک بھی لائچ اور ہند آئی تھی حالانکہ وہ دن کو دور میتوں اور رات کو ناٹ شیلی سکونی سے گمراہی کرتے تھے۔ تین ساتھی رات کو گرفتار کرتے تھے جبکہ دن وہ وقت میں تو اب بیہاں بور ہو گئی ہوں ذیرل۔ لوسانیہ نے کہا۔ ”ابھی سے۔ ابھی تو شاید دو ماہ اور بیہاں گزارنے پڑیں۔“

”ہا۔ ایسا ہو سکتا ہے عمران کے تجویز اور میں موراگ کو کوکریں اور پھر جھیں فرانسیس پر کفرم کر دیں کہ سارا ان میں کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔“..... جولیا نے کہا تو تیور کا پیچہ ہے اقتدار کھل اخفا۔ ”چیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن تم وہاں جاؤ گے کیسے؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں مس جو لیا۔ ہم نے یہ بھی طے کیا تھا کہ ہم سب مل کر کام کریں گے۔“..... صدر نے کہا اور پھر کیپن ٹکلیں اور حمالہ نے بھی اس کی تائید کر دی۔

”یہ تو پھر وہی کچھ ہری کپکنا شروع ہو گئی۔“..... تجویز نے منہ مٹاتے ہوئے کہا۔

”کچھ ہری نہیں دیں۔ ہر حال اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ہم نے موراگ ٹالپ اور سارا ان آئی لینڈ کو چیک کرنا ہے اور ضروری نہیں کہ یہ کام ہم عام لائچ کے ذریعے کریں۔ ہم بخوبی کی لائچ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس ماسٹر آرٹر کے ذریعے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے ہاتھ بے حد ہے ہیں۔“..... عمران نے کہا تو سب اچھے چکے۔

”اوہ۔ پھر تو مسلکہ ہی حل ہو جائے گا۔ بخوبی کی لائچ کو وہ فوراً جلاہ نہیں کر سکتے۔“..... صدر نے کہا تو عمران نے اٹھاتے میں سر ہلا دیا۔

بے انتیار چوک پڑا۔
”جنوی کی لاج“..... ذیبرل نے کہا اور غور سے تاپو کی طرف
بڑھتے ہوئے وجہ کو دیکھنے لگا۔

”ہاں۔ واقعی یہ جنوی کی لاج ہے۔ لیکن یہ بہاں کیوں آ رہی
ہے۔“..... ذیبرل نے تشویش پھرے لجھے میں کہا۔

”میرے خیال میں یہ زوٹمن کا راستہ لگا رہے ہیں۔“..... لوسائی
نے کہا۔

”ویری بیٹھ۔ بہاں تو ابھائی حاس اسلو موجود ہے۔ ایسا اسلو
بس کا عام استعمال منوع ہے۔“..... ذیبرل نے ہونٹ چلاتے
ہوئے کہا۔

”تم فوراً پے آدمیوں سے کہو کہ وہ حاس اسلو کیسیں مجازیوں
میں چھپا دیں۔ فوراً۔“..... لوسائی نے کہا تو ذیبرل نے چیخ چیخ کر
اپنے آدمیوں کو ہدایات وینی شروع کر دی۔ وہ اس آدمی جس کی
آواز سن کر یہ دوتوں بہاں پہنچتے تھے وہ بھی انہیں ویس چھوڑ کر
نیوں کی طرف بڑھ گیا تھا۔

”تم خاموش رہو ذیبرل۔ میں انہیں خود ڈیل کر لوں گی۔“.....
لوسائی نے ذیبرل سے مخاطب ہوا کہا تو ذیبرل نے اٹبات میں
سر ملا دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لوسائی کے فوج کے ہر شعبہ کے
اعلیٰ افسروں سے تعلقات ہیں۔ لاج تیزی سے تاپو کی طرف بڑھی
پہنی آ رہی تھی۔ اب انہیں لاج پر لمراٹا ہوانیوں کا حکوم جتنہ انہر

ڈیبرل نے مسکاتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہم دہان ساران آئی لینڈ پلے جائیں۔ وہاں
رجڑا اور آرٹش سے گپٹ ٹپٹ رہے گی اور حفاظت بھی اچھے اندر
میں ہو سکے گی۔“..... لوسائی نے کہا۔

”ہاں۔ لاج آ رہی ہے۔“..... اچاک دور سے ایک چیخت ہوئی
آواز سنائی دی تو وہ دوتوں بے انتیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

”آؤ۔ شاید تمہاری دعا سن لی گئی ہے۔“..... ذیبرل نے کہا اور
پھر دو دوتوں ہی اس طرف کو دوڑ پڑے جہاں سے انہیں آواز سنائی
دی چیختی۔ دور میں ان کے گلے میں تمہوں کی عاد سے ایک رہی تھیں
کیونکہ وہ بھی موڑ آنے پر دریبوں سے دن کے وقت چینگ
کرتے رہے تھے۔

”کہاں ہے لاج۔“..... ذیبرل نے کنارے پر موجود ایک آدمی
کے پاس چیختے ہوئے کہا۔

”وہ دیکھیں۔ سامنے۔ ابھی کافی دور ہے لیکن ہے لاج ہی۔“.....
اس آدمی نے کہا تو ذیبرل نے دور میں آنکھوں سے لگا لی۔ اسی
لحظے لوسائی بھی دہان پہنچ گئی۔ اس نے بھی دور میں آنکھوں سے لگا
لی۔

”ہاں۔ یہ واقعی لاج ہے لیکن بڑی لاج ہے اور اس کا رخ بھی
ہماری طرف ہی ہے۔“..... ذیبرل نے کہا۔

”یہ تو جنوی کی لاج ہے۔“..... اچاک لوسائی نے کہا تو ذیبرل

قریب آتے ہوئے کہا۔ اس کے لئے میں بے پناہ اعتماد نہیں تھا۔
”میرا نام لو سائیہ ہے اور یہ میرے دوست ذیمرل ہیں۔ ہم
یہاں کیمپنگ کے لئے آئے ہیں۔۔۔ لو سائیہ نے سکراتے ہوئے
کہا اور ساتھ ہی مصافر کے لئے باہم بڑھا دیا۔

”سوری۔ ڈیوٹی کے دوران ہمیں مصافر کرنے سے منع کیا گیا
ہے۔ آپ کے شاختی کا خذالت تو ہوں گے۔ پلیز ہمیں وہ دکھا
دیں۔۔۔ آفسروں نے خلک لجھے میں کہا تو لو سائیہ کا چہرہ غصے
کی شدت سے گلوگیا۔ شاید یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ کسی
مرد نے اس طرح اس کا باہم جھوٹا ہو گا۔

”تمہارے سیکشن کا انچارج کون ہے۔۔۔ لو سائیہ نے غصیلے لہجے
میں کہا۔

”میں خود انچارج ہوں میڈم۔ آپ مجھے کا خذالت دکھائیں۔۔۔
روہن نے سپاٹ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر نہ دکھائیں تو آپ کیا کریں گے۔۔۔ ذیمرل نے ہمیں بار
بولتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ حساس تھا۔

”ہم آپ کو اپنے ساتھ ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے۔ وہاں تفصیلی
انکو اڑی ہو گی کہ کہیں آپ کا احتیاط ہی کرام کے کسی گروپ سے تو
نہیں اور اگر آپ کا غذالت دکھادیں تو ہم اس ٹاپو کا سرسری راؤنڈ
لگا کر واپس ٹلے جائیں گے۔ ہم آپ کی کیمپنگ میں کسی ہم کی
مداخلت نہیں کرنا چاہیے۔ ہم صرف تسلی کرنا چاہتے ہیں کہ آپ

آنے لگ گیا تھا۔ پہلے انہوں نے اس جہنڈے کے گھرے رنگ کو
بھی دیکھ کر اندازہ لگایا تھا کہ یہ نیوی کی لائچی ہے لیکن اب لائچی پر
لکھے ہوئے ہوئے ہرے ہرے الفاظ بھی پڑھنے جا رہے تھے۔ پھر لائچی
اگری ٹاپو سے کچھ قابلہ پر تھی کہ اس کا مخصوص ہارن نے اخبار اس
کے ساتھ ہی رفتار بھی کم ہو گئی۔

”انہیں ہاتھ مارہ ہمارے بارے میں اطلاع تو نہیں دی گئی۔۔۔
ڈیمرل نے کہا۔

”تم بے قدر ہو۔ میں سب ڈیل کر لوں گی۔۔۔ لو سائیہ نے کہا
اور پھر وہ آگے بڑھ گئے تاکہ بالکل کنارے پر جا کر باہم لہرا کر
اس کے ہارن کا جواب دے سکیں اور ذیمرل نے بھی اس کی بڑی وی
کی۔ ان کے کنارے پر ہٹک کر باہم لہرانے سے لائچی کا ہارن
خاموش ہو گیا اور لائچی آہست آہست آگے بڑھی ہوئی آخکار
کنارے کے ساتھ لگ گئی۔ اس کے ساتھ ہی لائچی میں موجود نہیں
کے تین آفسروں میں ایک سورت اور دو مرد آفسروں موجود تھے جن میں سے
جگہ لائچی میں ایک سورت اور دو مرد آفسروں موجود تھے جن میں سے
ایک لائچی کا کمپنی تھا۔ ان سب کے جسموں پر نیوی کی مخصوص
بوجنیفارم موجود تھی۔

”میرا نام روہن ہے اور میں ایشی ہی کرام سیکشن کا فرست
آفسر ہوں۔ یہ میرے استثنی ہیں میں مس جہنڈا اور مسٹر میک۔۔۔
سب سے پہلے ٹاپو پر آنے والے مرد نے لو سائیہ اور ذیمرل کے

شریف اور معزز شہری ہیں۔ روین نے باقاعدہ انقری کرتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ آئیے ہمارے ساتھ۔“ ذیرل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ مزح کیا۔

”آپ کا خذات سینی لے آئیں ورنہ قانون کے مطابق لائق میں موجود باتی افراد کو بھی ہمارے ساتھ اندر آگئے جانا ہو گا۔“ روین نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم سینی رکو۔ میں لے آتا ہوں۔“ ذیرل نے کہا اور واپس مزکر تجزیہ قدم اٹھاتا ہوا درختوں میں غائب ہو گیا۔ ”مس لوسائی۔ کیا آپ میری بات سینی گی۔“ روین کے ساتھ کھڑی عورت نے مکراتے ہوئے لوسائی کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی زم لجھے میں کہا۔

”کون سی بات۔“ لوسائی نے پچ کہک کر کہا۔ اس کے چہرے پر شک و شبہ کی پرچمایاں ابھرے گئی تھیں۔

”میں آپ کے اس خوبصورت اور انتہائی پرکش جسمانی تاریخ کا راز معلوم کرنا چاہتی ہوں۔“ مس جدیداً نے آگے بڑھ کر قدرے سرگوشتا۔ لجھے میں کہا تو لوسائی کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”لیکن تمہارے ساتھی نے تو میرا ہاتھ جھکٹ دیا ہے۔ شاید وہ تمہارے نواس میں ہے۔“ لوسائی نے ایک طرف پتھر ہوئے

کہا۔ اس کے یوں پر مسکراہت تھی۔

”یہ ذیولی کے دوران اسی طرح کھوڑ بن جاتا ہے۔“ جدیداً نے کہا۔ وہ دونوں آہستہ آہستہ قدم بڑھاتیں روہن اور اس کے ساتھی سے ہٹ کر ایک طرف چل گئی۔ اچانک جدیداً کے دونوں پازو بیک وقت حرکت میں آئے اور لوسائی کو یوں حسوی ہوا جیسے اس کے ذہن میں خوفناک وحہا کے ہوئے ہوں اور اس کے ساتھ اسی اس کے ذہن میں آخری احساس لیجی ہوا کہ اس کا پورا جسم اسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا ہو اور پھر اس کا شعور گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گی۔ پھر جس طرح گہری تاریکی میں مدھم سی روشنی تمودار ہوتی ہے اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں مدھم سی روشنی تمودار ہوتی اور پھر آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا، اس نے بے اختیار حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لئے وہ یہ دیکھ کر چوک پڑی کہ اس کا جسم ایک رسی کی مدد سے ایک درخت کے تنے کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ اس نے گروں گھمائی تو ساتھ ہی دوسرے درخت کے تنے سے ذیرل کا جسم بھی رسی سے بندھا ہوا تھا جبکہ سامنے وہی روین اور اس کے دو ساتھی کھڑے تھے۔

”یہ یہ سب کیا ہے۔ یہ تم لوگوں نے کیا کیا ہے۔“ لوسائی نے لاشوری طور پر بولتے ہوئے کہا لیکن سامنے کھڑے ہوئے ان لوگوں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تو وہ سمجھ گئی کہ انہوں

گردن موز کر اس جدید اپنی عورت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے اب اس کا نام جو لیا تھا۔

"میں نے ہی گانٹھ لگائی ہے۔ بے فکر رہو۔ یہ ساری عمر بھی کوشش کرتی رہے تو گانٹھ نہیں کھول سکتی گی۔"..... جو لیا نے جواب دیا۔

"لیکھ ہے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ۔"..... عمران نے ذیبرل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس کا ایک ساتھی اگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹی ہی بوتل نکالی اور اس کا ڈھلن کھول کر ذیبرل کی ناک سے لگا دیا اور لوسانیے اس بوتل کو دیکھتے ہی سمجھ گئی کہ ذیبرل کو کسی گیس کی مدد سے بے ہوش کیا گیا ہے اور یہ بات ذہن میں آتے ہی ساری تکم اس کے ذہن میں واضح ہو گئی۔

یہ لوگ بیوی کی لامپ پر سوار ہو کر اور بیوی کی یونیفارسٹری میں آئے اور اسی وجہ سے لوسانیے اور ذیبرل دونوں واکوک کھا گئے۔ ان کے ذہن میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ذیبرل کو کافی دست لانے کے بجائے اپنی بھیج دیا گیا تھا اور اس جدید اپنے اس طبقہ لے جا کر اس پر اچاک جلد کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کے بعد چند ان کے قریب کوئی موجود نہ رہا تھا اس لئے انہوں نے ناپا میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ اس طرح ذیبرل اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو گئے اس لئے ذیبرل کی ناک سے اپنی گیس کی بوتل لگائی جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد ذیبرل نے

نے دھوکہ کھایا ہے۔ یہ بیوی کے لوگ نہیں ہیں بلکہ دشمن ہیں جو اس بھیس میں بیباں پہنچے ہیں۔

"عمران صاحب۔ ناپا میں اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے۔" اچاک ایک آدمی نے سایہ سے تکل کر اس روہن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو لوسانیے کے دماغ میں دھماکے سے ہونے لگے۔ عمران کا چھپی گھسیں اور ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

"تم۔ تم عمران ہو۔ وہی پاکیشیائی عمران"..... لوسانیے نے بے احتیاط چھپنے کے انداز میں کہا تو سب چوک کر اس کی طرف دیکھنے لگے اور پھر وہ روہن جسے عمران کہا گیا تھا، قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب آ کر رک گیا۔

"میں تو سمجھا تھا کہ تم ذیبرل کی کوئی گرل فریڈ ہو گی لیکن تمہاری اس بات نے ثابت کر دیا ہے کہ میں تمہیں غلط سمجھ رہا تھا"..... عمران نے سرد لیچ میں کہا۔

"میں ذیبرل کی گرل فریڈ ہی ہوں لیکن میں نے سنا ہے کہ ذیبرل پاکیشیائی ایجنسیوں جس کا سربراہ عمران نامی آدمی ہے، کے خلاف کام کر رہا ہے اس لئے میں نے جوان ہو کر پوچھا تھا۔" لوسانیے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو لیا۔ اس کے عقاب میں جا کر رہی کی گانٹھ چیک کرو۔ اسے عام عورت سمجھ کر عام ہی گانٹھ تو نہیں لگائی گئی تھی"..... عمران نے

”تم نے ڈاؤن کی مراسم پر کال سنی تھی۔ ریٹی ایجنسی کے چیف اور تمہارے اور کریل براون کے گھرے دوست ڈاؤن کی“۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”بیان۔ مگر۔۔۔ ذیرل نے جرأت بھرے لیجے میں کہا۔

”وہ کال میں نے کی تھی اور بھر میں نے تمہاری کال رسیو کے جانے پر حساب کتاب لگا کر معلوم کر لیا کہ تم نے یہ کال موراگ ڈاپو پر رسیو کی ہے تو میں سمجھ گیا کہ تم ساران آئی لینڈ کے تحفظ کے لئے بیان موجود ہو اور چونکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہاں حفاظت کے تم نے کیسے انتظامات کر رکھے ہوں گے اس لئے یہیں یعنی کی جو خفارم پہنچ کر اور بنوی کی لائچ لے کر بیان آنا پڑا اور تم نے تجھے دلکھ لیا۔۔۔“ عمران نے کہا۔

”تم واقعی ایسے ہی ہو چکے تمہارے بارے میں سناؤ گیا ہے۔ لوسانیہ بھی ایک پرانی ہست ایجنسی کی چیف ہے اور انکریجیا کی حکومت بھی اپنے اچھے ہوئے معاملات کے لئے اسے ہائز کرتی ہے لیکن ہم دونوں اپنی ذہانت اور تحریر کے باوجود تم سے غلط کھا گئے ہیں اس لئے بتاؤ کہ تم ہم سے کیا چاہتے ہو۔۔۔“ ذیرل نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ کریل براون نے تمہیں میرے خلاف اس لئے ہائز کیا ہے کہ ہم پانچ دھات تک نہ بیچ سکیں جو ساران آئی لینڈ پر رکھی گئی ہے اور کیروں کی سرکاری ایجنسی ہاک آئی کا رچڑا۔۔۔

کر جاتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور وہ چونکہ کر اور ادھر دیکھتے لگا۔ پھر اس کی نظریں ساتھی ہی درخت سے بندگی لوسانیہ پر پڑیں تو اس نے بے اختیار ہوتے بیٹھ گئے۔

”یہ پا کیشیانی عمران اور اس کے ساتھی ہیں ذیرل۔ تم ان سے دھوکہ کھا گئے ہیں۔۔۔“ لوسانیہ نے اوپری آواز میں کہا تو ذیرل کے جسم کو جیسے جھمکا سا لگا۔

”تم ریلے روز کے چیف ہو اور انکریجیا اور یورپی ایجنسیوں کے تربیت یافتہ اور بیٹھے ہوئے ایجنت بھی ہو۔ اس کے باوجود تم ایک سرکاری ایجنسی کے پیچھے اپنی جوانی گھونٹ پر متے ہوئے ہو۔۔۔“ سامنے کھڑے رومن نے چڑے نرم لیجے میں کہا۔

”تم کون ہو۔ کیا واقعی تم ہی پا کیشیانی ایجنت عمران ہو۔۔۔“ ذیرل نے غور سے رومن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”بیان۔ میں علی عمران ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔۔۔“ رومن نے کہا تو ذیرل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں بیان موراگ میں ہوں۔ تمہیں کس نے بتایا ہے۔۔۔“ ذیرل نے جرأت بھرے لیجے میں کہا۔

”تم نے خود۔۔۔“ عمران نے جواب دیا تو ذیرل کے ساتھ ساتھ لوسانیہ بھی بے اختیار چونکہ پڑی۔

”میں نے۔ یہ کی کہ رہے ہو۔۔۔“ ذیرل نے جرأت بھرے لیجے میں کہا۔

کا گھنٹو اور آسان راست تنا دیں تو کیا تم ہماری جان بخشی کر سکتے ہو؟..... لوسائی نے یکخت چیختے ہوئے لمحے میں کہا۔

”یہ کیا کہہ رہی ہو لو سانیے۔ یہ پھر بھی ہمیں زندہ نہیں پھجوڑیں گے۔“.....ڈیرل نے تیر لے کر میں کہا۔

دھیں۔ ایک ایجنت خواہ تجوہ دوسرے ایجنت کو بلاک جیں کرے۔
تم خاموش رہو۔ مجھے بات کرنے دو۔..... لومنائی نے چیز لے گئی میں
کہا۔

”لوسائی تم سے زیادہ عقل مند ہے ذیرل“..... عمران نے
کہاتے ہوئے کہا۔

”میری بات کا جواب دو عمران۔ میں انتہائی خلوص کے ساتھ یہ
تکرہ رہی ہوں“.....لوساں نے تیز لمحے میں کہا۔

"اگر واقعی یہ مختوا راست ہوا تو میرا وعدہ ہے کہ تم دونوں کو زندہ ہنے دیا جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

"مجھے تمہارے وعدے پر اختداد ہے۔ سارا ان آئی لینڈ پر جا کر
دل دیکھ بچل ہوں کہ رچوں اور آرٹش نے خانقی انتظامات پرے
جزیرے پر کر رکھے ہیں۔ اور چند درختوں پر مضبوط پچائیں بنا کر
ماں اشیٰ ایپر کرافٹ گنوں اور میزراں گنوں سے مسلح افراد موجود
ہوں اور یہ پچائیں جزیرے کے چاروں طرف موجود ہیں۔ وہاں سے
پس بھری میکل تک جزوے کے چاروں طرف سمندر کے اندر بیجو
خدا نصیب ہیں اس لئے کوئی لائچ یا کوئی تیراں جتی کہ کوئی آپدوز

اور آئرٹش دنوں پر ایجنسیز وہاں اسی دعویٰ کی خلافت کے لئے
ساموریز اس لئے ہم نے تم سے کچھ ایجنس لینا اور تم ہمیں دے بھی
کہا سکتے ہو۔“ عمر ان نے منہ نہ لاتے ہو گئے۔

"تمہارا یہ روپ دہان نہیں چل سکتا۔ وہ سرکاری سعیم ہے۔ وہ تمہاری لائی کوئی میرزاں کو سے ازاد گے"..... فہریل نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ یہیں اصل فکر تجہاری رکاوٹ کی تھی وہ یہم نے دور کر دی ہے۔ پیہاں موب جو تجہارے تمام ساتھی بلاک کر

دیجے گئے ہیں اور اب تم دونوں یہاں زندگہ موجود ہو۔ تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا اور یہ سن لو کہ تمہارے پازوؤں کی معمولی سی

حرکت بھگتے بتا رہی ہے کہ تم اپنی پشت پر موجود ری کی گانجھ کھوئے کی کوشش میں مصروف ہو لیکن تمہارے چرخے کے چیز نظر میں نہ

بپلے ہی اپنے دو آدمی تم دونوں کی پشت پر مامور کئے ہوئے ہیں۔

پر مجھے سمجھیں گوئی مار دیں گے۔ تم نے پا کیتھا سکرٹ سروں کی راہ میں آنے کا فیصلہ کر کے اپنے آپ کو خواہ مخواہ بلاکت میں ڈال لیا

ہے..... عمران کا لجھ یتخت سرد ہو گیا تھا اور لوسرائی کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے سردی کی لہر اس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی ہو۔

سے عمران کے لئے سے ہی سمجھ آگئی گئی کہ چند گھوں بعد ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

"سنو۔ پیزیز ہیری بات سنو۔ اکر ہم کہیں پلوغ دھات تک پہنچے

نے مرے لے لے کر پوچھے کہا۔

"تم تم کیا چیز ہو۔ جسمیں ہر بات کا پہلی علم کیسے ہو جاتا ہے۔ میرا خیال تھا کہ اس بارے میں صرف مجھے معلوم ہے۔ مگر۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔" ... لوسرائی نے انتہائی مایوسی کے عالم میں کہا۔ "یہ بتاؤ کہ پلٹن وحات ساران آئی لینڈ میں کیاں رکھی گئی ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"اس کا علم صرف رچڑ اور آرٹش کو ہے۔" ... لوسرائی نے جواب دیا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ ج بول دو درست۔" ... عمران کا لامبے ایک بار پھر سفارکاہہ ہو گیا تھا۔

"یہ اس طرح نہیں بتائیں گے۔ جب تک ان کے ساتھی خصوصی سلوک نہ ہو گا۔" ... ساتھی کھڑی جو یا نے کہا۔

"تھہارا مطلب ہے کہ ان پر تشدد کیا جائے۔" ... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ درشت یہ اسی طرح ہمارا وقت شائع کرتے رہیں گے۔" جو یا نے کہا۔

"جسمیں معلوم تو ہے کہ ابھی رات ہونے میں کافی دیر ہے اور دوسری بات یہ کہ بہر حال یہ لمحت ہیں اس لئے تشدد آخری حرپ تو ہو سکتا ہے ابتدائی نہیں۔" ... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے لوسرائی کو ایک خیال آ گی۔

بھی جزیرے سکنی پہنچی تھیں اس کے باوجود ایک راستہ ایسا ہے جہاں سے اس جزیرے پر پہنچا جا سکتا ہے کہ کسی کو علم تک نہ ہو سکے۔" لوسرائی نے کہا۔

"کون ساراست ہے۔" ... عمران نے چونک کر پوچھا تو لوسرائی نے اس کے لئے میں اشیاق کی برمیاں طور پر محسوس کر لی۔

"مجھے اور ذیرل کو چھوڑ دو۔ پھر ہمیں ایک کھڑاڑی میں موجود اپنی لامبی پر وہیں جانے دو۔ جانے سے پہلے میں کاغذ پر لکھ کر جسمیں سب کچھ بتا دوں گی۔" ... لوسرائی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں جسمیں بتا دیا ہوں کہ تم کے محفوظ راست قرار دے رہی ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ ساران آئی لینڈ کا یہاں سے فاصلہ صرف تیس بھری میل ہے اور درمیں کی مدد سے بھی اتنے فاصلے کو چیک ٹھیں کیا جا سکتا جبکہ بیو لاکنڈ میں بھری میل تک قص کی گئی ہیں اور تم نے مجھے بتانا ہے کہ بیو لاکنڈ میں ایک تکمیلی خرابی ہوتی ہے کہ یہ صرف لوہا اور فولاد سے گرانے پر کار آمد ہوتی ہے اس لئے لوہا یا فولاد سے نی ہوئی ہر چیز چاہے وہ لامبی ہو یا آبوزو اس سے گرانے ہی جاہ ہو جاتی ہے اور چونکہ تیراں نے بھی کٹوٹ پہنچی ہوتی ہے جس میں فولاد استعمال ہوتا ہے اس لئے وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر ہر کھڑی کی کششی استعمال کریں تو ہم خاموشی سے جزیرے سکنی پہنچ چاہیں گے اور بیو لاکنڈ ہمارا کچھ بھی نہ بکار رکھیں گی۔" ... عمران

چیختے ہوئے کہا تو ترا تراہت کی آوازوں کے ساتھ ہی ذیمرل کے
حلق سے چیخ لگی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردنڈ ڈھک لگی۔

”م۔ م۔ مجھے مت مارو۔ میں بتائی ہوں۔ مجھے مت مارو۔“
لوسانیہ نے ہدیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا پورا حضم خوف
سے بڑی طرح لرزنے لگ گیا تھا۔

”بولو۔ بتاؤ۔ لیکن جھوٹ مت بولنا۔“..... عمران کا لہجہ بھیڑیے
چیسے ہو گیا تھا۔

”اس کا سلنڈر انہوں نے زمین کھو کر گھر آئی میں دُن کر
رکھا ہے لیکن کہاں اس کا علم صرف رچڈ اور آئرٹس کو ہے اور کسی کو
نہیں اور یہ کام انہوں نے کرٹ براون کے حکم پر کیا ہے۔“ لوسانیہ
نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا فقرہ ابھی تکملہ ہی ہوا تھا کہ
اسے ایک لمحے کے لئے یوں محوس ہوتا چیسے اس کا ذہن یکخت کسی
تیز رفتار لٹوکی طرح گھومنے لگ گیا ہو اور اس آخری احساس کے
ساتھ ہی اس کا تیزی سے گھوٹا ہوا ذہن یکخت گھری تاریکی میں
ڈوبتا چلا گیا۔

”سنو۔ تم شدید خطرے میں ہو۔ سارا ان آئی لینڈ کی مچانوں
سے تمہاری نیوی کی لاچ لگی کو سپاہ آتے ہوئے چیک کر لیا گیا ہو گا
اور اگر وہ واپسی تک گی تو وہ پچک پڑیں گے اس لئے تم ہمیں ساتھ
لے جاؤ اور پھر ہمیں شامل پر چھوڑ کر خود لکبوی کی کشی میں واپس، آ
جانا اور سارا ان میں داخل ہو جانا۔“..... لوسانیہ نے کہا۔

”ہمیں معلوم ہے کہ بلندی پر بیٹھے ہوئے آدمی کی آنکھوں کے
ساتھ گھنی ہوئی طاقتور سے طاقتور دور میں لکھنے والے کو چیک کر سکتی
ہے اور یہاں سے سارا ان آئی لینڈ کا فاصلہ بہر حال زیادہ ہے۔ تم
مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ پلائم وحات کپاں رکھنی گھنی ہے لیکن یہ اس لو
کر مجھے کچھ اور جھوٹ کے فرق کا اندازہ فوراً ہو جاتا ہے۔“..... عمران
نے کہا۔

”ہمیں واقعی نہیں معلوم۔“..... لوسانیہ نے کہا۔
”تو پھر تم جادے لئے بے کار ہو۔“..... عمران نے مرد لمحے میں
کہا اور دوسرا لئے اس کے پاہ میں مشین پسل نظر آنے لگا اور
اس کے پھرے کے اعصاب یکخت پھر لیے ہو گئے۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتائی ہوں۔ رک جاؤ۔“..... لوسانیہ
نے لاشوری طور پر چیختے ہوئے کہا۔

”باتاً اور لیکن کرو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔“..... عمران نے
سرد سلیکے میں کہا۔
”یہ۔ یہ نہیں چھوڑے گا۔ مت بتاؤ۔“..... یکخت ذیمرل نے

لپجے میں کہا۔

”وہاں نسب مشیری نے فائزگنگ کی آواز نوت کی ہے ہاس۔ فائزگنگ کا کاشن ملا ہے۔ اس نے اس کی طرف سے۔ اور“۔ راجر نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی کوئی گزبہ ہے۔ ہم آرہے ہیں۔ اور ایڈ آل“۔۔۔ رچڈ نے کہا اور ٹرانسیمیٹر آف کر کے ایک جھکٹ سے انھی کھرا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی آرٹش بھی انھی کھڑی ہوئی۔

”موراگ پر تو ڈیپرل، لوسانیہ اور ان کے ساتھی موجود ہیں۔ دہال کیا ہو سکا ہے؟۔۔۔ آرٹش نے کہا۔

”کچھ نہ کچھ بہر حال ہوا ہے۔ آو۔۔۔ رچڈ نے کہا اور پھر وہ دلوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے پہنچی دروازے کی طرف یونھتے چلے گئے۔ ساتھ ہی مشین روم تھا۔ دہال دو بڑی مشینیں موجود تھیں۔ ایک طرف ایک بکین بنا ہوا تھا۔ جس میں انچارج راجر موجود تھا۔ رچڈ اور آرٹش دلوں اس بکین میں داخل ہوئے تو وہاں موجودوں نے قد اور اکبرے جنم کا مالک راجر ان کے استقبال کے لئے انھی کھرا ہوا۔

”کیا ہوا ہے راجر۔ کیا ہوا ہے؟۔۔۔ رچڈ نے کہا۔“ مشین نے کاشن دیا ہے موراگ میں فائزگنگ کا ہاس۔ یہ دیکھیں۔۔۔ راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے

رچڈ اور آرٹش دلوں ایک عمارت کے اندر پہنچنے ہوئے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے بات چیت میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے ٹرانسیمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ دلوں بے اختیار چونک پڑے۔ رچڈ نے جلدی سے میز پر موجود چدید ساخت کا ٹرانسیمیٹر اٹھا کر اس کا ہٹن پر لیں کر دیا۔

”مشین روم سے راجر کا لگ بس۔ اور۔۔۔ ایک مرداتہ آواز سنائی دی۔۔۔

”مشین روم سے۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات ہے۔ اور۔۔۔ رچڈ نے چونک کر پہچھا جائے

”ہاس۔ موراگ پاپ پر کوئی گزبہ ہو رہی ہے۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اور۔۔۔ رچڈ نے تیز

"باس۔ اس وقت پورے ٹائپ پر ہر جاندار بے ہوش ہو چکا ہے۔"
راجر نے کہا۔

"جوہنہ۔ تھیک ہے۔ مجھے خود دہاں جانا ہو گا۔ آؤ آڑش۔" رچڈ
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کے اثرات تو تمارے دہاں ویپنچے تک فتح ہو چکے ہوں
گے۔" آڑش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میدم۔ یہ انجامی نہ دو اثر لیکس ہے لیکن جس قدر تیزی سے
چھلتی ہے اور اثر کرنی ہے اتنی ہی تیزی سے ہوا میں شامل ہو گر
مددوم ہو جاتی ہے۔ آپ نے سکرین پر دیکھا گمرا خلا رنگ اس
کے فائز ہونے کا وقت تھا پھر آہست آہست مددوم ہو گیا۔ اس کا
مطلوب ہی ہے کہ جب کفر فتح ہو گی تو اس کے اثرات بھی فتح۔"
راجر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے یہ اختیارات دہاں کیوں کرائے تھے رچڈ؟" میشن
روم سے باہر نکلنے ہوئے آڑش نے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ دہاں ڈیپرل اور لوسمائیہ اپنے ساتھیوں
سیست موجود ہیں لیکن ان کے آنے سے پہلے یہ ٹائپ پا انکل دیران
تھا اور مجھے خدش تھا کہ دہاں سے کوئی بھی حریبہ ساران پر استعمال ہو
سکتا ہے۔ فاصلہ چونکہ زیادہ تھا اس لئے دہاں اور کوئی اختیام نہ ہو
سکتا تھا کہ دہاں ہونے والے واقعات کو ہم یہاں سکرین پر دیکھے
سکیں اس لئے میں نے دائریس سے چلنے والے ایسے سسٹم اور زیرہ

موجود بڑی میشن کے مختلف میں پرنس کرنے شروع کر دیے۔
سکرین یہاں کے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک لفڑی۔ ابھر آیا۔ جس
میں کبودن اور اس کے ساتھ سمندر کے اندر جا گئی اور نایاب بھی
دھکائے گئے تھے۔ پھر سکرین سستہ گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک ٹائپ
جس کے اوپر موڑاگ کا لفڑی لکھا ہوا تھا قرب نظر آئے لگا۔ اس کے
ساتھ ہی یکلخت اس ٹائپ کا دائرہ یکلخت مرغ شعلوں میں پیٹا نظر
آیا۔ یہ شعلے پانچ چھ بار پانچ نظر آئے اور اس کے بعد سکرین ناصل
ہو گئی۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ دہاں کیا ہو رہا ہے۔" رچڈ نے کہا۔
"میں بس۔ یہ سسٹم بھی دہاں اس لئے تصب کیا گیا تھا کہ
دہاں اگر کوئی الحی استعمال کیا جائے تو ہمیں اطلاع مل سکے۔ البتہ
دہاں زیرہ مائنیس بھی موجود ہے۔ اس کی مدد سے دہاں ہے جو شا
کی گیس فائز کی جا سکتی ہے۔" راجرنے کہا۔

"تھیک ہے۔ کرو فائز یہ لیکس۔ ہمیں دہاں تکلیل چیلگت کرنا ہو
گی۔ یہ گروہ ہمارے لئے خلفناک بھی ہو سکتی ہے۔" رچڈ نے
کہا تو راجرنے اثبات میں سر ملا تھا ہوئے میشن کے پندرہ زیرہ ہیں
پریس کرنے شروع کر دیے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر ٹائپ کی
نشانہ ہی کرنے والا دائرہ یکلخت ٹیلے رنگ کا ہو گیا اور پھر آہست
آہست یہ نیلا رنگ بلکا ہوتا چلا گیا اور ایک منٹ بعد سکرین دوبارہ
ناصل ہو گئی۔

ن آ رہا تھا۔

”اسے بیچے کسی کھلی جگہ پر اتار دو۔“ رچڈ نے کہا تو پائکٹ نے بیلی کا پتھر کو ناپو کے جوئی سے میں اتار دیا۔ یہاں درختوں کی اتنی کثرت نہ تھی بیچے ناپو کے دوسرا حصوں میں تھی۔ پتھر کے رچڈ اور آرٹش دونوں کو معلوم تھا کہ یہاں موجود افراد بے ہوش پڑے ہوں گے اور جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کے اڑات وہ گھنٹوں سے پہلے ختم ہیں ہو سکتے تھے اس لئے وہ ہر طرح سے مطمئن تھے۔ دونوں بیلی کا پتھر سے بیچے اترے اور پھر اس طرف کو بڑھتے پڑے گے جو حیران ہیں اور اسمانی نے سینپک کر رکھی تھی۔

”اوے۔ یہ کیا۔ اوہ۔ یہ کیا۔“ یکجنت رچڈ نے پہنچ ہوئے کہا کیونکہ سامنے ہی جھاڑیوں میں ذمیر کے ایک ساتھی کی لاش پڑی وکھانی دے رہی تھی۔ اس کے سینے میں گولی ماری گئی تھی۔ ”یہاں تو قفل و غارت ہوئی ہے۔“ رچڈ نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ فائزگ کسی پر تو کی کمی ہو گئی یا کیس نے کی۔ اس لاش سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسے مرے ہوئے کافی دفت گزرا کا ہے۔“ آرٹش نے کہا۔

”جس ایسے یہی میں یہ لاش ہے یہاں فائزگ والا سٹم موجود نہیں ہے۔ سلم مرکزی ایسے ہیں ہے۔ سائیڈوں پر نہیں ہے اس نے یہاں ہونے والی فائزگ کے پارے میں تھیں ہبہاں ساراں

ماں تھیں آلات ہبہاں نصب کرائے تھے تاکہ کسی بھی گزبہ کی صورت میں ہبہاں بے ہوش ہے یہی کی تھیں فائزگ کے پھر ہبہاں خود جا کر اصلیناں سے چاڑھے لے لئیں۔“ رچڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ اب عمارت کے بیرونی دروازے کی طرف پڑھتے چلے جا رہے تھے جبکہ باہر ویسی و عربیں میدان تھا جہاں ان کا خصوصی ساخت کا گن شپ بیلی کا پتھر بھی موجود تھا۔

”یہیں ہبہاں گزبہ ہو کی سکتی ہے۔“ آرٹش نے کہا۔

”یہیں تو چیلک کرنے جا رہے ہیں۔“ رچڈ نے جواب دیا اور پھر وہ بیلی کا پتھر کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ رچڈ نے اور ادھر دیکھا تو اندر سے ایک آدمی تقریباً بھاگتا ہوا ان کی طرف آتا وکھانی دیا۔

”سوری سر۔ میں واش روم کیا تھا۔“ آنے والے نے قریب آ کر موڈبیس لے لیا۔ یہ بیلی کا پتھر کا پائکٹ تھا۔ ”کوئی بات نہیں۔“ رچڈ نے کہا اور پھر وہ اور آرٹش دونوں اندر سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ پائلٹ نے سر پر کٹوپ پہننا اور چند گھنٹوں بعد بیلی کا پتھر فضا میں حریزی سے اٹھا اور پھر گھوم کر موڑاگ ناپو کی طرف پڑھتا چلا گیا کیونکہ بیلی کا پتھر میں پہنچتے ہی رچڈ نے پائکٹ کو موڑاگ ناپو پلٹنے کا کہہ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بیلی کا پتھر موڑاگ ناپو کے اوپر مطلع ہو چکا تھا۔ رچڈ نے درستین کی مدد سے بیچے چک کرنے کی کوشش کی تھیں درختوں کی کثرت کی وجہ سے بیچے کچھ نظر

"بیہاں تو پہلے قتل عام کیا گیا ہے۔ ان لاشوں کو بھی گولیوں باری گئی ہیں لیکن ان پر یہ فائرنگ نیمیوں کے اندر کی گئی تھی ان لئے ستم اسے کوئی نہیں کر کا تھا کیونکہ یہ لاشیں تاریخی ہیں کہ انہیں ذیمرل سے کافی پہلے ہلاک کیا گیا ہے..... رچڈ نے بڑی اتے ہوئے کہا اور پھر وہ جب والیں اس جگہ پہنچا جہاں ذیمرل کی لاش اور لوسمائیہ موجود تھی تو پندھلوں بعد ہی آرٹش دوڑتی ہوئی واپس آگئی۔ اس کے پاتھک میں لمبی گردان والی بوتل موجود تھی۔

"ٹھہرو۔ پہلے لوسمائیہ کی رسیاں کھول دوں۔ پھر اسے ہوش میں لے آگئیں گے....." رچڈ نے کہا اور آگے پڑھ کر اس نے لوسمائیہ کے عقب میں جا کر گانجہ کھول دی جبکہ سامنے موجود آرٹش نے رسیاں کھلنے پر بہوں لوسمائیہ کو دوتوں ہاتھوں سے سنجال کرائے۔

"میرے خیال میں اسے نیچے میں لے چلیں"..... آرٹش نے کہا۔

"ہاں۔ وہاں زیادہ بہتر ہے۔ یہ باقی لوگ تو ابھی ہوش میں آئی نہیں سکتے"..... رچڈ نے کہا اور پھر اس نے جنک کر بے ہوش لوسمائیہ کو ٹھہر کر کا نہ میٹے پر لاروا اور نیچے کی طرف بڑھنے لگا۔

"نہیں شاید لوسمائیہ بہت پسند ہے"..... عقب میں چلتی ہوئی آرٹش نے ایسا کہ کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا مطلب"..... رچڈ نے قدرے خستا

میں اطلاع نہیں مل سکتی"۔ رچڈ نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھے چلے گئے اور پھر ان کے قدم نیمیوں کے قریب ٹاپ کے مرکزی حصے میں جا کر قائم گئے۔ ان کی آنکھیں سرخ لائٹوں کی طرح اپنے علوتوں میں گوم رہی تھیں۔ سامنے درختوں کے تحوال سے ذیمرل اور لوسمائیہ بندھے ہوئے نظر آ رہے تھے جن میں سے ذیمرل کے پیٹے میں گولیوں کے نشانات واضح تھے۔ البتہ لوسمائیہ صرف بے ہوش تھی جبکہ اس کے سامنے زمین پر دو مرد اور ایک عورت جن کے جسموں پر نیوی کی یہ بیفارم تھی بے ہوش پر میں ہوئے تھے۔

"اوو۔ اوہ۔ یہ تو خاصی گزر ہے۔ نیوی بیہاں کہاں سے آگئی اور یہ ذیمرل کو کس نے ہلاک کیا ہے اور لوسمائیہ کو کیوں باندھا گیا ہے"..... رچڈ نے چیختے ہوئے لفڑی میں کہا۔

"میرے خیال میں ذیمرل پر ہونے والی فائرنگ بھاری سارانہ مشین پر چیک ہوئی ہے"..... آرٹش نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مرکزی ایسا ہے۔ بیہاں ستم کام کر رہا تھا۔ تم جا کر پانکت سے ایمنی گیس کی بوتل لے آؤ۔ وہ ہیلی کا پتھر میں ہی پڑی ہے تاکہ لوسمائیہ کو ہوش میں لا کر اس سے واقعات معلوم کئے جائیں"..... رچڈ نے کہا تو آرٹش سر پالاتی ہوئی مردی اور تیرتی سے دوڑتی ہوئی واپس اس علاقتے کی طرف بڑھتی چلی گئی جدھر ہی کا پتھر موجود تھا جبکہ رچڈ اور ہرا دھر پیٹنگ کرنے لگا۔ اس نے دبال نیمیوں میں پڑی ہوئی چار لاشیں بھی دیکھ لیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ تو عمران تھے۔ بھگی مارنا چاہتا تھا۔ میں کیسے فیکٹی۔۔۔" اوسانیے نے سفیدت ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو اوسانیے۔ عمران کون۔۔۔" رچڑ نے چیختے ہوئے لجھے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم لوگ یہاں کیسے آ گئے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں گئے۔۔۔" اوسانیے نے اب پوری طرح سفیدت ہوئے لجھے میں کہا اور آرٹش نے اسے ایک طرف پڑھی ہوئی کری پر بھاد دیا۔ کیونکہ اس کا جسم باوجود سمجھل جانتے کے انہیں تک رزراہا تھا۔

"عمران یہاں آیا تھا۔ کیا مطلب۔ کہاں گیا وہ۔۔۔" رچڑ نے تیرت پھرے لجھے میں کہا۔

"وہ بخوبی کی یو نیفارم میں آئے تھے۔ انہوں نے یہاں سب کو بے بوش کر دیا اور پھر وہ مجھ سے پاؤچ چکھ کی۔ جب ذیرل نے پوچھتا رہا۔ ذیرل سے بھگی اس نے پاؤچ چکھ کی۔ وہ ذیرل نے نہ بتایا تو اسے گوئی مار دی گئی۔ پھر وہ مجھے بھگی مارنا چاہتا تھا کہ اپاک میرا ذہن گھومتے تھا اور پھر میں بے بوش ہو گئی۔ یہ کہاں ہوں میں۔" اوسانیے نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیٹ۔ تو وہ بخوبی کی یو نیفارم میں عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ آؤ۔ پھر انہیں اسی بے بوشی کے عالم میں ہی بلاک ہوتا

لچک میں کہا۔

"اگر اوسانیے حبیبیں پسند نہ ہوتی تو تم اس طرح جھپٹ کرے۔ بھگی نہ اخھاتے۔ تھیک ہے۔ بخودا تو بہر حال بخودا بھی ہوتا ہے۔۔۔" آرٹش نے کہا تو رچڑ نے اختیار افس پڑا۔

"ساری دنیا کی عمرتوں ان معاملات میں ایک بھی کسی سوچ رکھتی ہیں۔ پسند ناپسند کا یہاں کیا جواز ہے۔ ویسے بھگی اوسانیے انکا کرنے والی عورتوں میں سے نہیں ہے۔ یہ تو ہر وقت سریسا اقرار نہیں رکھتی ہے۔۔۔" رچڑ نے ایک تھیے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پیچے بھگی ہوئی دری پر اوسانیے کو کان دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔۔۔" رچڑ نے مژہ کر آرٹش سے کہا تو آرٹش نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوقت کا ڈھکن کھولا اور اسے ہٹا کر اس نے چھک کر بوقت کا دباد دبادی پر پڑی ہوئی اوسانیے کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوقت ہٹا کر پھر اس پر ڈھکن لگا کر اس نے اسے اپنی ہدیت کی جیب میں رکھ لیا۔ چند لمحوں بعد اوسانیے کے جسم میں حرکت کے نتارتات ہموار ہونا شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھی میں اس نے لاشعوری طور پر انتہے کی کوشش کی۔ اسی لمحے آرٹش نے چھک کر اسے بازو سے پکڑ کر سہارا دیا۔

"اوسانیے۔ میں آرٹش ہوں۔ کیا ہوا تھا حبیبیں۔ ذیرل کو کیا ہوا ہے۔۔۔" آرٹش نے کہا تو اوسانیے کو جیسے جھکتا سالاگا۔

صالح ناپوکی اسی سمت میں موجود تھی جہاں ان کی نبی دالی لائچی کو کم کیا گیا تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا اور صدر موجود تھے جبکہ صالح، پیشہ نگلیں اور سوریہ تینوں کی ذیبوشیاں ناپوک کے تین اطراف میں لگائی گئی تھیں تاکہ اگر اپاک کوئی لائچی یا یملی کا پڑ آئے تو اس کی بروقت اطلاع دی جائے سکے۔ صالح اس جگہ کنارے پر بیٹھی ہوئی تھی جہاں سے کچھ یخچے لائچی موجود تھی۔ وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اب یہاں سے انہیں ساراں آئی لیندہ چانا ہو گا کہ اس کے کافیوں تین دور میں شین پھل کی فائرنگ کی آوازیں پڑیں تو وہ بیٹھی گئی کہ عمران نے ذیبرل اور اس کی ساقی لڑکی کو ہلاک کیا ہو گا یوں لکھنے ان کے ساتھیوں کو تو پہلے ہی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اپاک اسے خیال آیا کہ کہیں کوئی گز بڑھے تو اسے معلوم کرنا چاہئے تو وہ تیزی سے اُنھی ہی تھی کہ اپاک اس کا

چاہئے۔ ”اوہ“ رچڈ نے جو لیجے میں کہا اور پھر تیزی سے ٹرکر نیچے سے باہر نکل گیا۔ آرٹش نے لوسانیہ کو بازو سے پکڑا اور ایک طرح سے وہ اسے چھینتی ہوئی باہر لے آئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس چند لفڑی گئے جہاں ابھی تک نیزی کی جو نیقارام میں ایک محورت اور دو مرد زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”یہ عمران ہے۔ یہ عمران ہے۔ اس نے ذیبرل کو گولیاں ماری تھیں۔ میکی عمران ہے۔“ لوسانیہ نے چیختے ہوئے کہا تو رچڈ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں مشین پھل موجود تھا۔

”پہلے چیک تو کرو کہ یہ واقعی عمران ہے۔“ آرٹش نے کہا۔ ”ہاں۔ اس نے خود بتایا ہے کہ یہ عمران ہے۔“ لوسانیہ نے کہا۔

”پہلے انہیں ہلاک کر لیں۔ پھر ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے۔ اس کے بعد وہاں چینگٹھ بولتی رہے گی۔“ رچڈ نے مشین پھل والا ہاتھ سامنے بے ہوش پڑے ہوئے ہوئے عمران کی طرف کرتے ہوئے سرد لیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹریگر دبایا اور ماحول مشین پھل کی ترترہ اہست سے گونج اٹھا۔

گو دیکھ کر وہ بے اختیار پچھک پڑی کیونکہ یہ لو سائی تھی جسے درخت سے روی کی مدد سے باندھا گیا تھا لیکن اب وہ سچ سلامت چل پھر رہی تھی۔ البتہ دوسری گورت اور مرد کو وہ نہ پہچاتی تھی۔ وہ دونوں اپنی تھے۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ عمران، جو لیا اور باقی ساتھیوں کا کیا ہوا۔"..... صالح کے ذہن میں آندھیاں ہی چلے گئیں۔ وہ یہ سے حتاط انداز میں آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر وہ اس جگہ پہنچ گئی جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو پھر ڈکھ کر وہ ساحل کی طرف مزدھی تھی۔ اس نے فکر کیں کہ مرد کو درخت سے بندھا جاؤ دیکھا تھا وہ مر پڑا تھا۔ اس کے سینے میں گولیوں کا برست لگا تھا لیکن اس کے ساتھی ہی اس نے عمران، جو لیا اور صدر کو زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔ وہ تینوں بے ہوش اور ساکت پڑے ہوئے تھے۔

"یہ عمران ہے۔ یہ عمران ہے۔ اس نے فیرل کو گولیاں ماری تھیں۔ میکی عمران ہے۔"..... اچانک لو سائی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی ہی اس مرد نے جیب سے مشین پہلی کاٹ کر اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

"پہلے چیک تو کرو کہ یہ واقعی عمران ہے۔"..... دوسری گورت کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اس نے خود تالیا ہے کہ یہ عمران ہے۔"..... لو سائی نے کہا۔ "پہلے انکس ہلاک کر لیں پھر ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں

ذہن اس طرح گھومنے لگا جیسے تجزیہ رفتار لٹو گھومتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اسے حسین ہوا کہ وہ لٹو گھرا کر کسی گھر انی میں گرتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی نے قبضہ کر لیا۔ پھر جس طرح گپٹ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریکہ ذہن میں جگنو چمکتا ہے اور پھر آہستہ پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے تجزیہ سے جسم کو سمیانا تو اسے احساس ہوا کہ وہ کسی پانی سے بھرے ہوئے گزھے میں پڑی ہوئی ہے۔ وہ ایک بھلکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کا جسم اور لباس سب پانی میں بھلکے ہوئے تھے لیکن پانی کی مقدار اتنی نہ تھی کہ وہ شرابور ہو جاتی۔ بہن اس کا بیاس گیلا ضرور ہو گیا تھا اور اسے اپنے چہرے پر نبی کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے ہاتھوں سے منہ صاف کیا اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنا لکھ دیا۔ آگیا کہ یہ سب پچھے کیا ہوا ہے تو وہ ایک بھلکے سے اچھل کر اس گزھے سے باہر آ گئی۔ اس نے اپنی جیب کی چیزوں میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اسے ٹھانیت کا احساس ہوا کہ مشین پہلی اس کی جیب میں موجود ہے۔ وہ تاپو کے اس حصے کی طرف بڑھتے گئی جہاں تھے میو جو دیکھتے اور جہاں عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے لیکن پھر اسے یہ لکھت ایک درخت کے موٹے تھے کی اوت میں ہونا چاہیے کیونکہ اس نے ایک مرد اور دو عورتوں کو پائیں طرف سے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ آگے آگے مرد تھا جبکہ اس کے پیچھے دونوں عورتیں تھیں اور پھر ایک گورت

پھر نئے بھی چیزیں بکھری دفع ہوتے ہوئے پھر کیتی ہے۔ صالح کی اپنی حالت بھی بے حد خراب ہو رہی تھی لیکن صالح کے ذہن میں اپنے ساتھیوں کے پھرے گھوم رہے تھے اس نے اس نے ہوش پہنچنے ہوئے اپنے آپ کو سنبھالا۔ اسی لمحے اسی طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس نے اپنی تکلیف کی شدت سے مندی ہوئی آنکھیں کھو لیں تو اس نے دوسرا عورت کو تجزی سے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ اس عورت کے باقاعدہ میں بھی مشین پھل تھا لیکن اس نے اسے نال کی طرف سے پکڑا ہوا تھا۔ صالح نے ایک بار پھر تمام خافت بجھت کی اور دوسرے ہی لمحے ایک بار پھر مشین پھل کی ترتیب اہم کی آواز گوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ زورتی ہوئی عورت جی کر پہلو کے مل یئچے گردی اور پھر چند لمحے پھر کئے بعد ساکت ہو گئی تو صالح نے بھی گردان ڈال دی۔ اس کا سانس اب رک رک کر آ رہا تھا۔

"مجھے حوصلہ نہیں ہادنا چاہئے۔ مجھے ہمت کرنی چاہئے۔ میرے ساتھی بے ہوش پڑے ہیں۔ صالح کے ڈوبتے ہوئے ذہن میں خیال گونجا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ڈوبتا ہوا دل دوپارہ تجزی سے دھر نکتے لگا ہو۔ اس نے نہ صرف آنکھیں کھو لیں بلکہ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے دیکھا کہ اس کے پہلوؤں سے خون لکل رہا ہے اور شاید اس مسلسل بنتے ہوئے خون کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہوئی جا رہی تھی۔ چنانچہ اس نے فوری طور

—۔ اس کے بعد دہاں پیکنگ ہوتی رہے گی۔۔۔ اس مردوں کی آواز سنائی دی اور صالح بکھر گئی کہ عمر ان کو بلاک کرنے پر دوست گیا ہے۔ اس نے پکل کی کی تجزی سے جیب سے مشین پھل ٹکالا۔ وہ مرد اور دونوں عورتوں اس کے سامنے تھی موجود تھیں اور انہیں کی اس کی طرف پشت تھی۔ پھر اس سے پہنچ کر وہ مرد عمر ان پر فائر کولٹ صالح نے اس مرد پر فائر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی ماخول مشین پھل کی ترتیب اہم کے ساتھ گونج لٹکا اور اس کے ساتھ ہی وہ مرد اچھل کر چھٹا ہوا مدد کے مل یئچے جا گرا۔ صالح نے تجزی سے مشین پھل کا رخ بدلا ہی تھا کہ یہ لیکن ایک بار پھر ترتیب کی آواز دی سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی صالح کو یوں محسوس ہوا جیسے کہی گرم سانچیں اس کے جسم میں اترتی چلن گئی ہوں اور وہ بھی چھٹن ہوئی یئچے جا گری۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کون ہے۔ دیکھو سے۔۔۔ ایک عورت کی بچھتی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے اس نے اس عورت کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا آخری وقت آ گیا ہے۔ اس کے جسم میں درد کی تیزی لمبی ہی دوڑ رہی تھیں۔ ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے لیکن اس نے باقاعدہ میں موجود مشین پھل کو اٹھایا اور دوسرے لمحے ایک بار پھر ترتیب کی آواز اکھری اور اس کے ساتھ ہی اس کے اوپر ایک لحاظ سے چھانے والی عورت بچھتی ہوئی پہلو کے مل یئچے جا گری اور اس طرح

چاری ہے۔

”مجھے ہمت کرنی چاہئے۔ مجھے ہمت کرنی ہے“..... صالی نے اپنے ذہن میں دو ہمراں اور پھر ہوت بھتیجے ہوئے وہ آگے بڑھتی رہی۔ پھر اس نے دہاں پہنچ کر جہاں عمران اور دوسرے ساتھی دیپے ہی ہے ہوش پڑے ہوئے تھے، دلوں یوں لیں رکھی ہی تھیں کہ اس کے کافوں میں دور سے قدموں کی آواز پڑی تو وہ بے اختیار پوک کر اس طرف دیکھنے لگی اور پھر اسے درختوں کے درمیان کسی آدمی کے آنے کی بھلک سی محسوس ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں اس میں پھل پر پائیں جو اس مرد کے ہاتھ سے نکل کر گرا تھا جب اس نے اس کی پشت پر فائز کھولا تھا اور شاید یہی وہ پھل تھا جس کی مدد سے اس آدمی نے گرتے ہوئے اس پر فائز کھول دیا تھا اور پھر وہ آدمی ختم ہو گیا تھا۔

صالٹ کو یہ پھل غیرمت لگا کیونکہ وہ اس حالت میں آئے والے آدمی کا مقابلہ لارکرنے کر سکتی تھی۔ اس نے مشین پھل انھماں اور پھر اس نے اسے ایک اندر میں پیچ کر لیا۔ اس میں میگرین موجود تھا۔ اس وقت وہ آدمی کافی قریب آچکا تھا۔ صالٹ نے ایک جھاڑی کی اوٹ لی اور پھر چند لمحوں بعد چیزے اتی وہ آدمی میری قریب آیا اس نے مشین پھل کا رخ اس کی طرف کیا اور ٹریکر ڈال دیا۔ دوسرے لئے ماحول مشین پھل کی ترتیباً ہست سے گونج انھا اور اس کے ساتھی ایضاً اسی طرح بھرے انہاز میں آئے والا آدمی چیختا ہوا اچھل کر پشت

چھپاں تک عینچے کا فیصلہ کیا اور پھر وہ زمین پر کر انگل کے انہاز میں چھپتی ہوئی تیزی سے اس چھوٹے سے چھٹے کی طرف بڑھتی چلی گئی جو دہاں سے کافی قریب تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دہاں پہنچ گئی اور اس نے اپنے جنم کو چھٹے کے پانی سے بھرے ہوئے گڑھتے میں ڈال دیا۔ ٹھنڈے پانی کی وجہ سے اس کا خون بہتا جلد اسی پسند ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دلوں پا تھوں میں چھٹے سے لکھتے ہوئے پانی کو بھر کر اپنے منہ میں ڈالا اور چند گھنٹے پیٹنے کے بعد اس کو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ بالکل نیک ہو گئی ہو۔

تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے آپ کو اس گڑھتے سے باہر نکلا اور پھر وہ انھے کر کھڑکی ہو گئی۔ درود تو اب بھی تھا لیکن اب اسے چھیتھوڑا مل گیا تھا۔ اب مسلسل تھا اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کا تو اسے معلوم تھا کہ پانی سے بھی انہیں ہوش میں لا لیا جا سکتا ہے لیکن اس کے پاس کوئی ایسا برتن نہ تھا جس میں وہ پانی لے جا کر اپنے ساتھیوں کے حق میں ڈال سکے اور اسی ہمت بہر حال اس میں نہ چھیتھوڑا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو انھا کر پیاس لے آتی اس لئے اس نے خیبوں کا رخ کیا تاکہ دہاں سے کوئی برتن حاصل کر سکے اور پھر ایک خیتے سے اسے نہ صرف برتن بلکہ پانی سے بھری ہوئی دو یوں تھیں۔ اس نے دلوں یوں لیٹیں انھائیں اور خیتے سے نکل کر دوبارہ اس طرف کو بڑھنے لگی لیکن ایک بار پھر اس کا جسم لزکھڑا نے لگا تھا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے اس کی ہمت ایک بار پھر ختم ہوئی

اور حوصلہ کو فتح کر کے مسلسل اپنے آپ کو ہوش میں رکھے ہوئے تھی، اطمینان ہوتے ہی اس کا ذہن ایک بار پھر ترکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ اسے آخری خیال جو آیا تھا وہ سبی تھا کہ آخر کار اس کا خاتمہ ہو گی لیکن پھر یہی سکی گہرے کنوں میں سے کسی کی آواز سنائی دیتی ہے اس طرح صالو کے کافوں میں بھی عمران کی آواز یہی تو اسے اپنا ذہن روشن ہوا اور ایک بار پھر عمران کی آواز اسے بھی قریب سے ساتھی دی اور اس کے ساتھی ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”سہارک ہو صاحبِ حبیں تی زندگی می ہے۔۔۔ عمران کی سکریتی ہوئی پر ٹھوس آواز سنائی دی تو صاحب ایک ٹھکلے سے اٹھنے لگی تو جولیا نے جو عمران کے ساتھی تھی موجود تھی اس کا بازو پکڑ کر اسے اٹھا کر بھا دیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے جسم پر بیرونی کر دی گئی تھی اور وہ اپنے آپ کو پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔

”یہ تم نے کیا ہے صاحب۔۔۔ جولیا نے حیرت پھرے لے چکا۔

”ہاں۔۔۔ صاحب نے جواب دیا اور پھر اس نے ہوش میں آنے سے لے کر بیان بے ہوش ہونے تک کی ساری تفصیل دوڑا دی۔

”تم نے کمال بہت سے کام لیا ہے صاحب۔ دیل ڈن۔۔۔ عمران نے کہا تو صالو کو پوں محسوس ہوا یہی سے اسے ہفت افلم کی دولت اکٹھی مل گئی ہو۔

کے مل یچھے گرا اور چند لمحے ترنے کے بعد ساکت ہو گیا تو صاحب کچھ دیکھ بیٹھی لے لے سائنس لیتی رہی۔ اس کی حالت ایک بار پھر خراب ہوتی جا رہی تھی۔ شاید خون کافی مقدار میں بہہ جانے کی وجہ سے وہ اس تدریج کر کے ہو گئی تھی کہ معمولی سی جیز حکمت کرتے ہی اس کا دل ڈوبنے لگ جاتا تھا اور دماغ پر اندر میرے سے چھانے لگ جاتے تھے۔ اس نے ہونٹ پکچ کر ایک بار پھر اپنی ڈوبتی ہوئی ہمت کو جمع کیا اور پاس پڑی ہوئی پانی کی پوچل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولا اور پھر اس نے پوچل کا دہانہ عمران کے منہ میں زبردستی ڈال کر پوچل کو اونچا کر دیا۔

چند لمحوں بعد پانی عمران کے طلق سے یچھے اتر گیا تو اس نے پوچل ہٹا کی اور پھر ساتھ پڑی ہوئی جولیا کے ساتھ بھی اس نے سبی کارروائی کی اور اس کے بعد وہ صدر کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد پانی کا ایک بڑا سا گھوٹ صدر کے طلق میں بھی اتر گیا تو وہ والپیں عمران کی طرف مڑی لیکن عمران ویسے ہی بے صس و حکمت پڑا ہوا تھا۔ اس نے پوچل اٹھا کی اور ایک بار پھر اس نے پانی عمران کے طلق میں ڈالا۔ اسی لمحے اس نے عمران کے جسم میں حکمت کے آپار مسودار ہوتے دیکھے تو یہیں اس کے دل میں پھول سے کمل اٹھے۔ اسے اپنی جدوجہد باراً اور ہوتی وکھاتی دے رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران ہوش میں آکر خود اپنی پچوچش کو کنٹرول کر لے گا لیکن اس اطمینان اور سرست کا الٹا اثر ہوا اور وہ جو بہت

دشکریہ عمران صاحب۔ بس اللہ تعالیٰ نے ہست دے دی۔
آپ تناکیں کر یہ آخر میں آنے والا آدمی کون تھا اور یہ پینڈت کج
آپ نے کیے اور کہاں سے کر دی؟..... صالح نے کہا۔

”جب بھٹے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ صدر اور جولیا کو بھی
ہوش آ رہا تھا میں تمہاری حالت بگز روی تھی۔ صدر اور جولیا کے
ہوش میں آنے کے بعد ہم تمہیں اٹھا کر جیٹھے کے قریب لے آئے
اور پھر تمہارے رخچ پانی سے صاف کئے گیلں تمہارے جسم میں تین
گولیاں موجود تھیں جنہیں فوری نکالنا ضروری تھا لیکن یہاں ایسا کوئی
انتظام نہ تھا۔ پھر صدر کو میں نے خیوں میں میڈیکل باکس کے
بادیے میں معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ وہ جب واپس آیا تو اس
کے ہاتھ میں ایک میڈیکل باکس موجود تھا اور پھر ہم نے مل کر تمہارا
آپریشن کیا۔ گولیاں نکال دی تھیں اور تمہارے رخبوں کی پینڈت کج کر
کے تمہیں طاقت کے انگلش لگا دیے گئے لیکن اس کے باوجود تھیں
ہوش نہ آ رہا تھا اور تمہارا شعور بیدار کرتا ضروری تھا ورنہ کسی بھی
لمحے تمہارا خاتمه ہو سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے تمہیں آوازیں دیتا شروع
کر دیں اور اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہو گیا اور اس نے تمہیں تھی
زندگی دی اور تم ہوش میں آ گئی۔ اب تمہاری حالت خطرے سے
باہر ہے۔..... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو صالح نے
بھی اللہ تعالیٰ کا دشکر ادا کیا کہ اس نے اسے ہست اور جو صد دیا جس
کی وجہ سے وہ اپنے ساتھیوں کی زندگیاں بچانے میں کامیاب ہو گئی۔

راجر کہیں میں بیٹھا سامنے موجود مشین کی سکرین پر اس طرح
دیکھ رہا تھا جیسے بچے کسی شعبدہ باڑ کو حیرت سے دیکھتے ہیں۔ مشین
کی سکرین پر سوراگ ناپو کا نقش نظر آ رہا تھا اور دو چار پار وہاں
فائرگ کو مشین کی سکرین پر مارک کر چکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ
باس رچ ڈا آئڑش اور پاکٹ اخوتی کے ساتھ وہاں گیا ہے لیکن ابھی
لٹک نہ ان کی واپسی ہوئی تھی اور سہی انہوں نے کوئی رابطہ کیا تھا۔
اس نے باس رچ ڈا کے ٹرائیکس پر بار بار کال کی تھی لیکن شاید
ٹرائیکس خراب تھا کہ کال کچھ ہی نہ کر رہا تھا یا پھر اسے حمل آف کر
دیا گیا تھا۔ اس نے تین چار پار کو شکش کرنے کے بعد یہی کا پڑک کے
ٹرائیکس پر ٹرائی کی اور اس وقت وہ اچھل پڑا جب کال رسید کر لی
گئی۔

”بیٹو۔ بیٹو۔ راجر انچورج مشین روم کا لگ۔ اور۔۔۔۔۔ راجر

اور۔۔۔ راجر نے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ اسے انھوں کے جواب پر غصہ آگیا تھا۔

”پھر میرے لئے کیا حکم ہے۔ اور۔۔۔ اس بار انھوں نے کہا۔

”تم اس طرف جاؤ۔ حاضر پاس گئے ہیں اور پاس سے کوک کریں۔ براؤن ان سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے وہ اپنے فرانسیسی کو آن کر دیں اور مجھے کال کریں۔ اور۔۔۔ راجر نے کہا۔

”کریں براؤن۔ لیکن ابھی تو تم اپنی پریشانی کی بات کر رہے تھے۔ اور۔۔۔ انھوں نے جرتی ہوئے لہجے میں کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ تمہاری بکھر میں یہ باتیں نہیں آ سکتیں۔ اور۔۔۔ راجر نے اس بار واضح طور پر قدرے غصیلے انہاز میں کہا۔

”اوکے۔ میں تمہارا پیغام دے دیتا ہوں۔ اور اینڈ آں۔۔۔ انھوں نے جواب دیا اور اس کے ساتھ اسی رابطہ ختم ہو گیا تو راجر نے بھی مشین کے ہن آف کر دیئے۔

”ٹانس۔ پاٹک کیا بن گیا ہے اب ہمارے معاملات میں بھی مداخلت کرنے لگا ہے۔ اسے اب فارغ ہونا ہی پڑے گا۔۔۔ راجر نے خود کلائی کے انہاز میں بیڑا ہتے ہوئے کہا اور پھر وہ کال کا انتظار کرنے لگا۔ مگر پھر وہ اس وقت اچھل پڑا جب اس نے پانچویں بار فائر گکہ ہوتے دیکھی۔ مشین کی سکرین پر اس کی نشاندہی ہوئی تھی۔

نے جائز لہجے میں کہا۔

”لیں سر۔ میں پاٹک انھوں کی بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے انھوں کی آواز سنائی دی۔

”کیا ہو رہا ہے دہاں۔ بار بار فائر گکہ کی نشاندہی ہو رہی ہے۔ کہاں پیں پاس رچڑ اور میدم آ مرش۔ اور۔۔۔ راجر نے جائز اور سخماں لہجے میں کہا۔

”میں تو یہاں ٹاپک کے جزوی ہے کی طرف تینیں کا پھر میں موجود ہوں۔ فائر گکہ کی آوازیں تو میں نے بھی سنی ہیں۔ ظاہر ہے باس رچڑ کی طرف سے فائر گکہ ہو رہی ہو گی۔ اور۔۔۔ انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہو گا کیونکہ دہاں تو بے ہوش کرنے والی گیس فائر گکہ جیسی اس لئے دہاں ایسا کوئی آدمی ہو گی میں ملتا جو ہوش میں رہ گیا ہو اور فائر گکہ کرے لیں پاں کال کا جواب ہی نہیں دے رہے۔ اور۔۔۔ راجر نے کہا۔

”پاں نے کسی وجہ سے ٹائیمکر کو آف کیا ہوا ہو گا۔ جسمیں کیا پریشانی ہے۔ پاس جو کر رہا ہو گا ٹھیک ہی کر رہا ہو گا۔ اور۔۔۔ انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پریشانی کی تو کوئی بات نہیں لیں گے بھر بھی معاملات کو چیک کرتے رہتا چاہے۔ آخراں قدر فائر گکہ دہاں کیوں ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم مطہن پیٹھے رہیں اور دہاں کوئی گڑپڑ ہو گئی ہو۔

کہنا چاہتے ہو۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ وہ ذمیر
کے پارے میں چونکہ ابھی طرح جانتا تھا اور باس رچڈ اور ذمیر
کی فرائیں پر بات چیت ہوتی تھی اس لئے وہ اس کی آواز
پہچانتا تھا۔

”میں نے ان سے معلوم کرنا تھا کہ ناپول پر مسلسل فائرنگ کیوں
ہو رہی ہے۔ پہلے فائرنگ ہوئی تو باس آرٹش کے ساتھ یہاں سے
گئے تھے اور پھر ان کے دہان کھینچنے کے بعد بھی بار بار فائرنگ ہو
پکی ہے۔ اور“..... راجر نے کہا۔
”کیا اتنی دور فائرنگ کی آوازیں کھینچ رہی ہیں۔ اور“۔ ذمیر
نے اجنبی جہت پھرے لیتے میں کہا۔

”ایسا کیسے ممکن ہے جتاب۔ دراصل آپ کی اس ناپول پر آمد
سے قبل باس رچڈ کے غم پر یہاں ایسے خصوصی سستہ تصب کے
گئے تھے کہ اگر یہاں فائرنگ ہوتا ہماری میں تنکروں میشن پر اس کی
نشاندہی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دہان بے ہوش کر دینے والی اجنبی
زود اثر گیس زیدہ مانیس کا دائزیں لکڑوں سیٹ لگایا گیا ہے۔
اوے ہاں۔ میں نے تو دہان فائرنگ کے بعد بے ہوش کر دینے
والی گیس فائر کر دی تھی۔ یقیناً آپ بھی بے ہوش ہو گئے ہوں
گے۔ پھر کیا باس نے آپ کو ہوش دالا ہے۔ اور“..... راجر نے
چونک کر کہا۔

”ہا۔ تم سب اچانک بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر ہمیں رچڈ

”یہ کیا ہو رہا ہے۔ آخر یہ پانچ بار فائرنگ ہوئی ہے۔ یہ کیا
ہو رہا ہے۔..... راجر نے بڑھاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس
نے رچڈ کے فرائیں پر کال کرنا شروع کر دی لیکن کال کچھ ہی نہ
کی جا رہی تھی اور نہ ہی رسیو کی جا رہی تھی۔ اب ظاہر ہے وہ کیا کر
سکتا تھا۔

”میں خواہ مجواہ فکر مند ہو رہا ہوں۔ باس خود ہی کال کرے گا۔
باس جب خود ایمیشن میں ہے تو پھر پریشانی کہی۔..... راجر نے
بڑھاتے ہوئے کہا لیکن کچھ دیر بعد اسے ایک بار پھر بے چیزی ہی
محسوں ہونے لگی۔ اس نے ایک بار پھر کال کرنا شروع کر دی لیکن
جب اس بار بھی وہی تجھے لکھا تو وہ سیٹ سے اٹھ کر واش روم کی
طرف چلا گیا۔ قریباً آدمی سے گھنے بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے
ایک بار پھر روانی کی اور اس بار وہ خوشی سے اچھل پڑا کیونکہ باس
رچڈ کے فرائیں پر کال کچھ کر لی تھی۔
”بیلو۔ بیلو۔ راجر کا لفک باس۔ اور“..... راجر نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ ذمیر اٹھنگا یہ۔ اور“..... دوسری طرف سے آواز
سنانی دی تو راجر بے اختیار اچھل پڑا۔
”باس رچڈ کہاں ہیں۔ یہ فرائیں ان کا ہے۔ اور“..... راجر
نے کہا۔

”وہ آرٹش اور لوسرانی سے اہم گھنگتوں میں معروف ہیں۔ تم کیا

نے ہوش دلا کر سبھی تفصیل بتائی تھی۔ اور ”..... ذیبرل نے کہا۔
 ”آپ میری باتیں باس سے کر دیں۔ اور ”..... راجر نے کہا۔
 ”اوکے۔ وہ منت بحد وقارہ کال کرتا۔ اور ایڈھ آں۔ ” ذیبرل
 نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فرانسیسی آف ہو گیا تو راجر نے بھی
 فرانسیسی آف کر دیا۔ اب اس کی بے چینی خشم ہو گئی تھی۔ پھر وہیں
 منت بحد اس نے دوبارہ کال کی۔
 ”لیں۔ ذیبرل انٹرگ بیو۔ اور ”..... ذیبرل کی آواز سنائی
 دی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گن شپ بیلی کا پیڑ کی طرف بڑھا
 چلا چارہ تھا۔

” عمران صاحب۔ یہ گن شپ بیلی کا پیڑ کا مل جانا ہماری خوش
 تھیتی ہے۔ اب ان سپاٹس کو آسانی سے اڑایا جا سکتا ہے۔ ” صدر
 نے کہا۔

” لیں۔ ان سپاٹس سے ہمیں فوری کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اصل
 مسئلہ اس پیغم وحات کا ہے۔ رچڈ اور آرٹش میں سے کوئی زندگانی
 چلا تھا جس سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتیں۔
 میں نے رچڈ کی حلائی لی اور اس کی جیب سے ایک فرانسیسی نکل
 آیا جو تکمل آف تھا۔ میں نے اسے آن کیا تو اس پر کسی راجر کی
 کال آ گئی۔ میں نے چونکہ رچڈ کی آواز نہ سنی تھی اس نے میں
 نے ذیبرل کی آواز میں بات کی تو پہنچا کر راجر وہاں میشن روم کا

” باس سے بات کرائیں۔ اور ”..... راجر نے کہا۔
 ” رچڈ نے کہا ہے کہ میں فوری واپس آ رہا ہوں۔ پھر وہاں
 تفصیل سے بات ہو گی۔ اور ”..... ذیبرل نے جواب دیا۔
 ” اوکے۔ اور ایڈھ آں۔ ” راجر نے کہا اور فرانسیسی آف کر
 دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے موجود میشن کے کئی بہن کے
 بعد دیگر پر لیں کر دیئے تو سکریٹری پر اب ساران آئی لینڈ کا
 نقشی مظہر نظر آئے لگ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ باس رچڈ کا بیلی
 کا پیڑ جیسے ہی بیباں پہنچے گا وہ اسے چیک کر لے گا اس لئے وہ
 میشن انداز میں بیٹھا ہوا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے
 گن شپ بیلی کا پیڑ کو جزیرے پر پہنچنے دیکھا اور پھر میشن بعد بیلی
 کا پیڑ غارت کے باہر اپنی مخصوص جگہ پر اتر گیا تو راجر نے میشن
 آف کر دی۔

ہوتی ہے اور پھر عمران نے بیلی کا پتھر کو فضا میں بلند کر کے اسے سارا ان آئی لینڈ کی طرف موڑ دیا۔

”الصلوٰہ تم سب کے پاس ہے۔ میں بیلی کا پتھر اس جزیرے کی میں عمارت کے سامنے اتار دیں گا اور تم سب نے غوری طور پر اس عمارت میں داخل ہونا ہے۔ میں مشین روم کے اس راجہ کو زندہ رہنا چاہئے۔ باقی سب کا خاتمہ کرو دیا جائے۔“..... عمران نے کہا تو سب نے اپنات کیں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد بیلی کا پتھر جزیرے کی فضا میں داخل ہوا تھا۔ عمران کو میں ملک نگ نظر آئے لگ گئی۔ اس کے باہر ایک طرف پاچا عدہ بیلی پیٹھی ہوا تھا اس نے عمران نے بیلی کا پتھر اس بیلی پیٹھ پر اتار دیا اور اس کے ساتھ ہی صدر، کیچپن کھلیل اور سوری بیلی کی سی تحریکی سے یچھے اترے اور دوڑتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جو قریب ہی موجود تھا اور کھلا ہوا تھا۔ ظاہر ہے جب یہاں کوئی اپنی پیٹھی ہی نہ سکتا تھا تو دروازہ بند رکھنے کی کوئی ضرورت نہ ہے کیونکہ ہمی تھی۔ عمران نے اپنی بند کیا اور پھر اپنا کنٹوپ اتار کر کپ کیا تو اس دروازے جو لیا بھی اتر کر عمارت کے اندر چاچی تھی بجھ کھلا اپنی اندر ہی پیٹھی ہوئی تھی۔ وہ زیادہ تحریکی سے درکت نہ کر سکتی تھی۔

”تم بیٹھ رہو۔ لیکن ہوشیار رہتا۔“..... عمران نے کہا اور یچھے اتر کر وہ بھی دوڑتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ اسے اندر سے فائزگاں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تحریکی سے اس طرف کو بڑھ گیا۔

انچارج ہے۔ وہ رچڈ سے بات کرنے کے لئے بے چین تھا لیکن میں نے اسے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ رچڈ نے کہہ دیا ہے کہ وہ فوری واپس آ کر تفصیل سے بات کرے گا۔ اب ہم نے سب سے پہلے اس راجہ کو زندہ قابو کرنا ہے تاکہ اس سے معلوم کیا جائے کہ پلوغم دھات کا سلنڈر کہاں زمین میں رکھا گیا ہے درستہ ہم سارا جزیرہ تو نہیں کھو دیتے اور اس دھات کی وجہ سے اس قدر خوبزی ہو گی

ہے کہ یہ اب خونی دھات کا روپ دھار چکی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”خونی دھات۔ کیا مطلب؟“..... جولیا نے جبرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پہلے اس دھات کی وجہ سے لاڑ ماکلو اور اس کا گروپ تائیگر کے پاقوں ہلاک ہوا۔ پھر اب ذیمرل، لوسانیہ اور اس کا گروپ پہ موراگ ٹالپو پر ہلاک ہو گیا۔ پھر رچڈ، آئریش اور پائلٹ بھی ہلاک ہو گئے۔ ہم سب بھی صالوٰہ کی بہت اور حوصلہ کی وجہ سے یقین گئے وہ ہماری پلاکت بھی سر پر آ گئی تھی اور ابھی بجا نے سارا ان آئی لینڈ پر کتنی ہلاکتیں ہوں گی۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیلی کا پتھر پر چڑھ کر پائلٹ سیٹ پر یچھے گیا۔ سائینڈ سیٹ پر جولیا اور صالوٰہ دونوں سٹ کر یہیٹھیں جبکہ عقبی طرف صدر، تھوڑی اور پیٹھ پیٹھیل بیوی مشکل سے ایک درمرے میں جس کر یہیٹھے تھے کیونکہ ان شپ بیلی کا پتھر میں یہیٹھی کی جگہ عام بیلی کا پتھر دی کی نسبت خاصی کم

بندگر دیا۔
 ”باہر چاکر ساتھیوں سے کوکہ وہ ابھی عمارت کے اندر آئی رہیں اور دروازے پر ہی رہیں۔ ابھی باہر نہ جائیں۔۔۔ عمران نے کیپٹن ٹکلیں سے کہا تو کیپٹن ٹکلیں نے اثاثات میں سر ہالیا اور تیزی سے ٹرکر پیدا فی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لئے اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ بٹانے لگا۔ بعد اس آدمی نے کراچی ہوئے آکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھی اس نے لاشوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کے کامنے پر رہا تھا کہ کراستے اٹھنے سے روک دیا۔

”تم کون ہو۔ کیا مطلب۔ ادا۔ یہ کیا ہے۔ تم کون ہو۔ کیا تم خوبی کے آدمی ہو۔۔۔ اس آدمی نے اجتنابی پوکھلا ہوئے لجھ میں کہا تو عمران کے چہرے پر اس کی آزاد سن کر الحمیان کے تاثرات اگر آئے کیونکہ وہ آواز سے ہی پیچان گیا تھا کہ ہونے والا راجح ہے۔

”تم مشین روم کے انجمن ہو راجح۔۔۔ عمران نے کہا۔
 ”ہا۔۔۔ مگر تم کون ہو۔۔۔ اس بار راجح نے سختھے ہوئے لجھ میں کہا۔

”ستو۔ اگر تم خود ہی بتا دو کہ پلومن و حاتم کا سلسلہ رکھاں ہے تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے ورنہ سن لو کہ وہاں تاپو پر ڈیبرل، لو سائی، اس کا پورا گروپ، تھہارا بس رچڑا اور اس کی سماںی گورت

ایمی اس نے ایک موڑ کاما ہی تھا کہ اسے صدر داہس ۳۲ دکھائی دیا۔

”اوھر مشین روم ہے۔ میں نے وہاں دو افراد کو جو مشیری کے سامنے پہنچنے تھے بلاک دیا ہے جبکہ کہن میں موجود آدمی کو سر پر چوت لگا کر بے ہوش کر دیا ہے۔ کیپٹن ٹکلیں وہیں موجود ہے۔۔۔ صدر نے جلدی کہا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا آگے گزدھ گیا۔ عمران چند لمحوں بعد مشین روم میں پہنچ گیا۔ کیپٹن ٹکلیں مشین روم کے باہر ہی کھڑا ہے مل گیا تھا۔

”اوہ۔ راجح ہی ہو گا جو کہن میں موجود ہے۔ اسے باہر لے آؤ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اور اس نے جیب سے مشین پٹکل نکال کر ان دونوں قد آدم مشینوں پر فائز کھول دیا اور دونوں مشینیں خوفناک دھماکوں سے چاہ ہو گیں۔ ان کے سامنے پہنچنے ہوئے افراد کی لاشیں پیچے پڑی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد کیپٹن ٹکلیں کہن میں کے اندر سے ایک بے ہوش آدمی کو لے لئے باہر آیا اور اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا۔

”کہن سے رسی ملاش کرو۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں بیٹ کے اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دیتا ہوں۔۔۔ کیپٹن ٹکلیں نے کہا اور پھر اس نے بیٹ اتار کر اس آدمی کے دونوں ہاتھوں اس کے عقب میں کر کے کس دیئے اور عمران نے کیپٹن ٹکلیں کے پیچے پہنچنے ہی دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا منہ اور ناک

کے تجھ تھے خانے کے درمیان زمین کے اندر دفن کی تھی ہے۔ تقریباً پانچ فٹ تیجے ایک بڑے صندوق میں سلنڈر رکھ کر..... راجر نے بتایا اور پھر عمران نے اس سے مزید سوالات کر کے ساری تفصیل معلوم کر لی تو اس نے فریگ و پادا دیا اور راجر کی کوچپڑی کی ٹکروں میں تختیم ہو کر فرش پر بکھر گئی تو عمران مشین روم سے باہر آیا تو اس کے ساتھی دروازے کی سائیڈوں میں موجود تھے جنہیں بلاک کر دیا گیا عمارت کے اندر صرف چار افراد موجود تھے جنہیں بلاک کر دیا گیا ہے تو عمران نے صدر اور کمپنیں قلیل کو اپنے ساتھ لیا اور پھر وہ مشین روم کے تھے خانے میں بیٹھ گئے اور پھر وہیں تھہ خانے کی ایک الماری کے پچھے حصے میں رکھے ہوئے ایک پیچھے پران کی نظر پڑی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ یہ بیٹھ لیکھنا یہاں اس نئے رکھا گیا ہو گا کہ جب اس وعات کی ضرورت پڑے تو اسے آسانی سے باہر نکالا جا سکے۔ پھر صدر اور کمپنیں قلیل نے باقاعدہ کھدائی کر کے ایک فولادی صندوق باہر نکال لیا۔ اس صندوق کے اندر چاندی جیسے رنگ کی وعات کے ایک چھوٹے سے سلنڈر کے اندر دنیا کی تیزی ترین اور تایاب وعات بند تھی۔

”آؤ اب کل چلیں“..... عمران نے کہا اور پھر وہ پلٹم وعات کے سلنڈر کو اخھاٹے تھے خانے سے باہر آ گئے۔

”یہاں کوئی بم وغیرہ رکھ دیں“..... صدر نے کہا۔
”نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کوئی لیہاری تھیں“

آہر ش اور پانکٹ کی لاشیں پڑی ہیں اور یہاں بھی تمہارے ساتھیوں کا ماحفلوں سمیت خاتم کر دیا گیا ہے۔ اب ایک تم زندہ ہو۔ بولو۔ زندہ رہتا چاہتے ہو یا نہیں“..... عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔ ”اوہ۔ اود۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا تم پاکیشائی ایجت ہو۔“ راجر نے بکھلانے ہوئے بیٹھ میں کہا۔

”ہاں۔ میرا تام علی عمران ہے۔ بولو۔ کہاں ہے پلٹم وعات۔ بولو۔“..... عمران نے کہا۔

”تجھے نہیں معلوم۔ باس کو معلوم ہو گا“..... راجر نے کہا لیں عمران فوراً تھی پھیان گیا کہ راجر جھوٹ بول رہا ہے۔

”اوکے۔ پھر تم بھی جاؤ“..... عمران نے جیب سے مشین پیش نکال کر اس کی تال راجر کی آنکھوں کے درمیان رکھتے ہوئے انتہائی سرد لمحے میں کہا تو راجر کا جسم بے اختیار کا پہنچ لگا۔ اس کے پیچے پر پیش آثار کی طرح پھوٹ پڑا تھا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تجھے مت مارو۔ میں تباہیا ہوں۔ رک جاؤ۔ لیکن میرے ساتھ وعده کرو کہ تم مجھے نہیں مارو گے“..... راجر نے کاپنے ہوئے بیٹھ میں کہا۔ وہ چونکہ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اس لئے ایک ہی ہمکی سے وہ خوف سے لرزنے لگ گیا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ بولو۔ لیکن اس بار جھوٹ مت بولنا درست میں ترجمہ دباؤں گا“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”وہ۔ وہ وعات ایک سفید سلنڈر میں بند کر کے اس مشین روم

ہے۔ آؤ..... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا بیٹلی کا پتھر ایک بار پھر فضا میں بلند ہوا تو ان کے ساتھ چشم و حاتم کا سلندر بھی موجود تھا۔ عمران نے گن شپ بیتلی کا پتھر کی مدد سے ان چاروں چانوں کو بھی چڑا کر دیا۔ اس نے اس محالے میں اس قدر جیز رفتاری و کھلائی تھی کہ دوسری چانوں پر موجود افراد کے سختے اور ان پر ایسی ایزیر کرافٹ سے حلہ کرنے کا سوچنے سے پہلے ہی اس نے چاروں چانوں ختم کر دی تھیں۔ پھر عمران نے بیتلی کا پتھر موراً گا پا پر اتار دیا۔

"صدر اور تو یہ۔ تم دلوں بیوی کی لائچ و اپنی لے جا کر ماڑ آر تھر کے حوالے کر دو۔ اس کے بعد آرٹلٹڈ روڈ پر بیٹھ جانا۔ ہم بھی کیروں کے نواح میں بیتلی کا پتھر اتار کر خود وہاں بیٹھ جائیں گے۔" عمران نے کہا تو صدر اور خوبی سر ہلاتے ہوئے بیتلی کا پتھر سے اتر گئے تو عمران نے ایک بار پھر بیتلی کا پتھر کو فضا میں بلند کیا اور پھر اس کا رخ کیروں کی طرف موڑ دیا۔

کرٹل براؤن اپنے آفس میں بینجا کام میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بیجھنی تھی تو اس نے پاٹھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میں..... کرٹل براؤن نے کہا۔

"کارک کی کال ہے جتاب"..... دوسری طرف سے مودبناہ لجھے میں کہا گیا۔

"کارک کی۔ کراو پات"..... کرٹل براؤن نے قدرے جرت بھرے لجھے میں کہا کیونکہ کارک کی ذیجھی بندراگاہ اور اس کا نواحی علاقہ تھی اور ان دلوں تو کوئی ایسا مشن بھی نہ تھا کہ کارک کو اسے براہ راست کال کرنے کی ضرورت پڑتی۔

"بیلو۔ کارک بول رہا ہوں پاس۔ بندراگاہ کے نواحی ملاقتے راست بیٹھے ہے"..... ایک مودبناہ آواز منائی دی۔

کے بارے میں معلوم ہے۔۔۔ ماخر نے جواب دیا تو کرٹل براؤن نے اشترکام کا رسیور رکھا اور پھر فون کا رسیور جو اس نے ایک سائینڈ پر رکھا ہوا تھا، اٹھایا۔

”لیں پاس۔۔۔“ دوسرا طرف سے گارک کی آواز سنائی دی۔

”تم کہاں سے فون کر رہے ہو۔۔۔“ کرٹل براؤن نے پوچھا۔

”رسیست پیڈ کے ایک پیک فون بوخ سے پاس۔۔۔“ گارک نے جواب دیا۔

”کیا تم یہی کاپڑ چلا سکتے ہو۔۔۔“ کرٹل براؤن نے پوچھا۔

”لیں پاس۔ آسانی سے۔ ہماری ٹرینگ میں یہ بھی سکھایا چاہا ہے پاس۔۔۔“ گارک نے جواب دیا۔

”تم یہیں رو۔ مجھے دس منٹ بعد دوبارہ فون کرنا۔۔۔“ کرٹل براؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اس نے میز کی دراز سے ایک چدیدہ ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکنی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کیا اور پھر اس پر کال دینا شروع کر دی یعنی دوسرا طرف سے کوئی کال وصول نہ کی گئی تو اس نے وہ فریکنی آف کر کے اس پار ٹائپ پر موجود ڈیمبل کی فریکنی ایڈجسٹ کر کے کال کرنا شروع کر دی یعنی یہاں بھی کال رسیور نہ کی گئی تو کرٹل براؤن کا چہرو دیکھنے والا ہو گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس دراز میں رکھ دیا۔

”کوئی لبی غربو ہو گئی ہے لیکن کیا گز بڑا ہو سکتی ہے۔۔۔“ کرٹل

”لیں۔ کوئی خاص بات۔۔۔“ کرٹل براؤن نے کہا۔

”ہماری ایجنسی کا ایک گن شپ یہی کاپڑ یہاں موجود ہے۔۔۔“ کارک نے کہا تو کرٹل براؤن نے اختیار اچھل پڑا۔

”گن شپ یہی کاپڑ اور راست پیڈ کے دیوان علاقے میں۔ کیا نمبر ہے اس کا۔۔۔“ کرٹل براؤن نے جواب ہوتے ہوئے کہا تو دوسرا طرف سے کارک نے نمبر بتا دیا۔

”ہولنڈ کرو۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ نمبر کس کی ذمہ داری میں جاتا ہے۔۔۔“ کرٹل براؤن نے کہا اور پھر اشترکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یہ بعد دیگرے کی نمبر پر پیس کر دیئے۔

”لیں۔ ماخر بول رہا ہوں۔۔۔“ دوسرا طرف سے اس کے آفس پر نینڈھٹ کی مودہ پانہ آواز سنائی دی۔

”ماخر۔ ریکارڈ و لیکچر کر تھا کہ اس نمبر کا یہی کاپڑ کس کے حوالے کیا گیا ہے۔۔۔“ کرٹل براؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہی کاپڑ کا نمبر بتا دیا۔

”یہ یہی کاپڑ رچڈ اور آئش کی تحویل میں ہے سر اور سارا ان آتی لینڈ میں زیر استعمال ہے۔۔۔“ دوسرا طرف سے ماخر نے جواب دیا تو کرٹل براؤن کو یہیں گھوسی ہوا جیسے اس کے ذہن میں بیک وقت کی آئش فضال پھٹ پڑے ہوں۔

”کیا تم کفرم ہو۔۔۔“ کرٹل براؤن نے چیخ کر کہا۔

”لیں پاس۔ چار تو گن شپ یہی کاپڑ ہیں۔ مجھے ایک ایک

ہوئی ہیں۔ چائیں چاہ کر وی گئی ہیں اور ان پر موجود افراد کی
نکارے ہوئی لاٹیں تجھے پڑی ہیں۔ عمارت کے اندر بھی چو لاٹس
پڑی ہیں اور ایک آٹی میش روم کی کرسی پر پڑی ہے۔ تمام مشینیں
بھی چاہ کر وی گئی ہیں لیکن پاس۔ یہاں رچڈ اور آڑش کی لاٹیں
موجود نہیں ہیں۔ اور..... کارک نے تفصیل سے رپورٹ دیتے
ہوئے کہا۔

”وہ کہاں گئے۔ کیا تم نے مشین روم کا تہہ خانہ چیک کیا ہے۔
اوور..... کرٹل براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

”مجھے تو تہہ خانے کا علم نہیں ہے اور نہیں اس کے راستے کا علم
ہے۔ اور..... کارک نے جواب دیا۔

”میں جھیں ہاتا ہوں۔ وہاں جاؤ اور دیکھو کہ تہہ خانے میں کوئی
کھدائی تو نہیں کی گئی۔ اور..... کرٹل براؤن نے کہا اور پھر اس
نے تہہ خانے کی تفصیل بتا دی۔

”لیں باس۔ میں تہہ خانے کا راہنمہ لگا کر پھر آپ کو کال کرنا
ہوں۔ اور ایڈنzel۔ کارک نے کہا تو کرٹل براؤن نے ٹرانسیمیر
آف کر دیا۔ اس کے پھرے پر یہک وقت امید و خوف کے تاثرات
اہم آئے تھے۔ رچڈ اور آڑش کی لاٹیں نہ ملنے سے اس کے دل کو
خاصی تقویت ملی تھی اور اب اگر تہہ خانے کی کھدائی نہیں ہوئی تو اس
کا مطلب تھا کہ پلٹم و دھات ٹھکنی ہے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد
ٹرانسیمیر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی۔

براؤن نے انتہائی بے جھن میں بیٹھے کھین سے لجھے میں بیڑا تے ہوئے کہا اور
پھر دس منٹ بعد کارک کی طرف سے کال آگئی۔
”کارک بول رہا ہوں بس۔“ دوسری طرف سے مودبانہ
لہجے میں کہا گیا۔

”کارک۔ تم اس تیلی کاپڑ میں ساران آئی لینڈ جاؤ۔ وہاں
رچڈ اور آڑش اپنے ساقیوں سمیت موجود ہیں لیکن وہ ٹرانسیمیر
کال کا جواب نہیں دے رہے۔ تم وہاں سے مجھے ٹرانسیمیر کال کرو
کہ وہاں کی کیا پوزیشن ہے۔“ کرٹل براؤن نے کہا۔

”لیں باس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ تی
را بطیختم ہو گیا تو کرٹل براؤن نے ہوش چباتے ہوئے رسیور رکھ
دیا۔ پھر اس نے میز کی دراز سے ٹرانسیمیر نکلا اور اس پر اپنی
محصول فریکنی ایڈجسٹ کر دی۔ پھر تقریباً آدوھے تک شستے بعد ٹرانسیمیر
سے کال آنا شروع ہو گئی اور کرٹل براؤن کا دل جاتا تھا کہ اس نے
یہ آدھا ٹھنڈہ کس طرح گزارا تھا۔ اس نے تیزی سے ٹرانسیمیر آن
کر دیا۔

”پبل۔ پبل۔ کارک کا لانگ۔ اور..... کارک کی متوجہ سی
آواز سنائی وی اور اس کی متوجہ آواز سخت ہی کرٹل براؤن کا دل
مزید ڈوتا چلا گیا۔

”کیا رپورٹ ہے۔ اور..... کرٹل براؤن نے کہا۔
”باس۔ یہاں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ ہر طرف لاٹیں پڑی۔

سے پہلے لارڈ مانٹو اور اس کا گروپ ہلاک ہوا۔ پھر موراگ نائوچ پر
ڈیمبل، لوسانیہ اور اس کا تمام گروپ ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد
مرچہ اور آرٹش یعنی کاپڑ پاکت کے ساتھ دہل پہنچئے اور اب ان
سب کی لاشیں موراگ نائوچ پر پڑی ہوئی ہیں۔ آپ انہیں دہل سے
ٹکھوا سکتے ہیں۔ اب اگر آپ نے دوبارہ اس دھات کو حاصل کرنے
کی کوشش کی تو پھر آپ سمیت آپ کی پوری تحریر ہلاک آئی کو بھی
زندہ رہن میں وُن کر دیا جائے گا۔ یہ بات اچھی طرح وہن فتن
کر لیں۔ گذ بائی۔ دوسری طرف سے کہا گی اور اس کے ساتھ
ای رابطہ ختم ہو گی تو کرگل براؤن نے بے اختیار ایک طویل سانس
لئے ہوئے رسیور کر گیل برجی دہل۔

”یہ لوگ واقعی ناقابل تفسیر ہیں۔ کاش ہماری حکومت نے یہ
وھاتت سفر یورپی ہوتی..... کریم براؤن نے بڑبڑتے ہوئے کہا
اور اس طرح سر جھکا لیا جیسے جواری آخري بازی ہار کر سر جھکا لیتا
ہے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بیٹھی تو اس نے ہاتھ
پر ہمرا کر سینہ اخراجیں۔

”اب کیا ہے؟“ کرٹل براؤن نے ڈھیلے سے لبھ میں کہا۔
 ”ذپھس سیکرٹری صاحب کی کال ہے باس“ دوسری طرف
 سے کہا گیا تو کرٹل براؤن چوک کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

سرادیات رسل براؤں نے لہا۔
”بیلو“ ایک جنگی ہوئی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ کریں براون انڈنگ یہ اور کریں براون نے کہا۔
”باس۔ تبہ خانے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور تمہہ خانے کا درمیانی
فرش پتھر سے چار پانچ فٹ گہر کھودا گیا ہے اور وہاں ایک فولادی
صدروں بھی پڑا ہے جو خالی ہے۔ اور کارک نے کہا اور وہ
جیسے جیسے بولتا چارہ تھا کریں براون کو بیوں محوس ہو رہا تھا جیسے اس
کے کافیں میں پکھلا ہوا سیسے اٹھیا چارہ ہو۔

"واپس آ جاؤ۔ اور ایڈ آں"..... کرل پراؤن نے بچکل کہا اور رامبھر آف کر کے وہ ڈھینے سے انداز میں کری پر تقریباً گرا ہی تھا کہ فون کی ٹھنڈی بچھی۔ چھ لمحے تو وہ فون کو اس انداز میں دیکھتا رہا جیسے اس کا فون سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ پھر اس نے ہاتھ پریزہ کر رسمیت اٹھانے لایا۔

”لیں“ کریں براون نے ڈھلنے سے لے کر میں کہا۔

"باہس۔ پاکیشی سے علی عمران کی کال ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر اس کی بات آپ سے نہ کرائی گئی تو کیردون کو ناقابل حلقوی تھصان ہو جائے گا۔"..... دوسری طرف سے مودہ بان بھی میں کہا گیا۔

اب مردی لیا انسان ہو گا۔ راؤ بات..... کرل برداں نے کہا۔
”جیلو۔ علی عمران ائمہ المسیٰ۔ ذی المسیٰ (آکسن) پول رہا
ہوں۔ آپ تک پڑھنے دھات کے پارے میں روپوت پتھی چکی ہو
گی۔ یہ ہماری مکیت گھی۔ ہم نے واپس حاصل کر لی ہے۔ میں
نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ یہ خونی دھات ہے۔ اس کی وجہ

جیس کرنی بلکہ آنکھ بھی اسے یادداشت کے طور پر نوٹ کرو کر پاکیشیا کے خلاف کسی کارروائی کا تم نے حصہ لیں بننا۔ اسے یہ شکریت نے نوٹ کرو۔..... ڈینس سکریٹری نے تجزیہ اور تحکمانہ لیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہم رابطہ ختم ہو گیا تو کریل براؤن نے اس پارکرایت ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے خوشی اس بات کی تھی کہ اتنی بڑی ناکامی کے باوجود ڈینس سکریٹری نے اس کے خلاف کسی کارروائی کی بات نہیں کی اور اس کے لئے وہ عمران کا ٹھنڈگزار تھا جس نے فون کر کے اور دھمکی دے کر ڈینس سکریٹری کو اس قدر خوفزدہ کر دیا تھا کہ اسے کریل براؤن کے خلاف بھی کارروائی کرنے کا خیال نکل ٹھیں آیا تھا ورنہ اسے یقین تھا کہ اگر اس کا کورٹ مارشل نہ بھی کیا جاتا تب بھی اسے بہرحال اپنی سے فارغ کر دیا جاتا۔ اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ باقاعدہ عمران کو فون کر کے اس کا ٹھنڈیہ ادا کرے لیکن ظاہر ہے وہ ایسا سوچ تو سکتا تھا مگر اس پر عمل نہیں کر سکتا تھا۔ پسندیدہ بعد اس نے رسیور اختما تاکہ موراگ ٹائپ سے رچڑ، آڑش، ذیمرل اور لوسانیہ وغیرہ کی لاشیں انہوا سکے۔ اب اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

ختم شد

”کریل براؤن بول رہا ہوں جتاب۔..... کریل براؤن نے کہا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ تمہاری کیا اپنی تھی ہے کہ دھات کے ایک سلسلہ کی خلافت بھی نہیں کر سکتی۔..... ڈینس سکریٹری کی چیختی ہوئی عصی آوار سنائی دی۔

”آپ کوں نے اطلاع دی ہے جتاب۔..... کریل براؤن نے ہوت چباتے ہوئے کہا۔

”مجھے پاکیشی اجنبی می عمران نے فون کر کے ساری تفصیل بتائی ہے۔ کیا واقعی رچڑ، آڑش اور ریڈ روز کے ذیمرل، لوسانیہ اور اس کا پورا گروپ ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ کیسے ملکن ہو گیا ہے۔۔۔ ڈینس سکریٹری نے کہا تو جواب میں کریل براؤن نے کلارک کی کال آنے سے لے کر اس کی آخری روپورت اور پھر عمران کی کال کے بارے میں سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

”ویری بیڈ۔ رٹلی ویری بیڈ۔..... ڈینس سکریٹری نے کہا۔

”آپ بے گلبریں سر۔ ہم انہیں ایسا سبق دیں گے کہ یہ یہیں پادری ہیں ہے۔۔۔ کریل براؤن نے کہا۔

”ٹھٹ آپ۔ اب تم نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ سمجھ۔ چند گرام دھات حاصل کرنے کے لئے انہوں نے اتنی بڑی کارروائی کروی اور ہمارا ہر جزیہ ناکام رہا ہے۔ اب اگر انہوں نے یہاں انتقامی کارروائی شروع کر دی تو ہمارا پورا ملک ہی چاہ کر دیا جائے گا اس لئے اب تم نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی